
صاحب کرامات کثیرہ، زبدۃ العارفین مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کے نقشبندی مرشد
کے حالات وواقعات کا نایاب تذکرہ جس میں آپ کا نقشبندی شجرہ طریقت بھی موجود ہے۔
فارسی
خوارق
(اردو ترجمہ)
مصنّف :- مولوی غلام رسول تخلّص غلامؔ
مترجم :- الحاج عبدالرزاق کوثرؔ۔ مردان
مطبوعہ سلسلہ ۴
صاحبزادہ بک فاونڈیشن کوٹھہ۔ ضلع صوابی مردان

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

سلطان الاولیاء حضرت سید امیر صاحبؒ

حضرت جی صاحبؒ کوٹھہ شریف

کے حالات و کرامات سے متعلق

خوارق
فارسی

(اردو ترجمہ)

مصنف : مولوی غلام رسول، قلعہ میہاں سنگھ

مترجم :- الحاج عبد الرزاق کوثر۔ مردان

مطبوعہ سلسلہ ۴

صاحبزادہ بک فاؤنڈیشن کوٹھہ ضلع صوابی۔ مردان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ——— صاحبزادہ محمد اشرف
حیات آباد
فون نمبر ۸۱۰۴۳۹

کاتب ——— محمد کمال مصلح

اشاعت اول ——— ربیع اول ۱۴۱۳ھ
ستمبر ۱۹۹۲ء

تعداد ——— ایک ہزار (۱۰۰۰)

قیمت ——— ۳۵/ روپے

——— باہتمام ———
صاحبزادہ بک فاؤنڈیشن۔ کوہاٹ
فون نمبر ۸۱۰۴۳۹

انتساب

حضرت جی صاحب کوہاٹ

کے

صادق اور خوددار

پرپوتوں

محمد شہاب اور محمد شیراز

کے

نام

فہرست

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے انتہا فضل وکرم ہے کہ انسان ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین خلائق بحر وبر ہے اس لئے قدرت لایزل نے اپنے بندوں کی اصلاح اور فلاح کے لئے نبیوں، رسولوں اور ہادیوں کو پیدا کیا کہ انسان جو محبوب حق ہے شیطان کے مکر وفریب سے معتوب ومغضوب نہ ہونے پائے۔ رشد وہدایت کا یہ سلسلہ آدم علیٰ نبینا علیہ السلام سے شروع ہو کر اختتام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا، اور دین اسلام کو مکمل ضابطہ حیات پر مہر اختتام ثبت کر دیا گیا لیکن کارِ نبوت تبلیغ دین اعلائے کلمۃ اللہ کو تا قیام ارض وسماء کی بشارت بھی دیگئی۔ قدرت کا فرمان ہے کہ، اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن، دینِ اسلام کو اللہ کی حفاظت حاصل ہے، اسی لئے ہر صدی میں قدرت لایزل جب کبھی زمین پر کفر و بدعت کی ظلمات طاری ہو جاتی تھیں، اس ظلمات کو ہٹانے کے لئے اپنے طرف سے ایک محبوب بندہ مامور فرماتا، کہ یہ باغ ہمیشہ کے لئے سرسبز وشاداب رہے، اسی نورانی چمن کی سیرابی کے لئے قدرت لایزل نے سنہ ۱۲۱۰ھ کو موضع کوٹھہ شریف علاقہ اتمانزئی میں ایک محبوب ترین عالم حق، رشد وہدایت کا سرچشمہ نورِ

۶

حق کو پھیلانے والا نور، ایک عالم دین اور متقی محمد سعید علیہ الرحمۃ کے گھر کو اس نور سے منور فرمایا، اور اسی نیک بختی کیوجہ سے مسمی اسم شریف سید امیر صاحب علیہ الرحمۃ موسوم ہوا یعنی راہ حق کے تلاش کرنے والے پروانوں کا سردار۔

اسی شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کا ایک پروانہ مصنف رسالۂ خوارق مسمی غلام رسول صاحب صوبہ پنجاب کے موضع گوجرانوالہ قلعہ میہاں سنگھ کے مولوی رحیم بخش کے چشم وچراغ تھے جو کہ ایک مایہ ناز شاعر تھے۔ جب قدرت لایزل نے اس کے قلب میں جذبۂ اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا، تو مرشد حق کی تلاش میں ذی الحج کے ۱۶ تاریخ ۱۲۶۳ھ کو گھر سے نکلا۔ کیونکہ مصنف مرحوم کا لکھنا ہے کہ گونا گوں تفکرات اور تخیلات کیوجہ سے میں اقم الصلوۃ لذکری کے حلاوت اور فیضیابی سے بہت دور چلا گیا تھا۔ راقم کے خیال میں لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور جس کے آنکھیں اندھے نہیں ہوتے بلکہ تفکرات دنیاوی کیوجہ سے دل اندھا ہوتا ہے، اسی مرد حق حاذق طبیب اور کامل مرشد کی تلاش اور جستجو میں مصنف کو پنجاب سے لے کر سوات کی مٹی چھانی پڑی، اور دربدر ٹھوکریں نصیب ہوئے، لیکن اس روحانی مرض کا کوئی مسیحا نہیں ملا۔ بہت مصائب برداشت کرنے کے بعد مجھے ایک ایسے مرشد کامل اور پیر دستگیر کے آستانہ مبارک پر قدم بوسی کی

۷

شرف حاصل ہوئی جو کہ سلسلۂ مجددیہ کا حامل اور اموال اور افعال محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع، اور اقتداء کرنے والا اور اسرار الٰہی اور انوار الٰہی کا بیش بہا خزانہ تھا، اور قدم بوسی کے بعد درد مستغاث کا نسخہ اس کی خدمت میں پیش کیا۔

کامل مرشد اور مرد مومن حضرت جی صاحب کو بڑے اللہ کریم کا شکریہ ادا کیا، اور اسی وقت ہمارے دل کا بھید اور تمام راز کی باتیں ہم پر منکشف ہوئے رسالہ لکھنے والے نے لکھا ہے بہ

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جان جاناں ہمراز کردی

میرے ہے چرخ نیلی نام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کے گرد راہ ہوں وہ کارواں تو ہے

راقم کے خیال میں رسالہ خوارق کے مصنف نے خوارق لکھنے کا اشارہ بھی حضرت سید امیر صاحب معروف حضرت جی صاحب کو ہے خوارق جو عام مسلمانوں کے لئے محال ہو اور عارف باللہ کے لئے حال ہو۔ عارف باللہ کو عجائبات کا علم اپنے دربار سے عطا فرماتا ہے۔

العاصی

حسن زادہ سید مصطفےٰ

تعارف

ضلع گوجرانوالہ کے موضع میہاں سنگھ کے مولوی غلام رسول ایک درویش صفت عالم اور صوفی شاعر تھے۔ مولوی غلام رسول اپنے گاؤں سے پیر کامل کی تلاش میں نکلے اور با جکلہ گاؤں علاقہ بونیر میں حضرت جی صاحب کوٹھہ سے ملاقات کے بعد صفر ۱۲۶۴ھ میں بیعت ہوئے۔ مولوی صاحب نے ابجد کے حساب سے ۱۲۶۴ کے عدد سے خوارق نامی رسالہ لکھا جس میں حضرت صاحب کے حالات اور کرامات[1] کو ضبط تحریر کیا۔ اس رسالہ کو صاحبزادہ حافظ سید احمد صاحب (فرزند حضرت جی صاحب) نے فروری ۱۸۸۹ء (جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ) میں اپنے دستخط سے مصنف کے اصل نسخہ سے نقل فرمایا۔ بعد میں حافظ صاحبزادہ صاحب کے فرزند (صاحبزادہ عبدالحئی مرحوم) نے فروری ۱۹۱۷ء (جمادی الاول ۱۳۲۵ھ) کو اسی نسخہ سے نقل کر کے نومبر ۱۹۲۷ء (جمادی الاول ۱۳۴۵ھ) کو آرٹ پریس راولپنڈی سے شائع کیا۔ اب "خوارق" کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

مولوی غلام رسول کو ۱۸۵۷ء کے غدر میں بڑھ چڑھ

[1] درالاسرار کے تیسری فصل میں صفحہ ۱۲۸ پر تفصیلی ذکر موجود ہے۔ (امترجم)

کر حصہ لینے اور ہندوستان میں بغاوت پھیلانے کے جرم میں گرفتار کر کے لاہور میں فنانشل کمشنل مسٹر منٹگمری کی عدالت پیش کیا گیا وہ انھیں دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور کرسی پر بٹھایا، بیان لینے کے بعد حوالات بھیج دیا گیا۔

بعد میں جب دوبارہ عدالت میں طلب کیا اور کہا:

" آپ کا کوئی ضامن ہے تاکہ آپ کو ضمانت پر رہا کر دیا جائے "

فرمایا " ہاں "

پوچھا: " کون " ؟

آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر جواب دیا " میرا ضامن اللہ تعالیٰ ہے " اس پر مسل خوان اور دیگر اہل کار مسکرائے لیکن فنانس کمشنر کے دل پر اس کا بے حد اثر ہوا۔ اور کہا:

" اچھا تو ہم آپ کو اسی کی ضمانت پر رہا کرتے ہیں "

اس کے بعد انہیں رہا کر دیا۔

ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے " فقہائے پاک و ہند " کی پانچ جلدیں شائع کی ہیں۔ جلد سوم میں مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ کی زندگی اور شخصیت پر تفصیلی حالات لکھے ہیں جن سے اہم اقتباسات بھی رسالہ خوارق کے ترجمہ کے ساتھ قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

مولانا غلام رسول اس رسالہ " خوارق " کے اختتامی

۱۰

صفحات میں بشارت اور مژدہ کا ذکر کرتے لکھتے ہیں، کہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا، کہ محبوبیت اور عبودیت میں کسی ایک کو پسند کر کے اختیار کر لیجئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبودیت کو پسند فرمایا۔ عبدہٗ ورسولہٗ

اسی کے متعلق حضرت جی صاحب خوشی محسوس کرتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے جسے مولوی صاحب نے درج ذیل اشعار میں اظہار کیا ہے: ؎

اشارت مخبر چند ایں بشارت
کہ ارشادی نگنجد در عبادت
نہیں بس کز حیات پاک صمدی
شنیدستم خطاب اَنْتَ عَبْدِیْ

ترجمہ:-

عطا کر دی اشارت میں بشارت
نہیں تحریر میں آتی مسرت
ہے بس کافی اشارت یہ جو کر دی
سُنی جب سے خطاب انت عبدی

یہ اللہ تعالیٰ کا کرم واحسان ہے کہ اس نے مجھ گنہگار کو خدمت کا موقع بخشا، جس کے لئے میں اپنے رب کے اس فضل وکرم پر سجدہ شکر بجا لاتا ہوں، اس کی تفسیر

۱۱

دانائے شیراز نے خوب فرمائی ہے: ؎

شکر خدائے کن کہ موفق شدی بخیر
ز انعام وفضل او، نہ معطل گذاشتت
منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

ترجمہ:-

یعنی خداوند کریم کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھ کو نیکی کی توفیق دی ہے، اور اس نے مجھے اپنے انعام واحسان سے محروم نہیں رکھا، یہ احسان مت جتلا کہ تو بادشاہ کی خدمت کر رہا ہے بلکہ اس کا احسان سمجھ کر کہ اس نے تجھے اپنی خدمت کا موقع دیا ہے۔

محمد اشرف
۱۹ر مارچ ۱۹۹۲ء
۱۴ر رمضان ۱۴۱۲ھ

رسالہ خوارق کے مصنف کے حالات

رسالہ "خوارق" کا مصنف مولوی غلام رسول صاحب جو کہ ایک درویش صفت اور بہت بڑا کامل شاعر تھا، صوبہ پنجاب کے ضلع گوجرانوالہ کے موضع قلعہ میاں سنگھ میں رہتا تھا۔ جب محبت الٰہی کا جذبہ اُس پر غالب ہوا تو ذی الحجہ ۱۲۶۳ھ میں اپنے گھر سے کسی پیر کامل کی تلاش میں روانہ ہو کر گلی گلی اور شہر بہ شہر پھرتا تھا، آخرکار چلتے چلتے اور تلاش کرتے ہوئے اخوند صاحب سوات کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مگر وہاں اپنے مطلب کو نہ پایا کیونکہ وہ کسی عارف کامل کو تلاش کرتا تھا نہ کہ کسی عامل اور صاحب تسخیرات کو پس وہاں سے علاقہ بونیر کے موضع باجکٹہ میں آ گئے، اور کوٹھہ کے حضرت جی صاحب سے ملاقات کی، حضرت صاحب کے دیکھتے ہی اپنے مطلب کو حاصل کیا اور حضرت صاحب سے بیعت ہوئے۔ یہ صفر ۱۲۶۴ھ کا مہینہ تھا۔ اور یہ رسالہ خوارق کہ ابجد کے حساب سے اِس کے بھی ۱۲۶۴ اعداد بنتے ہیں، تحریر فرمایا۔ اس میں حضرت جی کوٹھہ صاحب کے حالات و کرامات درج ہیں۔ اِس کے بعد اپنے آبائی وطن واپس تشریف لے گئے۔ اور وہاں وعظ و نصیحت کرنے لگے، جس کے اثر سے بہت سے کافر مسلمان ہو گئے۔ اُس کے حالات کو دیکھتے ہوئے دوسرے لوگ بھی جیسے کہ مولوی سراج الدین صاحب خوشنویس سکنہ گوجرانوالہ وغیرہ جو کہ کسی پیر کامل اور مرشد و رہنما کی تلاش میں تھے، کوٹھہ شریف تشریف لے آئے، اور حضرت صاحب کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ فقط۔ (۳ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ بمطابق ۵ نومبر ۱۹۲۶ء)

(الراقم، صاحبزادہ عبدالحیٰ نقشبندی ثم الاویسی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ و سلام

علی عبادہ الذین اصطفیٰ و تم علیھم احسانہ

اللہ کریم کی حمد و ثنا اور ہادی عالم رحمۃ للعالمین پر درود و سلام کے بعد یہ چند سطور اس اُمید پہ لکھی جا رہی ہیں کہ اللہ کے نیک اور صالح بندوں یعنی اولیاء اللہ کے ذکر کرنے اور اُن کے حالات بیان کرنے کے وقت اللہ کی بے پایاں رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ نیز طریقہ محمدیہ کی پیروی کرنے والے طالبوں کو مزید شوق و رغبت دلانے کی خاطر سپرد قلم کی جاتی ہیں۔ تاکہ سچے عقیدتمندوں کی عقیدہ میں پختگی اور زیادتی پیدا ہو جائے۔ اور بدفطرت حاسدوں کے دلوں میں اُن کی بے بصیرتی اور کم نظری کے اندازے پر طعن اور کھٹک پیدا ہو جائے

آب نیل است و بقبطی خون نمود
قوم موسیٰ را نہ خون بود آب بود

ترجمہ نیل کے دریا نے قبطی کر دیا سب غرق خون
قوم موسیٰ کے لئے آب حیات و خوش شگون

چونکہ اس نیازمند بندہ مسمی غلام رسول کا ولی نعمت رہنما اور پیر کامل اس فانی دنیا سے عالم بقا کو رحلت فرما چکے تھے۔ اور اس فقیر کو تھیک روحانی امراض نے ذکر الٰہی کی مٹھاس اور حلاوت سے محروم کر کے گوناگون اندیشہائے دور و دراز میں ڈال رکھا تھا۔ ان امراض روحانی کے علاج اور اُن کے تھیک اثرات سے گلو خلاصی کے خاطر یہ فقیر کسی حاذق طبیب اور پیر کامل کی تلاش میں دربدر کو بہ کو تلاش کے لئے سرگردان تھا۔ اسی تلاش و جستجو کے سلسلے میں ذی الحجہ کی سولہ تاریخ کو اپنے گھر سے نکل پڑا۔ اور دور و دراز کے سفر طے کرنے

۱۴

کے بعد قسمت نے یاوری کی اور اللہ کریم کی عطا کردہ توفیق کی رہنمائی میں نہایت مبارک وقت اور خوش نصیب گھڑی ماہ صفر کے تین تاریخ ۱۳۰۴ ہجری ایک کامل معالج اور طبیب حاذق کے دربار میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی جس کی ذات گرامی مسیحا صفت تھی۔ اور مریضوں کا قاتل نہ تھا۔ مختصر یہ کہ میں ایک ایسے پیر دستگیر کے آستانہ مبارک پر قدم بوسی کی سعادت سے مشرف ہوا۔ جو کہ ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں نور و روشنی کا ایک منبع تھا۔ جس سے فیض کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ جو کہ معارف مدنیہ کا مظہر تھا۔ اور مواہب قدسیہ کا مورد شریف دین حنیف کی بلندیوں کا زینہ اور طریقت کے سلسلہ نقشبندیہ کے آرائش و زینت کا خزینہ اور سلسلہ احمدیہ مجددیہ (مجدد الف ثانی) کا چراغ اور افعال نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تابع و متابع اور اقوال مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتحیات کا پیرو اور اقتدا کرنے والا۔ اسرار الٰہی کا ایک بیش بہا خزینہ اور انوار الٰہی کے روشنیوں کا ایک بے بہا گنجینہ۔ گرے پڑے لوگوں کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھانے والا اور اٹھا کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے والا۔ جو کہ اپنے پرتاثیر لطف کیمیا اثر سے غلیظ مکھی کو پاک و صفی اور مبارک بنا جاتا ہے۔ مس اور جست کو کیمیا بناتا ہے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ و منورہ کا اتباع اور التزام اس کا شیوہ اور وظیفہ اور بدعت اور خلاف سنت باتوں سے دامن بچا کر رہنا اس کے زندگی بسر کرنے کا طریقہ ان کے اعلیٰ اور احسن صفات کے لکھنے سے قلم عاجز ہے۔ اور ان کے محامد و محاسن کو اپنے سینے میں درج کرانے سے کاغذ اپنے تنگی داماں کا شاکی ہے۔

دامان خرد تنگ و گل وصف تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

۱۵

تمہارے حسن کی پھولوں کی اتنی کثرت ہے
نظر کو تنگیٔ داماں کی شکایت ہے۔

کرمٹھ (تحصیل و ضلع صوابی) کو اس کی نسبت کی وجہ سے بخارا جیسی شہرت نصیب ہوئی۔ اور مدین ان کی وجہ سے مرکز علوم اسلام بن گیا۔

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

گلاب و مشک سے منہ لاکھ بار دھو رکھوں
جو نام ان کا کہوں ڈر ہے ادب کھو رکھوں

آخر کار ان کی استانہ پر ان کی قدم بوسی کی سعادت کے حصول کے بعد درود مستغاث کا ایک نسخہ اشراق کے نوافل سے فراغت کے بعد تحفہ کے طور پر ان کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا۔ کہ "برگ سبز است تحفۂ درویش" فقیر یہ ہدیہ میں لایا ہے۔ سبز پتے چند" حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کریم کے لاکھ لاکھ شکر ادا کئے۔ اور شکریے ادا کرنے کے لئے دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد "چار علی" (چارگولی) کے گاؤں کے حاجی صاحب کو طلب فرمایا۔ اور اس فقیر کے یہاں پہنچنے سے پہلے میرے حالات جو آنحضرت نے حاجی صاحب کو بیان فرمائے تھے۔ اور جو عین میرے حالات کے مطابق تھے توثیق کے طور پر ان کو مطلع فرمایا۔ اس نیاز مند کو کچھ نقد رقم اور شیرینی عنایت فرمائی۔ اور اخلاق محمدی کی تقاضا کے طور پر مہربانی کا سلوک کر کے مسرت کا اظہار کیا۔ چونکہ مجھے افغانی یعنی پشتو زبان کی سمجھ نہیں تھی۔ اس لئے میری دل جوئی اور مسافر نوازی کے شریف جذبے کے ماتحت ... زبان میں میرے ساتھ [illegible] حضرت جی صاحب کے

۱۶

اخلاق حمیدہ اور اطوار شریفہ اقوال و افعال و آثار پسندیدہ کو کتاب اللہ اور سیرت و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کرام کے افعال و کردار اور مشائخ عظام کے افعال کے مطابق پائے۔ اور امام ہمام کے تصنیفات اور تحریرات کے موافق و مطابق محسوس کیا۔ تو یہ بات بخوبی معلوم ہوئی کہ

ے بعینہ ہمہ خلق محمدی ست درداد
ظہور نسبت خاص مجددی ست درداد

ے بھرا ہے خلق محمد کا سارا نور اس میں
شعار خوئے مجدد کا ہے ظہور اس میں

بنابریں آپ کی باسعادت صحبت میں رہنے کو اپنے لئے ضروری اور لازم جانا۔ چند دن گزرنے کے بعد مکاشفہ کے ذریعے میرے سابقہ حالات سے ان کو آگاہی حاصل ہوئی۔ اور مجھے مختلف کاموں سے مطلع فرمایا۔ اور ان امورات ماضیہ یعنی گزرے ہوئے دنوں کے واقعات میں سے ایک ایسے شخص کے حالات تھے۔ جو کہ رسالت کے منکر تھے۔ اور فاسقوں کی ایسی مدح اور تعریف کرتا تھا۔ جس کے مبالغہ ارائیوں کی کارن عرش معلی لرز اٹھتا تھا۔ جب میں نے ان واقعات گذشتہ پر غور کیا۔ تو صحیح اور درست پایا۔ اور وہ یہ کہ عربی علوم کی تحصیل اور طالب علمی کی ابتدائی ایام میں جبکہ میرے ذوق و شوق کے جذبات اپنے عروج پر تھے۔ میں تقریباً ایک برس تک لاہور میں ایک استاد کے ہاں رہا۔ کہ جس کے حالات تفصیل اور وضاحت سے تحریر کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ فقط یہ کہ خداوند کریم مجھے بھی معاف فرمائے۔ اور اس میرے استاد کو بھی۔ اور مجھے خدا بھی بخش دے اور اسے بھی اگر وہ ایمان کے ساتھ مرا ہو۔ ان دنوں

۱۷

حاجت مند لوگوں کے کہنے اور سفارش کرنے کی وجہ سے دنیاداروں کی مدح اور تعریف میں چند شعر کہے۔ جس کی وجہ سے دل کی سختی اتنی بڑھ گئی۔ کہ ایمان کی حلاوت عنقا اور نیست و نابود ہوگئی۔

ے دربدر کو بکو ہمے پویم
تاکہ زاں گل مرا نشانہ دہند
آنچہ گم کردہ ام ہمے جویم
بوئے ہر گلشن نے ہمے پویم

ے گلی گلی ہیں ہر ایک در پہ گھومتا ہوں میں
متاع گم جو کیا اس کو ڈھونڈتا ہوں میں
کوئی نشانی دے اس پھول کی شاید مجھ کو
ہر ایک باغ کی خوشبو کو سونگھتا ہوں میں

کچھ عرصہ بعد انہوں نے اشارہ فرمایا کہ صبح کے حلقہ کے آخر میں تسخیر جنات اور حصول کیمیا کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔ چونکہ ان دونوں باتوں کی خواہش درحقیقت میرے دل میں جاگزیں تھا۔ اس لئے ان دونوں میں نے توبہ کیا۔ اور اس خواہش کو خیرباد کہنے کا مکمل عزم کیا۔ اور انہی ایام میں مٹھاس کھانے سے مجھے منع فرمایا۔ حالانکہ اس کا ترک کرنا میرے لئے بندوق کی گولی کی طرح سخت تھا۔ اس فقیر کے خیال میں جو طریقہ سمجھ کر استعمال کرتا تھا۔ اس کو چھوڑ دیا۔ پھر دوسری دفعہ حضرت صاحب نے مجھ لاابالی اور غافل شخص کو تنبیہ فرمائی۔ میں سوچ میں پڑ گیا۔ آخر معلوم ہوا۔ کہ املوک کا میوہ جو کہ پنجاب میں نایاب ہے۔ اور کوہستان کے علاقے میں سستا ہوتا ہے۔ اور جس کی قیمت بعض سپاہیوں سے مل گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد خلوت میں مجھے فرمایا۔ کہ تمہاری طبیعت میں جو حالت قبض واقع ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عصر کے حلقہ میں اچانک تمہارے دل پر نظر پڑ گئی۔ تو تمہارے دل کو جو کہ اللہ تعالیٰ

کے تجلیات کا مظہر اور انوار کا منظر ہوتا ہے۔ مجھ سے تمہارے چھوٹے ہوئے اور متروکہ خطرات کی پلیدی اور میل سے آلودہ پایا۔ تو میں نے زجرو توبیخ کے لئے تمہارے دل پر قبض کی حالت طاری کی۔ تاکہ تم سب آلودگیوں سے باز آجاؤ۔ اور اس وقت کتاب وسنت کے مطابق چند کلمات میرے ڈرانے کے لئے فرمائے۔

؎ مرو بر سر رشتہ بار دگر
مبادا کہ ناگاہ گشد رشتہ سر

اور اس آیت کریمہ کے حکم کے مطابق کہ توبوا الی اللہ توبۃ النصوحا میں نے اسی وقت پکا ارادہ کیا۔ کہ طریقت کے تمام ممنوعات سے توبہ کرکے جمعیت خاطر کے حصول کے لئے کوشش اور محنت کرونگا۔ دوسری بات یہ کہ ایک دن مجھے لوگوں سے علیحدہ ایک گوشہ میں فرمایا۔ کہ اہل سنت وجماعت کے برحق عقائد کا پوری طرح پاس رکھو۔ تمہارے ذہن وقلب میں چند اوراق کے مطالعے سے کچھ کدورت واقع ہوئی ہے۔ جس کا ازالہ ضروری ہے۔ یہ سنتے ہی اس فقیر کو یاد آیا۔ کہ عبدالمجید کے بکواسات جوکہ اپنے بدقسمتی اور شیطان کے بہکانے اور حاکموں کی لالچ کی وجہ سے دین اسلام کو چھوڑکر مرتد ہوکر (اللہ تعالیٰ ہم کو بچائے رکھے) نصرانیت کے اندھے کنوئیں میں گر پڑا ہے اور جس نے اپنے غلط گمان کے بموجب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شان نبوت کے بارے میں چند فضول اور لغو باتیں تحریر کی ہیں۔ اور نیز اکسی ایک رافضی کی لکھی ہوئی کتاب جوکہ سیاست مدنی (شہریت) کے بارے پر تھی۔ اس میں خلفائے راشدین کی خلافت راشدہ کے متعلق چند شکوک وشبہات تحریر کئے تھے۔ اور اپنے باطل خیال میں یہ بڑا کارنامہ سرانجام دیا

تھا۔ اور درحقیقت گمراہی کے میدان سے ابدی اور دائمی بدبختی اور خسارے کا گیند حاصل کر چکا۔ اور اپنے چہرے اور سر پر ابدی ذلت بدبختی اور گھاٹے کی مٹی اور دھول ڈال رکھا۔ یہ دونوں میرے مطالعے میں آئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ سبحانہ کے فضل وکرم سے اُن دونوں کے اواہیات اور اخرافات سے جن کے تاروپود مکڑی کے جالے سے بھی کمزور تر تھے۔ میرے ذہن پر کچھ اثر نہ ہوا۔ لیکن بسا اوقات اُن کے وہ غلط خیالات دل پر چھاکر خطرات پیدا کرتے تھے اور کبھی کبھی موقع اور وقت کے مناسبت سے اہل علم حضرات کی مجلس میں اس کا ذکر زبان پر آتا تھا۔ کیونکہ اس قسم کی کتابوں کے مطالعہ سے دل میں کدورت اور سختی آجایا کرتی ہے۔ مجھے یاد آیا۔ کہ امام ہمام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو جو بےنوری اور تکلیف لنفس اس وجہ سے مل گئی تھی۔ کہ انہوں نے معتزلہ کی رد کے لئے اُن کی کتابیں مطالعہ کرکے ایک کتاب تصنیف کی تھی اُن کے اس واقعے نے مجھے اپنی حالت کی یاد دلائی۔ اور اس لئے مجھے حضرت جی صاحب کی صحبت میں رہ کر جو خوارق (خوق العادت باتیں یعنی کرامتیں) ان دنوں نظر آئیں۔ وہ سب بغیر کسی کمی بیشی کے تحریر کردیں۔ اب اُن کے چند کرامتیں خوارق اور اخلاق حسنہ سپرد قلم کرتا ہوں۔

۱۔ آپ کی اچھی عادتوں اور محبوب معمولات میں سے ایک یہ ہے کہ نئے اور تازہ وضو کرنے کے بغیر نماز نہیں پڑھتے۔ اور ایک وضو کے اوپر دوسرا وضو کرکے نور علی نور کرتے رہتے ہیں۔
۲۔ اور مسواک کرنا کبھی بھی ترک نہیں فرماتے۔
۳۔ اور ہمیشہ قبلے کی طرف رُخ کئے رہتے۔
۴۔ دنیائی باتوں سے اجتناب فرماتے۔

۳۰

۵ اور غسل کرنے میں متوسط طریقہ اختیار فرماتے اور کمی بیشی نہیں فرماتے

۶ اور بول وبراز (پیشاب وغیرہ) سے بہت احتیاط فرماتے. کہ اس سے بچنے میں احتیاط نہ کرنا عذاب قبر کا باعث ہے.

۷ اور بکثرت دعا طلب کرنا. اکثر اوقات میں نہایت خشوع اور حضور قلب کے ساتھ آنحضرت کے معمولات میں تھا. چنانچہ نقل کرتے ہیں کہ اپنے درجات کی رفعت کو دیکھکر دعاؤں میں تساہل اور سستی کرنے والے حسرت اور افسوس کرتے ہیں.

۸ اور جیساکہ امر خداوندی ہے کہ "وشاورھم فی الامر" پیش آمدہ امورات میں باہم مشورہ کیا کرو. حضرت جی صاحب کا معمول تھا. کہ ہر کام میں مشورہ کرنے میں پہل فرماتے.

۹ نماز فجر کے ادا کرنے کے بعد اشراق تک اپنے حلقے کے ہمراہ مراقبہ فرماتے

۱۰ اس کے بعد مہمانوں کی حاجت روائی کے لئے دعا اور ان کے دلجوئی میں معروف ہوجاتے. وضو تازہ کرکے نماز چاشت فرماتے. اور پھر مہمانوں کی خاطر تواضع اور اہل خانہ کی مزاج پرستی اور تربیت کے لئے گھر تشریف لے جاتے اور حسب الحکم نزلوا الناس منازلھم. مہمانوں کے درجات ومراتب کے مطابق ہر ایک کو طعام عطا فرماتے.

۱۱ قیلولہ فرماتے کیونکہ یہ سنت ہے. (قیلولہ دوپہر کے نیند اور آرام کرنے کو کہتے ہیں.)

۱۲ نماز ظہر کو اول وقت میں پڑھتے. پھر تفسیر اخلاقیات اور دیگر عربی علوم پڑھاتے نماز عصر پڑھکر مغرب تک ذکر کرتے ہوئے خاموش بیٹھتے.

۳۱

۱۳ شام کی نماز پڑھکر نوافل پڑھتے. گھر جاکر مہمانوں کا مناسب انتظام فرماتے نماز عشاء پڑھکر پھر گھر تشریف لے جاتے.

۱۴ صبح کاذب سے قبل رات کی تیسری حصے کے گزرنے کے بعد نماز تہجد پڑھتے.

۱۵ دن رات میں کئی بار تقاضائے حال کے مطابق تلاوت کلام اللہ المجید فرماتے.

۱۶ اور جن نمازوں کے بعد نفل پڑھنا جائز ہوتی ہے. نفل پڑھتے. اور بعض میں خفیف اور بعض نوافل میں طویل قرأت فرماتے.

۱۷ اور آیات شریفہ کی تکرار کرکے بار بار پڑھتے ہیں. جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت مبارک کہ "وان تعذبھم فانھم عبادک الخ" (اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں.) تمام رات تلاوت فرماتے رہے. اور اس غیر معمولی قیام کی باعث آپ کے مبارک پاؤں متورم ہوئے.

۱۸ اور اکثر سورۂ یٰسین اور سورہ حشر کی آخری آیتیں اور آیت کرسی کی تلاوت فرماتے.

۱۹ قناعت اور توکل علی اللہ کرنے میں ثابت قدم ہیں. اور اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ کے علاوہ کسی کے سامنے اپنا حاجت بیان نہیں کرتے اور خوب دلجمعی اور اطمینان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے عطاکردہ اشیاء پر قانع تھے.

۲۰ خزائین ظالمین اور دیگر ایسے کھانوں سے جس میں شبہ ہو کے کھانے سے جان بچاتے.

۲۱ غیبت اور بے ہودہ لغو باتوں سے اجتناب فرماتے اور اس طرح سے بات کرتے کہ اور لوگ بھی بے فائدہ باتوں سے باز رہیں۔

۲۲ میں آپ کے وسیع اور منسوں دستر خوان پر دیکھتا، کہ آپ سنت کے مطابق مہمانوں سے پہلے ہاتھ دھوڈالتے۔ اور کھانا کھانے میں ایثار سے کام لے کر دوسروں کو ترجیح دیتے۔ اور سفر و حضر میں نمک چکھنے سے کھانے کی ابتداء اور اختتام کرتے۔ اور سب کے بعد میں کھانے سے ہاتھ منع فرماتے (تاکہ مہمان خوب سیر ہو کر کھائیں اور شرم کی وجہ سے بھوکے نہ رہ جائیں)

۲۳ اور لوگوں کے خوش کرنے کے خاطر ایک اور لطیف بات فرماتے۔ جس میں خوش طبعی کی نہایت لطیف چاشنی بھی ہوتی۔ اور تبسم کے وقت آواز اونچا نہ فرماتے۔ جو کہ دل کی موت کو باعث بنتا ہے۔

ے مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبادت ہے تیرے جینے سے

۲۴ اور آن کے معمولات اور عادات میں سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنی من غیر حول منی وقوۃ فرماکر اللہ کا شکر ادا فرماتے۔

۲۵ اور جب سفر سے والیس تشریف لاتے۔ تو چھوٹوں کو کچھ مٹھائی وغیرہ عنایت فرماتے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ ایسی تھی

۲۶ اور کھانے پینے میں اعتدال فرماتے

ے نہ چندان بخور کز دہانت بر آید
نہ چندان کہ از ضعف جانت بر آید

ے نہ کھاؤ اتنا کہ نکلے بروں دہن سے ترے
نہ اتنا کم کہ بروں روح ہو بدن سے تیرے

لذیذ اور دلپسند طعام جب سامنے پڑا ہو۔ اور اس کا اعتدال سے استعمال کرنا نفس کے لئے سخت ریاضت ہے۔ اور سخت اور حد سے زیادہ بھوک میں فرائض کے ترک ہونے کا احتمال ہے۔ اور نفس میں ایک گونہ غرور کا شائبہ پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اشراقیوں کے حق میں محسوس کیا جاتا ہے۔ ان اشراقیوں میں سے ایک افلاطون بھی ہے۔ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اس وقت کہا۔ کہ جس وقت آپ نے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی نحن قوم مھذبون لا حاجۃ لنا الی من یھذبنا۔ یعنی ہم ایک مہذب اور تہذیب یافتہ قوم ہیں۔ ہم کو کسی کی ضرورت نہیں جو ہمیں ہدایت دے اور ملا علی قاری نے لباس کی عمدگی کے سلسلے میں لکھا ہے۔ اما التمادۃ النقشبندیۃ والشاذلیۃ فعمدۃ غرضھم الستر عن الخلق ورفع الریاء وانما الاعمال بالنیات۔

نقشبندی اور شاذلیہ فرقے کے طریقوں میں لباس کی علت غائی اور غرض وغایت بدن کا ستر چھپانا اور ریاکاری سے بچنا ہے۔ اور اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ اور نااہل بے بصیرت لوگوں نے صوفی ہونے کو رہبانیت تصور کیا ہے۔ یہ لوگ فقر و تصوف کے ساتھ کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ یہ لوگ کثرت ازدواج یعنی ایک سے زیادہ بیویوں کو بھی عیب تصور کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے کہ کوئی پیغمبر بھی غیر شادی شدہ یا مجرد نہیں رہا۔ سوائے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے جو کہ اس وقت جبکہ آسمان سے نزول فرمائیں گے امام مہدی کی بیٹی سے شادی کریں گے۔ اور حضرت یحییٰ نے شادی کی تھی۔ مگر حصور

۲۴

کی وجہ سے عورت کی طرف میلان نہیں گی۔ اور دنیا سے رحلت فرما گئے۔ جیسا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح عین العلم میں تحریر کیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ننانوے بیویاں تھیں۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کے وفات کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چار بیویاں اور چند ایک کنیزیں تھیں اور محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی چار بیویاں اور چند کنیزیں تھیں۔ اور اسی طرح تمام مشائخ کی الا ماشاء اللہ بیویاں ہوتی تھیں۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

ہے شیر و شیر ایک سے لکھنے مگر دیکھ
اللہ کے ولیوں کو نہ خود پر قیاس کر

اور حضرت جی صاحب کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رقصاں رہتی نہایت خندہ رو اور متحمل مزاج تھے۔ اس ملک کے نااہل بے ادب لوگ بجے اور عالی مرتبت عالموں اور فقیروں کے ساتھ دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں اور اپنی جہالت اور نااہلی کی وجہ سے جہاں کہیں بھی جانوروں کی چارہ کی طرح کہیں روٹی ملے اور پیٹ بھر کر کھالیں اُس شخص کو فقیر اور ولی کامل تصور کرتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی ان کے خواہشات کے موافقت میں غیبت اور بے ہودہ باتیں کرتے ہیں۔ اس کو واصل تصور کرتے ہیں۔ حضرت صاحب برخلاف ان الزاموں کے بڑے صابر ہیں۔ اور لوگوں کے الزامات کی پروا نہ کرتے ہوئے نہایت متحمل مزاج ہیں۔ بقول بزرگ

گردم از نقل سوال کہ بگو ایمان چیست
عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است

۲۵

کہ ایمان کی حقیقت جو عقل سے پوچھا
تو دل کی کان میں کہا وہ ادب کو کہتے ہیں

اگرچہ عام لوگ اُن کے پاکیزہ کلام اور طبیعت کی لطافت کو نہیں سمجھ سکتے۔ مگر اپنی پاکیزہ فطرت کے تحت ہمیشہ لوگوں سے خندہ روئی اور نہایت تحمل سے بات فرماتے ہیں۔

مردمانے کہ اندریں حین اند
گر ملائک گہے شیاطین اند

باہمیں مردماں باید ساخت
چہ تواں آنکہ مردماں ایں اند

اس زمانے میں کہ جو انسان ہیں
گہ ملائک ہیں کبھی شیطان ہیں

کہ گزارہ ان سے جیسا ہو سکے
کیا کریں یہ نام کے انسان ہیں

انتہائی افسوس کی بات ہے۔ کہ یوسف علیہ السلام مصر میں ہیں۔ مگر بے قدر و قیمت ہیں۔ دوسری بات یہ کہ حضرت جی صاحب نے فرمایا۔ کہ پیر کی رات کو میں نے دیکھا کہ میں گویا کہ گھر میں ہوں۔ اور وضو بنا رہا ہوں۔ یا کوئی دوسرا عبادت سے متعلق کام کر رہا ہوں۔ کہ ایک نورانی چہرے والا بوڑھا آدمی چھت پر سے اُتر آیا۔ اور آکر میرے ساتھ محبت سے معانقہ کیا۔ اُس کے مبارک منہ سے دل اور روح کو فرحت اور سرور سے لبریز خوشبو آرہی تھی اُس وقت میرے دل میں خیال آیا۔ کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ اور یہ خوشبو عالم قدس کی خوشبو دہ ہوائیں ہیں۔ جب منگشانہ کو پہنچے۔ تو فرمایا کہ باج کہ

کے گاؤں میں اپنے گھر آتے ہوئے دگرزروں یعنی دھوبیوں کے گھر کے پاس کھڑا رہا۔ اور دیوانہ بابا کے قبر کو مشاہدہ کیا۔ دیوانہ بابا صاحب حضرت پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ایک بڑے ولی اللہ ہیں۔ دیوانہ بابا صاحب علیہ الرحمت کو مسنون طریقہ پر سلام کیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہی نورانی چہرے والے معمر شخص تشریف لائے ہیں۔ اس وقت مجھے یقین ہوا کہ وہ مذکورہ نورانی چہرے والا بوڑھا شخص یہی دیوانہ بابا صاحب ہیں۔ اور وہی مکان یہیں بانج کڈ ہے۔ اس وقت حضرت خضر علیہ السلام کی موجودگی کی آرزو بھی دل میں پیدا ہوئی۔ تو میں نے ایسا محسوس کیا کہ دونوں کی روحانی فیوضات اکھٹے ہوکر بارش کی قطروں کی طرح برس رہی ہیں۔ لیکن حضرت خضر علیہ السلام کے فیوضات پہلے کی طرح جب مجھے مل گئے تھے نہ تھے۔ کیونکہ اس وقت وہ مجھ پر احاطہ کئے ہوئے تھا۔ اور میں اپنے آپ کو حضرت سے اتنیاز نہیں کر سکتا۔ اسی اثنا میں کہ پے درپے اور متواتر فیوضات کی بھرمار تھی۔ موضع سیلی کے ایک طالب کا حال آپ کے خیال و ذہن میں آیا۔ وہ طالب سخت بخار میں مبتلا تھا اور نہایت اضطراب اور تکلیف کی وجہ سے حضرت جی صاحب کی مسجد خاصہ میں بے ہوش پڑا تھا۔ تو گویا اس طالب کو صحت اور شفا کی رنگ میں رنگ دیا۔ پرانے طریقوں کے خلاف ایسا محسوس ہوا۔ کہ بیماری کی لباس کو اتار کر نیا اور صحت کا لباس زیب تن کیا۔ یعنی فوری صحت نصیب ہوئی۔ آخری دور میں کہ آپ کے فیض کے سمندر سے ایک گھونٹ باقی رہا تھا۔ اپنے نم محرم منگشانہ کے باباجی صاحب کی بیماری کا حال یاد آیا۔ باباجی صاحب مرحوف بھی علم تفسیر علم حدیث اخلاق حسن قرأت علماء و مشائخ کا صحبت یافتہ بیت اللہ شریف کا حاجی اور سات زبانوں کا عالم و فاضل تھا۔

ے دراصلابش کرم رسم قدیم ہست
کریم ابن الکریم ابن الکریم ہست ۱
ے نسبے شریف انسبی ان کی نسبت کی توریث
وہ خود شریف ہیں۔ اور ابن شریف ابن شریف

ان کی بیماری کا خیال آتے ہی اطمینان ہوا۔ اور فرمایا کہ اگرچہ اس کی بیماری مکمل طور پر زائل نہ ہوئی۔ تاہم جسم مبارک کو کافی آرام وراحت حاصل ہوئی۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ سب معلومات اور محسوسات ہوشیاری اور قائمی ہوش و حواس کی حالت میں ہوتی ہیں۔ اور دوسرے ادراکات و محسوسات بھی اسی طرح کے ہوتے ہیں۔

ے چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
ے کھڑا ہوں نور میں میں روشنی کی بات کہتا ہوں
نہ شب ہوں نہ خواب شب کی جھوٹی بات کہتا ہوں

اس ضمن میں آپ کا شجرۂ سلسلۂ شریفہ سپرد قلم کرتا ہوں

شجرہ شریفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

نحمد اللہ علی الالٰہ	نشکر اللہ علی نعمایہ
الذی ارسل الینا الانبیاء	واصطفی منہم محمدؐ مصطفےٰ
کان صلواتی علی روح النبی	ثم خیر الصحب صدیق التقی
اعدل الاصحاب فاروق النقی	جامع القرآن عثمان الزکی
خاتم الخلفاء علی المرتضیٰ	سیدا شباب جنت اہلہا
سائر الاصحاب طرّاً اجمعین	ثم تبع ثم تبع التابعین
استمع منی اسامی العارفین	انہم عرفاء رب العالمین
شیخنا الداعی الی اللہ سید امیر	من لہ الارشاد والقدر الخطیر
شیخنا یار محمد کابلی	من مریدی الشیخ آفاق الولی
من سراج الدین ایضاً نورہٗ	بل باستعدادہ منظورہ
من ضیاء اللہ اقتبا الضیاء	کان فی الکشمیر مکنہ الصفاء
شیخنا ملجاہ خواجہ زبیر	من المتبعیہ فی الدارین خیر
حجۃ اللہ فی الطریقہ مقتداہ	عروۃ الوثقیٰ الی العرفان ہداہ
شیخنا احمد امام المتقین	شیخنا الباقی دلیل العارفین

سلہ صیغہ شیخ فی محمد آفاق وسراج الدین سر دو نور و صفا۔

خواجگی مولاہ فی سُبل الہدیٰ	شیخنا الدرویش فی طرق التقیٰ
مولوی زاہد صفی الوصلین	شیخنا الاحرار زین العارفین۔
شیخنا یعقوب چرخی بوالوفاء	من بہاؤ الدین لہ حصل البہاء
شیخنا مولانا السید کلال	فاز من بابا بدرجات الکمال
شیخنا النساج رامیتنی علی	شیخنا محمود شیخ الفغنوی
مولوی عارف تقدس سرہ	غجدوانی کان للہ درہ
یوسف ہمدان مرید بوعلی	من مرباء ابی الحسن الولی
شیخنا بوزید زین العابدین	جعفر الصادق امام العارفین
قاسم ابن ابن صدیق التقی	شیخنا سلمان من اہل النبی
شیخنا الصدیق خیر الاصفیاءٔ	من رسول اللہ ختم الانبیاء
اعطنی یا رب عشقاً کاملاً	الْبقتی فی القلب ذوقاً شاملاً

(ترجمہ)

اللہ تعالیٰ کی بخششِ عطاء و پر اُس کا حمد کرتا ہوں۔ اور اسی کی بے پایاں نعمتوں پر شکر گزار ہوں۔ اُس خدائے کریم کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے ہماری ہدایت و رہنمائی کے لئے پیغمبر ارسال فرمائے اور ان میں سے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو منتخب فرمایا۔ درود و صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک اور مقدس روح پر ہو۔ اور اصحاب میں سب سے بہتر یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر۔ اور اس کے بعد سب سے عادل حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اور پھر قرآن کے جامع حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہٗ اور پھر خاتم الخلفاء حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور جنت

کے جوانوں کے دونوں سردار رہیں (امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما) پر اور اسی طرح تمام اصحاب کرام تابعین اور تبع تابعین پر۔ اس کے بعد مجھ سے خدا کے عارفین کے اسمائے گرامی سن لیجئے، کیونکہ یہ لوگ اللہ رب العالمین کے عارف ہیں، خدا کی طرف بلانے والا ہمارا پیر و مرشد حضرت سید امیر صاحبؒ جو کہ صاحب ارشاد اور بڑے مرتبے والے ہیں، اُن کے شیخ یار محمد صاحب کابلی اور اُن کے شیخ آفاق ان کے مرشد سراج الدین اور ان کے شیخ ضیاء اللہ صاحب کاشمیری، ان کے شیخ خواجہ زبیر صاحب جو کہ اپنے مریدوں کے لئے دونوں جہانوں کا خیر تھا ان کا شیخ نقشبند ثانی اور ان کا خواجہ محمد معصوم المعروف بہ عروۃ الوثقیٰ ان کا شیخ حضرت احمد مجدد الف ثانی پھر ان کا مرشد خواجہ محمد باقی صاحب اُن کا مرشد تقوی کا راہ کا درویش ان کا مولوی زاہد صاحب اور اُن کا شیخ الاحرار ان کا شیخ حضرت یعقوب چرخی صاحب ان کو شیخ بہاؤالدین سے فیض حاصل ہوا، ان کا مرشد شیخ کلال صاحب صاحب کمال تھا، جن کا شیخ باباجی اور ان کا مرشد شیخ رامیتنی ان کا مرشد شیخ فغنوی ان کا مرشد خواجہ عارف صاحب اور اُن کا شیخ عبدالخالق عجدوانی پھر اُن کا مرشد یوسف ہمدان تھا جو کہ بوعلی صاحب کا مرید تھا جس کی تربیت ابی الحسن نے فرمائی تھی، اور ان کا مرشد حضرت امام زین العابدین مرید حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ جو کہ حضرت قاسم کے مرید تھے، جن کے رہنما شیخ سلمان فارسی تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ علیہ عنہ سے فیض حاصل کیا تھا، اور وہ جناب ختم المرسلین رحمۃ اللعالمین امام الانبیاء و المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحبت و ہدایت کی سعادت کا شرف حاصل فرما چکے تھے۔ اے میرے رب مجھے سچا عشق عطا فرما اور میرے دل کو عشق کا ذوق مرحمت فرما۔

نوٹ:۔ فقیر عبدالرزاق کوثر یہ عرض کرنے میں حق بجانب ہے کہ عربی شجرۂ نسب کا ترجمہ جو پیش کیا گیا، عربی کے اصل الفاظ کا عشر عشیر بھی نہیں۔ عربی زبان کی اپنی حلاوت، سلاست اور استعارے اگر دوسری زبان میں ترجمہ کئے جائیں تو وہ نہایت بھدے دکھائی دیتے ہیں اور پھر عربی شعر کا ترجمہ کرنا تو موتیوں سے کوئلہ کی ڈبی بنانے کا مترادف ہے، بہرحال اپنے اعتراف عجز کے بعد یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اصل عربی شجرہ کو دیکھا جائے اور ان کے چند ابہامات کو غور کر کے حل کئے جائیں تاکہ اس سہل ممتنع کا لطف آجائے

فارسی زبان میں ایک دوسرا شجرہ لکھا جا رہا ہے۔ جاننا چاہئے کہ حضرت جی صاحب علم منقول اور علم معقول حاصل کرنے کے بعد فرد الافراد قطب الاقطاب، امام المتقین زینۃ الزاہدین امام ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہندی فاروقی کے اولاد کرام میں سے جناب حضرت جی فضل احمد سرہندی کے نور چشم اور خلیفہ ماذون جناب فضل حق صاحب سے فیض حاصل کیا، اور اسی طرح منبع فیوضات جامع علوم عقلیہ و نقلیہ و سمعیہ جناب استاد کامل یار محمد صاحب کابلی سے نسبت حاصل کر کے فیض کامل حاصل کیا، اسی بناء پر یہ دوسرا سلسلہ اور شجرہ لکھا گیا۔ فارسی زبان کا یہ شجرہ جو منظوم ہے اور چھبیس ۲۶ اشعار پر مشتمل ہے، کا ترجمہ حضرت صاحب

۳۲

کے ارادت مندوں کے تسلی کیخاطر کرتا ہوں :۔

(۱) بدیم درین کہ جوانی چو سیل آب گذشت
مگر کہ بود خیالے ولے بہ خواب گذشت

میں اس خوش فہمی میں تھا کہ جوانی پانی کی لہروں کی طرح گذر گئی شاید یہ جوانی اور شباب ایک خیال تھا جو کہ نیند میں گذر گئی۔

(۲) بقیہ ماندہ چو وہمی است آید و یاتی
دریغ و حسرت برباد وادۂ جانی

باقی زندگی وہم و خیال ہے (حقیقت نہیں) یہ زندگی ہر گز پاک نہیں، افسوس جان عزیز کو تباہ و برباد کر ڈالا۔

(۳) ہمیشہ تازہ چمن زار زندگانی نیست
علے الدوام اقامت بہ دار فانی نیست

اس حیات مستعار کا باغ اور چمن زار ہمیشہ ترو تازہ نہیں ہوتا، اور اس فانی گھر میں ہمیشہ اقامت پذیر نہیں رہا جاتا۔ (بلکہ اسی کو چھوڑنا پڑے گا)

(۴) شنو منادیٔ مرگت بکوفت کوس رحیل
بجہت زاد رہ آخرت بکن تعجیل

کہاں لگا کر سنو تمہارے موت کے اعلان کرنے والے نے کوچ کا اعلان کیا اپنے آخرت کے لئے توشے اور زاد راہ بنانے کیلئے جلدی کیجئے۔

(۵) سیاہ نامۂ خود را بآب دیدہ بشو
دوائی خود ز کُد امین طبیب حاذق جو

۳۳

اپنے اعمال کی سیاہی کو اپنے رب کے آگے رو رو کر اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے دھو ڈالو۔ اور کسی طبیب حاذق سے اپنے لئے دوائی تلاش کر۔

(۶) بگفت ملہم غیبم بیا باج کھٹا
بمسجدے است بجز نائب رسول خدا

مجھے غیب سے الہام کرنے والے ہاتف نے کہا کہ باجکٹہ آؤ، اور یہاں کی مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب تشریف فرما ہیں، اُن کے دید کی سعادت حاصل کرو۔

(۷) کہ سیّد امیر محمد خلیفۃ اللہ است
بروئی او ہمہ انوار رحمت اللہ است

کہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ جناب حضرت جی صاحب سید امیرؒ ہیں، جن کے چہرے پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے انوار ہیں۔

(۸) درین زمانہ بفیضان بہر طرف مشہور
نمودہ ظلمت پندار ہستیٔ خود دور

اس زمانے میں ہر جانب اپنے فیض رسانی کیلئے مشہور ہیں اور جنہوں نے اپنی ہستی سے غرور کی سب تاریکیاں دور کئے ہیں۔ (حلیم الطبع متحمل اور ملنسار ہیں)

(۹) بہ فضل حق کہ بودہ ہست فردے از افراد
مرید بود نخستین کنون شدہ است مراد

پہلے تو جناب فضل حق صاحب جو کہ لاکھوں میں ایک صاحب دل ہستی ہیں، کا مرید بنا، اور اب اپنے کمالات کیوجہ سے

۳۴

ان کا "مراد" اور محبوب بنا۔

(۱۰) ور از حضرت جیو انکہ فضل احمد بود
در این طریقۂ عالیہ فیض سرمد بود

وہ یعنی جناب فضل حق صاحب جناب حضرت صاحب فضل احمد سے جو کہ طریقہ عالیہ میں ایک دائمی فیض رسانی کا منبع و مصدر تھے، فیضیاب ہوئے تھے۔

(۱۱) ور است شیخ رسا۔ پادشاہ است پیر او
کہ نقشبند دویم گشت دستگیر او

ان کے پیر رسا صاحب اور پھر اُن کے مرشد جناب بادشاہ صاحب تھے جن کے پیر دستگیر جناب نقشبند ثانی ہیں

(۱۲) دلیل او شدہ معصوم عروۃ الوثقیٰ
کہ شیخ او مجدد ھزار ثانی را

اُن کے رہنما اور مربی خواجہ محمد معصوم صاحب المعروف بہ عروۃ الوثقیٰ ہیں۔ اور اُن کے شیخ و رہبر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ ہیں۔

(۱۳) جناب خواجہ باقی کہ پیر کامل اوست
ز خواجہ خواجگی الطاف خاص شامل اوست

اُن کے پیر کامل حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب ہیں جن پر اپنے پیر خواجہ خواجگی کا الطاف ہے۔

(۱۴) جناب خواجہ درویش کرد تلقینش
کہ شیخ زاہد گفت این خجستہ آئینش

۳۵

اور جن کی رہنمائی اور تربیت خواجہ درویش نے فرمائی جن کو شیخ زاہد صاحب نے آئین طریقت سے روشناس کر کے مرد کامل بنایا

(۱۵) کہ داشت است ارادت بخواجہ احرار
ور ابچرخی یعقوب پیر اور عطار

وہ خواجہ احرار کا مرید تھا، جو کہ خواجہ یعقوب چرخی کا ارادتمند تھا، اور خواجہ یعقوب چرخی جناب فرید الدین عطار کا شاگرد خاص تھا

(۱۶) کہ ہر دو گشتہ مجاز ند از بہاؤ الدین
طریقہ خفیہ از ان خواجہ نقشبند است این

یہ دونوں خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کے ماذون و مجاز ہیں۔ نقشبندی کا خفیہ طریقہ ان ہی سے جاری ہوا ہے۔

(۱۷) امیر سید کلال آنکہ پیر او بابا است
علی خواجہ عزیزاں کہ رامتنی ارا است

اُن کے مرشد امیر سید کلال اور ان کے پیر جناب بابا صاحب ہیں جو کہ علی رامتنی صاحب کے مرید ہیں۔

(۱۸) گرفت سبق طریقت ز فغنوی محمود
جناب عارف را پیر غجدوانی بود

انہوں نے طریقت کے اسباق محمود فغنوی سے سیکھے، جن کے پیر جناب عارف اُن کا مرشد جناب غجدوانی (عبدالخالق) صاحب تھے

(۱۹) طریقہ یوسف ہمدان ز بو علی دانی
ابو علی ز ابو القاسم است گرگانی

جن کے پیر یوسف ہمدانی اُن کا مرشد بو علی صاحب تھے، اور وہ

جناب ابوالقاسم گورگانی صاحب سے فیضیاب تھے۔

(۲۰) وی از ریاض ابوالحسن[۲۶] ثمر ہا اندوخت
ابوالحسن چہ فوائد ز بایزید[۲۷] اموخت

اُس نے جناب ابوالحسن صاحب کے باغ کے میوے چن لئے اور جناب ابوالحسن صاحب نے فوائد اور فیوضات جناب بایزید سے حاصل کئے۔

(۲۱) ز روحِ جعفرِ[۲۸] صادق رسید فیضانش
نمود قاسم[۲۹] ابن محمد احسانش

اُس کو جناب حضرت امام جعفر صادق سے فیض حاصل ہوا اور اُن پر قاسم ابن محمد نے احسانات کئے۔

(۲۲) دُر از حضرتِ سلمان[۳۰] دُر از صدیق[۳۱] است
دُر از حضرتِ[۳۲] نبوی تخت تصدیق است

اس کو حضرت سلمان فارسی اور اُن کو جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیوضات بے پایان حاصل ہوئے جو کہ بارگاہ نبوی اور آستان رسالت جناب سیدنا و سندنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سیرابی حاصل ہوئی۔

(۲۳) اگر ہوا و ہوس با تو میکنند ستیز
بیا بہ سلسلۂ خواجہ نقشبند آویز

اگر خواہشات نفسانی اور ہوا و ہوس تمہارے ساتھ جھگڑتے ہوں، تو آؤ اور آکر خواجہ نقشبند کے سلسلے میں منسلک ہو جاؤ

(۲۴) کہ تا ز ہستیٔ پندِ ردی رہا گردی
با صطلاح حقیقت ہمین بود مردی

تاکہ تو اپنی ہستی کے مزدور سے نجات حاصل کرے، اور حقیقت کی اصطلاح میں یہی مرد ہونا ہے۔

(۲۵) غلام خستہ دل آمد بہ کوئی درویشان
کہ تا ز یمنِ محبت یکے شود ز ایشان

شکستہ و خستہ دل رکھنے والا غلام (غلام رسول غلام) درویشوں کے کوچے میں آیا ہے تاکہ ان کی محبت کی برکت سے ان میں سے ایک ہو جائے۔

(۲۶) برین شکستہ دل ای مومنان رحم آرید
برائے خاتمۂ خیر دست بردارید

اے مسلمانو! اس شکستہ پر رحم کرو، اور اُس کے خاتمۂ خیر کے لئے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرو۔

نوٹ: سلسلہ اور شجرہ یہاں ختم ہوا، اب مصنف صاحب غلام رسول نے ایک پیاری نظم میں اپنے ممدوح اور مرشد صاحب کی منقبت بیان فرمائی ہے جسکا اردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے:

حضرت جی صاحب کی ابیات میں منقبت

دلا خلاصۂ عمرت بقیل وقال گذشت
تو خفتۂ بہ تغافل کہ چوں خیال گذشت

اے میرے دل! تمہاری ساری عمر قیل وقال میں بسر ہوئی، تو غفلت کی نیند میں سویا ہوا پڑا ہے، اور زندگی ایک خیال کی طرح گذر گئی۔

دگر مدائح اخلاق اولیاء اللہ
کہ مورث است پئے رحمت و عطاء اللہ

اب اولیاء اللہ کے اخلاق حسنہ کی تعریف جو کہ اللہ کی عطاء اور رحمت کا سبب ہے بیان کر۔

بیا کہ تا پئے کفارتِ ذنوب کبار
کنیم توبہ مجدّد بدرگہ غفار

آؤ تاکہ اپنے بڑے اور عظیم گناہوں کے کفارے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے درگاہِ عالی میں اپنے توبے کی تجدید کریں۔

سواد دیدۂ گریاں مداد کردہ تیار
بنوکِ خامۂ مژگاں بورقِ دل بنگار

اپنے روتے ہوئے آنکھوں کی سیاہی سے سیاہی (روشنائی) تیار کریں اور دل کے ورق پر اپنی پلکوں کی نوک سے تحریر کریں۔

مگر نگاہِ عنایت ز کیمیا نظری
بجانِ خستہ کشاید ز وارداتِ دری

شاید کسی کیمیا نظر کی نگاہِ عنایت پڑ جائے اور میری زخمی روح پر واردات کا کوئی دروازہ کھول ڈالے۔

در این زمانہ اگر طالبی بیا بنگر
بہ کوٹھہ عارفی از واصلان نمودہ مقر

اگر روحانیت اور رضائے الٰہی کو تلاش کرنے کی مطلب میں ہو تو اس زمانے میں واصلانِ الٰہی میں سے ایک عارف نے کوٹھہ میں سکونت اختیار فرمائی ہے۔

مسمّی حضرت نبوی علیہ الف صلوٰۃ
شدہ است متصف او بہم بدان ستودہ صفات

جو کہ حضرت صاحب کے نام پر موسوم ہے، اُس پر ہزاروں رحمتیں ہوں، اور وہ اوصاف نبوی کے اچھے صفتیں رکھتا ہے۔

نمیزند بجز از ہمدمی ہوش دمے
نمی نہد ز فرازِ نگاہِ خود قدمے

وہ ہوش وخرد کے بغیر ایک سانس بھی نہیں لیتا اور اپنے نگاہوں کے سیدھ سے ادھر اُدھر قدم نہیں رکھتا۔

علی الدوام سفر در وطن شعارِ او
با انجمن ہمہ جا خلوت است کار او

اپنے وطن میں ہمیشہ سفر کرنا اس کا شعار ہے (یعنی اپنے ملک میں تبلیغ دین کے لئے ہر وقت پا بر کاب ہوتا ہے اور مجالس

۴۰

اور انجمنوں میں خلوت کرنا اس کا شیوہ ہے۔

چناں کہ ملکۂ او شد دوام آگاہی
بچشم ہوش نظر کن اگر ہمی خواہی

وہ ہر وقت باخبر رہتا ہے، اور یہ باخبر رہنا اُس کا ایک ملکہ بن گیا ہے اگر اُن کی صحبت کا خواہاں ہو تو ہوش کی آنکھوں سے دیکھا کر

باتباع سنن نائب رسول خدا
ظہور کردہ زسیمائی او ست نورِ ہدیٰ

رسول اللہ کا یہ نائب، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا اتنی سختی سے اتباع کرتا ہے کہ اُس کی پیشانی سے ہدایت کا نور پھوٹتا رہتا ہے۔

کنارہ کردہ ز بدعاتِ محدثات چنان
کہ جز طریقۂ سنت نماند نام و نشان

اُس نے محدثات اور بدعتوں کو اس طرح چھوڑ رکھا ہے کہ اس کے افعال و اقوال میں سنت نبوی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے علاوہ کسی دوسری چیز کی نشانی بھی نہیں ملتی۔

کلام او ہمہ قال الرسول و قال اللہ
چہ نسبتے است گرامی باد تعالےٰ اللہ

اُس کا سارا کلام قال اللہ اور قال الرسول پر مشتمل ہوتا ہے اور سبحان اللہ یہ کتنا بڑا نسبت اور مرتبہ ہے (کہ ایک بندہ کی زبان پر اللہ کریم ہی کا قول ہو)

چناں است آتش عشقش فروختہ در دل
بسوخت ہر چہ سوی اللہ بود لا حاصل

۴۱

اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی آگ اُس کے دل میں ایسے شعلہ کناں ہے کہ اللہ کے سوا سارے لاحاصل خیالات کو جلا کر بھسم کر ڈالا۔

زدہ است آتش لا را بہ اَنفُس و آفاق
چناں کہ نفی نفی کرد و از ہمہ شد طاق

"لا" کی آگ کو تمام دنیا وما فیہا پر لگا کر خود نفی اور لا کرتا ہوا لاثانی اور طاق ہو گیا۔

بعینہٖ ہمہ خلق محمدی است در او
ظہورِ نسبتِ خاص مجددی است دراو

اخلاق محمدی اسمیں بعینہٖ سموئے ہوئے ہیں، اور اوصاف مجددی (مجدد الف ثانی) کا اس میں ظہور ہے۔

نمودہ سیر ولایت محمدیہ را
شدہ است مظہر انوار احمدیہ را

ولایت محمدیہ کی سیر کرتا ہوا انوار احمدیہ (مجدد الف ثانی) کا مظہر ہو گیا ہے۔

بیا کہ برخود و بر حال خویش گریہ کنیم
برائے تفرقۂ دل ہزار آہ کنیم

آؤ کہ اپنے آپ اور اپنے حال پر گریہ کریں، اور اس دل کی جدائی پر افسوس کریں۔

مگر کہ زین ہمہ از سوز سینہ ات آہی
لند قبول بخدمت شریف اوگاہی

۴۲

شاید کہ آپ کے سینے کی جلن اور تڑپ کی ایک آہ کسی وقت ان کی دربار عالی میں قبول ہو جائے۔

کہ تا نمی زمی عاشقی عطاء سے زرد
زما سواد خیالش دلت صفا سازد

تاکہ عشق کی شراب سے کچھ تراوت اور نمی بخش دے اور ماسوی اللہ اور اُس کے خیال سے تمہارا دل صاف ہو جائے۔

منقبت ختم ہو گئی

آپ میاں صاحب سرور شاہ کی عیادت اور مزاج پرسی کے لئے چھلہ کے علاقے کے ڈھیری گاؤں میں تشریف لے گئے تھے جب میں نے عشاء کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کے بعد یہ اشعار حضرت جی صاحب کی خدمت میں پیش کئے، تو آپ نے نہایت خلوص اور صدق دل سے اور نہایت توجہ کے ساتھ دعا فرمائی، اُمید رکھتا ہوں کہ یہ دُعا دینی اور دُنیوی مرادوں کے بر لانے کے لئے نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور مجھے مکمل امید ہے کہ جب کبھی ان کی نظر سے یا حضرت جی کی کسی مخلص مرید کی نظر ان اشعار پر پڑ جائے تو مجھے صدق دل سے دعا میں یاد فرمائے گا، واللہ الموفق۔

یہاں پھر مؤلف نے اپنا عرضداشت اور خیال سولہ اشعار میں بیان کیا ہے، ارادت مندوں کی دلچسپی اور خوشی کیلئے ترجمہ اُن کا پیش خدمت کرتا ہوں

زین کاروان سرائے فنا درگذشتنی است
بار دگر نہ کور کجا بازگشتنی است

۴۳

فنا کے اس کارواں سرائے کو چھوڑ کر جانا ہے، اور قبر سے دوبارہ کہاں واپس ہونا ہے۔

ہرچند جمع مال بطول امل کنیم
آخر ہمہ گذاشتہ در خاک رفتنی است

لمبی لمبی امیدیں کر کر کے جتنا مال و دولت بھی جمع کریں، آخر کار سب کو چھوڑ کر مٹی میں چلے جانا ہے۔

روزے بسنگ مرگ بفرمان بے نیاز
مینائی مستعار جوانی شکستنی است

بے نیاز اور بے پروا خدا وند تعالےٰ کے حکم سے اس جوانی کے پیالے کو ایک دن ٹوٹ جانا ہے۔

باد خزاں در آید و در موسم بہار
زاغ آشیان بلبل و قمری گرفتنی است

خزان کی ہوا چل پڑے گی اور بہار کے موسم کوا بلبل اور قمری کے آشیانہ پر تسلط جما کر رہے گا۔

چند از ہوس کنیم مقیمانہ کارہا
برپشت بار گیٔ فنا رخت بستنی است

مقیم لوگوں کی طرح ہوس اور لالچ کا کام کیوں کروں۔ فنا کی سواری پر ہم کو اپنا سامان باندھنا ہے۔

تنہا بریز خاک مقام تو ساختند
این بام دسرائی مجاز توختنی است

مٹی کے نیچے تمہارے لئے مکان بنایا گیا ہے، یہ سرائے اور اس

۴۴

کی ان چھتوں کو مجازی ہی حقیقی نہیں برباد ہونا ہے۔

بر چیست این غرور تو ای بیخبر ز موت
از باز پرس روز قیامت نہ رستنی است

اے موت سے بے خبر اور غافل شخص تم کو کس بات کی گھمنڈ ہے قیامت کے دن پوچھ گچھ سے کسی طرح بھی چھٹکارا نہیں۔

نامہ سیاہ خویش تو با آب دیدہ شو
کاین دست و پا شہادتِ حالِ تو گفتنی است

اپنے سیاہ عملنامے کو آنکھوں کے پانی (اشک ندامت) سے دھوڈال، کیونکہ ان ہاتھ پاؤں کو تمہارے حالات کی شہادت دینا ہے۔

اینجا براہ سنت اگر راست رفتہ
اُز پل صراط غم مخور آسان گذشتنی است

اگر تم یہاں اس دنیا میں سنت کے موافق چلے ہو تو کچھ غم نہ کر پل صراط پر آسانی سے گذر جائے گا۔

با دامن رسول درآویز جانِ من
کان روز سخت شافع زلاتِ گشتنی است

اے میری جان! دامن رسول ابھی سے تھام لو، کیونکہ اس سخت دن کو آپ ہی کو لغزشوں کا شافع ہونا ہے۔

تائب بشو و تدارکِ عمر گذشتہ کن
روئی سیاہ بشوی کہ ہنگام شستنی است

توبہ کر اور گذرے ہوئے عمر کے اعمال کا تدارک کر، ابھی ہی سے اپنا کالا منہ دھوڈال کہ دھونے کا وقت اور موقع ہے۔

۴۵

نظرے ز دوستانِ خدا التماس دار
کاین عمرِ چند روزہ گذران گذشتنی است

اللہ کے دوستوں یعنی اولیاء اللہ کی نظر کرم حاصل کر کیونکہ اس گذرنے والے چند روز عمر کو گذر جانا ہے۔

چون نفس و دیو راہ زنان اند درکمین
یک بدرقہ شفیق درین راہ جستنی است

نفس و شیطان راہزنی اور لوٹنے کیلئے راہ میں گھات میں بیٹھے ہیں تو ایک مہربان بدرقہ حاصل کرنا ایک ضروری امر ہے۔

بازا بہ کوٹھہ تاکہ ازان ات نشان دہم
زان نفس پاک غنچہ دل را شگفتنی است

کوٹھہ کے گاؤں کو آجاؤ تاکہ میں تم کو اس کی نشانی بتاؤں اس پاک نفس کی نشانی جس سے دل کی کلی کو شگفتہ ہونا ہے۔

بیدار شوز خواب بہ تلقینِ خاص وی
در گور سال ہائی فراوان تو خفتنی است

ان کی نصیحت اور تلقین سے غفلت کی نیند سے جاگ اُٹھ کیونکہ قبر کے اندر تمہیں سالوں تک نیند کرنا ہے۔

آمد غلام نیز بگدیہ برایں حضور
بر درگہ کریم چہ حاجت بگفتنی است

اس دربار میں غلام بھی روتا ہوا حاضر ہوا کریم کی دربار میں کہنے کی کیا ضرورت ہے، مطلب یہ ہے کہ جو یہاں حاضر ہوجاتا ہے اس کو بن مانگے مل جاتا ہے۔ (ابیات ختم ہوئے)

۴۶

جب میں نے یہ ابیات حضرت جی صاحب کو عرض کیے، تو آپ نے دُعا فرمائی اور ٹوپا کے گاؤں کے صاحبزادہ صاحب کو جو کہ قدیمی مخلص اور ارادت مند ہیں۔ ان ابیات کو محفوظ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ اور ان اشعار کے استعاروں اور نصیحتوں کی تحسین فرمائی یعنی تعریف کی۔ میں نے یادگار کے طور پر اتنا ہی لکھ لیا۔ تاکہ جب کبھی حضرت صاحب کے مخلص ارادت مند اس کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ اور حضرت صاحب کے حالات اور مناقب دیکھیں گے۔ خاتمہ بالخیر کے لئے دُعا میں یاد کرینگے۔

؎ اندکے گفتم کہ تا زاں رہ برند
پیش ازاں کز فوت آں حسرت خورند

؎ کہا یہ تھوڑا کہ تا اس سے سیدھی راہ چلے
اسی سے قبل کہ حسرت سے کرکے آہ چلے

ورنہ حقیقت یہ ہے کہ خدا شناسی کے باریکیوں کو سمجھنے والوں کے لئے جنہوں نے اپنے بُرے اخلاق نیک اور اچھے اخلاق و اطوار سے آراستہ کیا ہوا ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ کہ

؎ مدحت اگر کنند و گر نکنند اہل نفس
حاجت مشاطہ نیست روئے دل آرام را

؎ کرو تعریف اُس کی جزا اُس سے تو تغافل کر
نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

جو شخص کہ ان کھلے اور واضح مناقب کا اپنی حسد کی وجہ سے انکار کرتا ہے یا اپنی کج فہمی اور نا سمجھی کی وجہ سے دوسری باتیں دل میں لائے تو اپنے اعمال کے سرمایہ کو تباہ و برباد کر ڈالیگا

۴۷

؎ با صاف دل نچاد ربا خویش دشمن ست
ہر کس کشید بآئینہ خنجر بہ خود کشید

ترجمہ ؎ جن کے دل صاف ہوں شیشے کی طرح
اُن سے بیر اپنے سے عداوت ہے

؎ ہے عیاں تو ہی اس آئینے میں
وار اس شیشے پر حماقت ہے۔

جیسا کہ عبداللہ انصاری کو عداوت ہے۔ اسے رب ذوالجلال تو جسکو چاہتا ہے۔ کہ ہلاک و برباد کرے۔

اتنے زیادہ مبالغہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ دور کے لوگ تو آگاہ اور خبردار ہیں۔ اور نزدیک کے لوگ اندھے اور بے خبر ہیں۔

؎ گو توفیق و سعادت درمیاں افگندہ اند
کس بمیداں در نمے آید سواراں را چہ شد

؎ توفیق سعادت کا ہے میداں میں پڑا بال
میداں میں نہیں کوئی سواروں کا ہے کیا حال

پر تو اللہ ہی ہے، جو توفیق بخشنے والا ہے، اور سیدھے راستے پر کس کو چلاتا ہے۔ اور سلامتی ہو اُن لوگوں پر جو ہدایت ربانی پر چلیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی اتباع اور پیروی کریں۔ ایک روز حضرت صاحب کے چچیرے بھائی اور پُرخلوص مرید میر عبداللہ صاحب جو کہ انتہائی خلیق شریف اور نیک دل آدمی ہیں نے ایک حکایت بیان کی۔ کہ ایک دفعہ حضرت صاحب مدین سے بانج کھنہ تشریف لے جارہے تھے۔ تو راستے میں درنگی کے مقام پر میاں صاحب سردرنگ۔

۴۸

مرحوم کی اہلیہ کے فاتحہ اور تعزیت کے لئے وہاں قیام فرمایا۔ چونکہ میاں صاحب موصوف کو مرحوم کے ساتھ نہایت محبت اور عشق تھا۔ اور ان دنوں میں مرحوم کی موت کی جدائی کی وجہ سے انتہائی بے قراری اور کرب محسوس کرتا تھا۔ اس بات کا آرزومند تھا۔ کہ حضرت جی صاحب اس مرحوم کے متعلق کچھ حال بیان فرمائے۔ چونکہ اس وقت حضرت صاحب کی طبیعت واقعات کے پوشیدہ رکھنے کی طرف مائل تھی۔ کچھ بھی نہ فرمایا۔ پھر جب کے مسجد میں درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ کہ میاں صاحب کی عجزوزاری حد سے گزر گئی۔ تو پوشیدہ باتوں اور اسرار ہائے مخفی سے تھوڑا سا پردہ اٹھا کر فرمایا۔ کہ اس مرحومہ کی روح اپنے چھوٹی بیٹیوں کی وجہ سے کہ ان کے کپڑے نہایت پرانے ہیں اور آنکھیں بھی دکھتی ہیں۔ بہت پریشان ہے۔ حالانکہ حضرت صاحب نے چھوٹے بچوں کو نہیں دیکھا تھا۔ معلوم ہوا۔ کہ آنکھیں بھی دکھتی ہیں۔ اور کپڑے اتنے بوسیدہ ہو کر پھٹ گئے ہیں۔ کہ دیکھنے والوں سے شرم آتی ہے۔ اور اسی وقت یہ اشارہ بھی فرمایا۔ کہ تم ایک دن انتہائی باہمی محبت کی حالت میں تھے۔ اور مرحومہ آپ کی داڑھی میں کنگھی پھیرا رہی تھی۔ اور انتہائی شوق کی اظہار ہو رہی تھی۔ اور وہ کنگھی آدھی سفید ہے۔ اور آدھی کالی ہے۔ اور اس کے چند دندانے ٹوٹے ہیں۔ اس وقت اسکی روح اسی طرح یہی محبت میں مبتلا اور اسی کنگھی کی طرف مائل ہے۔ اور دیگر حالات سے سکوت اختیار کر کے کچھ نہ فرمایا۔ تاہم ان باتوں میں بال بھر فرق نہیں تھا۔

اور اسی طرح میر عبداللہ صاحب حکایت بیان کرتے تھے۔ کہ حضرت صاحب منگلستانہ سے درگئی کے جانب تشریف لاتے تھے۔ ظہر سے عصر تک خان زمان کے قبر کے پاس جو کہ نہایت دیندار اور شریف مریدوں میں سے

۴۹

تھے تشریف فرما رہے۔ اس کے بعد یہ بات بیان کی۔ کہ موت کے وقت اس کے منہ میں کوئی ایسی چیز ڈالی گئی۔ کہ جو نہ میٹھی تھی۔ اور نہ تلخ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ وحی بھی نہیں رکھتا تھا۔ یعنی کسی کو وصیت بھی نہیں کی۔ اور اپنے گھر والوں کے ساتھ جن کے گھر کا دروازہ قبلے کی جانب ہے۔ بہت زیادہ رغبت رکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ چالیس دن کے بعد اتنی رغبت نہیں ہو گی۔ جب وہاں سے روانہ ہو کر چلے گئے۔ تو راستے میں "موتم" نام کا ایک شخص ملا۔ جو کہ خان زمان مذکور مرحوم کے نزع کے وقت موجود تھا۔ اُن سے پوچھا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ نزع کے وقت انار دانہ ہلیلہ میں ملا کر اُس کو کھلایا گیا تھا۔ اور وہ وحی سے بھی شرم کرتا تھا۔ اس لئے وصیت نہیں کی۔ اور اپنے گھر کے دروازے سے قبلہ کے جانب کے گھر کے ساتھ بہت رغبت رکھتا تھا۔ واللہ اعلم۔

عالم برزخ کے اس قسم کے بہت سے عجائبات ان کے معائنہ میں آتے رہتے ہیں۔ مگر ظاہر واقعہ اور ان کی باتوں میں جو لطیف فرق ہوتا ہے۔ وہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ہم اُن کو بیان کریں۔ پس ہزار میں سے ایک اور خروار میں سے مٹھی بھر پر اکتفا کرتے ہیں۔ تا کہ طالبان راہ طریقت کو اس کی کچھ قدر و منزلت معلوم ہو جائے۔ کہ اس ویرانے میں جہاں کہ منحوس اُلو اردگرد منڈلاتے رہتے ہیں۔ کتنی عظیم دولت اور نعمت اللہ تعالٰی نے عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔

ہمیں بس گرچہ بس کہ سدقت شم
کہ در سلک خریدار مافت باشم

اگرچہ کھوٹا میرا مال ہے۔ نادار ہوں میں
مجھے خوشی ہے کہ اک تیرا خریدار ہوں میں

۵۰

سوموار ربیع الاول پیر کے دن اشراق سے فارغ ہوکر اخوند صاحب قمبر شاہ نے ایک صالح اور نیک سیرت سالک تھے۔ اور بڑے بڑے مشائخ سے استفادہ کر چکا تھا۔ اور عجیب بہترین اخلاق اور عمدہ طبیعت رکھتا تھا۔ پتھر کے دو ٹکڑے جو کہ کھجور کے گٹھلی کے برابر تھے۔ نکال کر حضرت صاحب کے ملاحظہ میں پیش کئے۔ اور نیا وضو بنا کر فوراً شکرانے کے دو رکعت نماز ادا کی۔ اس فقیر نے اس کے متعلق پوچھا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اخوند صاحب نے بیان فرمایا۔ کہ چار برس ہوئے کہ سنگ مثانہ یعنی مثانے کی پتھری کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ جس کے علاج سے ناامید ہو چکا تھا۔ پس میں نے لاچار ہوکر حضرت صاحب سے التجا کی۔ اور اور ہر قسم کے علاج کو چھوڑ کر توبہ کرلی۔ اور دعا کا طالب ہوا۔ پس صفر کے مہینے میں پتھر کے چار عدد ٹکڑے جن میں سے دو یہ ہیں اور دو چھوٹے تھے۔ نکل آئے اور اگرچہ ان کے نکلنے کو راستہ تنگ تھا۔ مگر کسی قسم کی تکلیف یا درد محسوس نہ ہوا۔ اور جس رات حضرت صاحب کو خواب میں دیکھتا اس کی صبح کو پتھر کا ٹکڑا نکل آتا۔ اب میرے خیال میں کچھ رہ گیا ہے۔ وہ بھی نکل پڑے گا۔

؎ دولت ہر دو جہاں خدمت درویشان ست
ملیہ شخصی ہمت درویشان ست

؎ دونوں جہاں کی دولت خدمت ہے فقیروں کی
شاہی ہو یا حکومت ہمت ہے فقیروں کی

حضرت صاحب کی دعاؤں سے بہت سے خلاف معمول باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ جو کہ شمار نہیں کئے جا سکتے۔ الحمد للہ رب العلمین پھر اخوند صاحب نے اخی کے نماز کے بعد فراغت کا وقت پاکر شکرانے

۵۱

کے طور پر کچھ رقم نذر فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روح مبارک سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت صاحب کو اس وقت مجمل طور پر اور پھر خلوت میں مفصل طور پر عرض کیا۔ کہ اہل بیت میں سے یہ فلاں کی نذر ہے۔ کہ ادب بھی اُس کے عصمت و عفت کی اعلیٰ مقام دیکھ کر اُن کا نام نہیں لے سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب دوسری بات یہ ہے کہ استخارہ کے دو رکعت اور دعائے استخارہ پڑھ کر بعض باتیں اور بشارتیں صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہوئیں۔ اُن کے ظاہر کرنے یا پوشیدہ رکھنے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے دربار سے استخارہ کرتے۔ بعض امورات کے ظاہر کرنے کے متعلق باذن اور اجازت ملتا۔ اور بعض کے متعلق التوا اور تعطل کی ہدایت ہوتی۔ کہ دوسرے کسی مناسب وقت پر اُس کا اظہار ہو جائے۔ اور نااہل غلط اندیشی کج فہم لوگوں سے بھی ڈر محسوس ہوتا ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کے حق میں کوئی فتنہ جاگ اُٹھے۔ یا حسد پیدا ہو جائے۔ اور غیبت پر آمادہ ہو کر طعنے دے کر یا کچھ دوسری زبان درازی کر کے کہنے اور سننے والے کا بیڑہ غرق ہو یا بعض لوگ اپنے بدظنی کو چھپاکر ظاہر داری سے منافقانہ طور پر تعریف اور تحسین کر کے تردد اور پریشانی پیدا کریں۔ اس لئے مشائخ کرام کے احوال جو لکھے ہوں۔ ابھی مصلحت وقت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ان واردات کو حروف مقطعات یعنی (خفیہ Code word) یعنی اشارات اور علامتوں سے لکھا جائے۔ اور جس وقت اللہ کی مرضی ہو اور اُس کا حکم ہو جائے۔ یعنی محرمانہ راز کے لئے اس سے پردہ اُٹھایا جائیگا۔

ساکاش آنانکہ عیب من جستند رویت اے دلستان بدیدند ؎

۵۲

ے تا بہائے تیغ در نظر شش

بیشتر دستہائے بریدندے

ے جو مجھے کوس رہے ہیں اے کاش

ترے رضا کو دیکھیں اک بار

ہاتھ کاٹیں بجائے نارنگی

ہوں ترے دید حسن سے سرشار

اس جگہ اصل نسخہ میں خالی سفید جگہ چھوڑ گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جگہ حروف مقطعات کے لئے خالی چھوڑا گیا تھا۔ مگر حروف مقطعات کو نہیں لکھا گیا اور وہ جگہ خالی رہ گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ فرمایا کرتے تھے کہ چار شنبہ (بدھ) کے دن مدینہ شریف میں سورۃ فتح کی قرأت کرتے ہوئے (یہ کلام سنا)

ے شنید ستم کمانی نے یہ آواز

معانی در معانی راز اندر راز

ے نہ کلام نہ تھا جس میں صورت یا آواز

وہ تھا معانی و مطلب وہ تھا سر سر راز

ے وہ جمال فزا اور روح پرور آواز تھی انت عبدی یعنی تم میرے بندے ہو۔ (سبحان اللہ) اگرچہ اس قسم کے واقعات نہیں لکھے جا سکتے لیکن اس کے بیان کرنے سے بھی چھٹکارا نہیں اگرچہ حضرت صاحب کے تمام … اور خلاف معمول عادتیں یعنی خوارق بہت زیادہ ہیں۔ اور … تحریر کیا جائے۔ تو ایک پورا دفتر بن جائیگا۔

یہ … گر بارے انشا کنم مگر دفتر دیگر انشا کنم

۵۳

اگر میں کوئی تحریر لکھوں۔ تو ایک دوسری کتاب لکھوں گا۔

لہذا ارادت مندوں اور طلب کرنے والوں کی ترغیب کی خاطر اس باغ سے نمونہ پیش کیا گیا۔

ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

ع اس باغ کی رونق سے سمجھ فیض بہار

ایک دن حلقہ میں مریدوں میں سے ایک مرید نے اپنے کمال عقیدت سے یہ خواہش ظاہر کی کہ حضرت صاحب کو اپنے گھر لے جا کر مہمانی میں اہل خانہ کو تلقین فرمائے۔ اور دوسرے مرید کے ذہن میں بایزید بسطامی کے الفاظ سبحانی ما اعظم شانی خلش کناں تھے۔ اس وقت حضرت صاحب اس پر فیض مضمون سے گویا ہوئے۔

اللھم تجلون فی حقک ما لا یلیق بکمال شانک اتقولن من حقیقۃ بالاحتیال … بحجاب تؤنسنا لا ینبغی نعوذ شانا من التباس التقدس بالبشریۃ تعالی وتقدس ذاتا عما یقولون علوا کبیرا۔

اگر کوئی حاسد اپنی ناسمجھی کی وجہ سے اپنے جہل مرکب کے دھوکے میں پڑ کر کوئی برخلاف تعبیر کرے یا اپنی بے خبری کی وجہ سے اس کو خلاف واقعہ سمجھ لے تو یہ ایک دوسری بات ہے۔ اور امیر بحث نہیں کرنی چاہیے۔

ے شپر گر وصل آفتاب نخواہد

رونق بازار آفتاب نہ کاہد

چمگادڑ دن کی بات سے ہرگز نہ گھٹے گا

سورج کی وہ رونق تو بہر حال بڑھے گا

۵۴

قیل ان الالٰہ ذو ولد
قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معا
من لسان الوری نکیف انا

کہتے ہیں کہ اللہ بھی ہے۔ صاحب اولاد
کاہن ہے رسول عربی صاحب ارشاد
اللہ ورسول ان کی زبان سے نہیں محفوظ
کیا غم جو پڑے مجھ پر بھی تہمت کی کچھ افتاد

اس رسالے کے پورے ہونے پر اللہ کا ہزار بار شکر ہے۔ اور اس کے ناظرین سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ سلامتی ایمان کی دعا کریں اور اللہ کے تمام پیغمبروں پر درود وسلام ہو۔ والحمد للہ رب العالمین جمعہ شریف کے دن ربیع الاول کے تیس تاریخ نماز کے بعد مدینہ شریف کے مسجد کے مشرقی کونے کے کمرے میں ۱۲۶۴ ایک ہزار دو سو چونسٹھ ہجری نبوی میں لکھا گیا۔

باندیشہ بودم کہ در روزگار
چہ سازم کہ ماند زمن یادگار
کہ گردد شفیع گناہان من
کفارت بود بر عصیان من
طلب ساختم از خرد یاوری
بگو در چہ چیز ست بخت آوری
گفت ایں رسالہ خوارق بگو کہ تا مدا خود کن شست وشو

۵۵

مقولہ کہ کردم خرد را شمار
ہمیں بود تاریخ انجام کار
ہر آنکس دریں نسخہ سازد نگاہ
دعائے کند بہر ایں پر گناہ

ترجمہ

مجھے تھا فکر کہ اس وقت میں کیا کام کروں
کہ جس سے زندہ پس مرگ اپنا نام کروں
میری گناہوں کی ہو جائے شفاعت اس سے
ہر اک خطا کی بھی ہو جائے کفارت اس سے
خرد سے پوچھ کے جو چاہی معاونت اپنی
کہ جس سے جاگ اٹھے بہرہ قسمت اپنی
کہا خرد نے کہ لکھ دیجئے خوارق کو
کہ اس سے صاف کرو بدعمل سابق کو
جو پوچھ ڈالا خرد سے کہ کیا ہیں یہ اشعار
کہا کہ کیجئے تاریخ گفت اس سے شمار
کرے کوئی جو ان نوشتہ چند صفحوں پر نگاہ
دعا کرے کہ خدا عفو کرے میرے گناہ

اس کتابچے کا مادہ تاریخ رسالہ خوارق ہے۔ جس سے بحساب ابجد ۱۲۶۴ نکل آتا ہے۔

اور وہ بشارت جس سے اس رسالہ کا اختتام ہوتا ہے۔ وہ بشارت ور مژدہ یہ ہے کہ جب جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا۔ کہ محبوبیت اور عبودیت میں کسی ایک

٥٦

کو پسند کر کے اختیار کر لیجئے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدہٗ کو پسند فرمایا۔

عبدہٗ ورسولہٗ۔

اُن کا ایک قیصد حصہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سعادت کے بل بوتے پر سپرد قلم کرتا ہوں۔ تاکہ محفوظ رہیں۔ اپنی یادداشت اور حافظے سے بعض کو مجمل طور پر اور بعض کو اشاروں میں تحریر کرتا ہوں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ محرم الحرام کے آخری دنوں میں منگل کے دن صبح سویرے فجر کے حلقے کے اوپر جنات کے ایک گروہ کی حاضری محسوس ہوئی۔ جی میں آیا کہ اگر یہ بیعت ہو جائیں تو بہتر ہوگا۔ لیکن پھر اس بات نے موافقت نہ کی یہاں تک کہ جمعہ شریف کی رات کو پانچ کھمٹے کے مسجد کی جنوبی احاطے میں ایسے واردات محسوس ہونے لگے۔ پہلی بار کی طرح پھر جنات کی کثرت اور بھیڑ ہوگی کہ اس آیت شریف کے مطابق کودوا یکونون علیہ لبداً۔ آپ پڑھتے پڑھتے تھے۔ اُن سب سے اس کلمہ پر کہ ربنا اللہ ربنا اللہ ہمارا رب اللہ ہے۔ ہمارا رب اللہ ہے بیعت لی۔ دوسری بات یہ کہ اس مذکورہ مسجد میں ظہر کے بعد اُوپر کے ذکر شدہ واقعہ سے قبل کہ میں نے پہلے پہلے اُن ہی دنوں حضرت صاحب کی خدمت میں رہنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ اس مولوی غلام رسول کو ہدایت فرمائی۔ کہ تمہارے دل کی کدورتوں کے ازالے کے لئے مجھے تین چیز بذریعہ الہام بتائی گئی ہیں۔ کہ فاسق اور دنیا دار لوگوں کی مدح اور تعریف کرنے سے جو سیاہی اور کدورت تمہارے دل میں پیدا ہوئی ہے اللہ کے صالح اور نیک لوگوں کی منقبت سے اور ناشائستہ لوگوں کی صحبت اور مجلسوں کی کدورتیں قرآن کریم کی تلاوت

٥٧

سے اور اپنے روحانی حلاوت کو بڑھانے کے لئے ہم سے محبت کرنا اور عقیدت وارادت رکھنا کافی ہے۔ دوسری بات یہ کہ پیر کے دن موضع کوگگہ علاقہ بونیر میں صبح سے تھوڑی دیر پہلے خواب میں جناب رسالت مآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عالم معمر شخص کی شکل وصورت میں جو کہ حضرت صاحب کا ہمنام تھا۔ ایک زاہد شخص جو کہ جبریل علیہ السلام تھا۔ اور وحیۃ الکلبی (ایک صحابی کا نام ہے) رضی اللہ عنہ کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور مجھے خوشی اور بشارت سے فرماتے ہیں۔ کہ تم ہمارے ساتھ آڑان کرو۔ اس سے میں کچھ نہ سمجھ سکا۔ میں نے معقول عذر کیا کہ آپ کی صحبت حاصل کرنے کے لئے یہی کام (اڑان) کروں۔ تاکہ حضور اولوالعزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن حلقے میں شامل ہو سکوں۔ ان ملمات میں جیسا کہ بکمال رحمت اور شفقت سے مجھ فقیر کے ہاتھ کو بوسہ دے رہے تھے چنانچہ تعجب ہوتا ہے۔ کہ

اگر بادشاہ بر در پیرزن
بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن
گر ایک عجوزہ کے گھر بادشاہ آجائے
تمہارے دل کو کیوں یہ مکر و غم ستا جائے

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جمعہ کے دن ننگی۔ کے مقام پر عظیم الشان واردات رونما ہوئے۔ جنکی روداد کی تشریح اور تفصیل بیان کرنے کی اجازت نہیں۔ مگر جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ

سخن را بہ نوک قلم بند کن
کہ از یاد مردم گریزد سخن

؎ قلم کی نوک سے کر بند بات میری جان
کہ بھاگتی ہے دماغوں سے ہر گھڑی ہزار

سبحان اللہ یہ کتنی بڑی اور گراں قدر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کسی کو اپنے فضل وکرم احسان وعنایت سے اپنے مقام عبودیت میں قبول فرمالے۔ اور اسی پیارے نام سے یاد فرمائے اور اس دل پذیر اور روح پرور خطاب سے مخاطب فرمائے۔ اس کے متعلق حضرت جی صاحب خوشی محسوس کرتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے۔ جس کو میں نے نظم کا لباس پہنایا ؎

ہما و جملہ یاران وفا کیش
مریدان سعادت مندی اندیش
دریں دنیا و در دار قیامت
گر ہرزند ایمان با سلامت
زجملہ مژدہ ہائے پر ز امید
کہ باشد فخر ثمرات جاوید
اشارت فہر بندایں بشارت
کہ از شادی نگنجد در عبادت
ہمیں بس کز جناب پاک حمدی
شنیدستم خطاب انت عبدی

ترجمہ

ہمیں سب دوستاں با وفا کو
مریداں با سعادت با صفا کو

یہاں سے لے کر تا دار قیامت
اگر لے جائیں ایمان با سلامت
ہے سب خوش خبریوں سے خوب وبہتر
کہ ہمیں شیریں میوے اس کے یکسر
عطا کردی اشارت میں بشارت
نہیں تحریر میں آتی مسرت
ہے بس کافی اشارت یہ جو کردی
سُنی جب سے خطاب انت عبدی

آج بتاریخ ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ھجری بروز بدھ مطابق ۲۸ فروری سنہ ۱۹۱۷ بمقام کوہاٹ بوقت نماز عصر اس رسالے مسمی بہ خوارق کو من مسمی صاحبزادہ عبدالحی نے اُس نسخہ سے نقل کیا۔ جس کو میرے والد محترم صاحب صاحبزادہ سید احمد صاحب مرحوم نے اپنے ہی دستخط سے ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۰۶ مطابق ۲۷ فروری ۱۸۸۹ کو مصنف صاحب کی اصل نسخہ سے نقل فرمایا تھا۔

فقط

ترجمہ از

فقیر حاجی عبدالرزاق کوثر لوند خوڑ ضلع مردان

٦٠

مولانا غلام رسول ـــــ قلعہ میہاں سنگھ

> فقہائے پاک وہند (جلد سوم، ناشر ادارہ ثقافت، اسلامیہ لاہور) کے مصنف نے مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ کے حالات کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے جس سے اہم اقتباسات قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

خطۂ پنجاب میں بے شمار علماء، محدثین اور صوفیاء و فقہاء پیدا ہوئے جن کی علمی مساعی اور فقہی کاوشوں سے لاتعداد لوگوں نے استفادہ کیا، ان اعاظم رجال میں ایک بزرگ مولانا غلام رسول تھے جو ضلع گوجرانوالہ کے ایک قصبے قلعہ میہاں سنگھ میں فروکش تھے، اعوان برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان کا خاندان کئی پشتوں سے علم وفضل اور تصوف وصالحیت میں مشہور تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے :۔ غلام رسول بن رحیم بخش بن نظام الدین بن بہاؤ الدین بن محمد اکرم بن حافظ عصمت اللہ بن عبداللہ بن سکندر بن نور محمد بن پیر محمد۔ یہ تمام بزرگ اپنے دور کے عالم، فاضل، صوفی اور دیندار لوگ تھے، وعظ ونصیحت اور تحقیقِ مسائل میں اس نواح کے باشندے انہی سے رجوع کرتے تھے اور اس اعتبار سے ان کو مراجع خلائق کی حیثیت حاصل تھی۔

مولانا غلام رسول کے دادا مولوی نظام الدین جو تدین وتقویٰ کی دولت سے مالامال تھے۔ فارسی کے بہت اچھے شاعر بھی تھے، وہ خادم تخلص کرتے تھے۔ ،

٦١

نظامی گنجوی کے تتبع میں انہوں نے فارسی مثنوی بھی لکھی تھی جو اُس عہد میں بہت مقبول ہوئی تھی۔

ولادت

یہ خاندان ضلع گجرات کے موضع سکندرپور میں سکونت پذیر تھا، وہاں کی سکونت ترک کرکے یہ لوگ ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں کوٹ بھوانیداس میں آبسے تھے، وہیں ۱۲۲۸ھ (۱۸۱۳) میں مولوی غلام رسول پیدا ہوئے، ان کی ولادت کے سلسلے میں دو واقعے قابلِ ذکر ہیں۔

ایک واقعہ یہ ہے کہ مولوی غلام رسول کے دادا مولوی نظام الدین خادم کے ایک دوست کا نام میاں محمد یوسف تھا جو ضلع گوجرانوالہ کے ایک مقام پیرکوٹ کے رہنے والے تھے، بہت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے، نجاری کا کام کرتے تھے کوٹ بھوانیداس سے پیرکوٹ تقریباً چار میل کے فاصلے پر ہے، میاں محمد یوسف کا یہ معمول تھا کہ وہ ایک دن چھوڑ کر ہر دوسرے دن مولوی نظام الدین سے ملنے کوٹ بھوانیداس آتے تھے، مولوی غلام رسول کے بڑے بھائی کا نام غلام محمد تھا، جو طبابت کرتے تھے اور دینی علوم سے بہرہ ور تھے۔ ان کی پیدائش کے بعد میاں محمد یوسف نے مولوی غلام رسول کے والد مولوی رحیم بخش سے کہا :

" آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا، اس کا نام غلام رسول رکھنا، یہ عالم باعمل صوفی باکمال، متبع سنتِ نبوی، مقتدائے انام اور ہادیٔ کتاب وسنت ہوگا۔ لوگ اس کے علم وعرفان اور مواعظ ونصائح سے استفادہ کریں گے "

دوسرا واقعہ جو لائقِ تذکرہ ہے۔ یہ ہے کہ غلام رسول کی ولادت سے پہلے ان کی ماں نے خواب دیکھا کہ چودھویں رات کا چاند ان کی جھولی میں آگرا ہے اور دور دور تک اس کی روشنی پھیل گئی ہے اور چاند مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔

معبروں سے خواب کی تعبیر پوچھی گئی تو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ انھیں ایک ایسا بیٹا عطا فرمائے گا جو صاحب ورع و تقویٰ ہوگا، اور بہت سے لوگ اس سے مستفید ہوں گے[1]

عالم طفولیت

غلام رسول ابھی عالم طفولیت ہی میں تھے کہ ان کے عمل و حرکت سے ایسے آثار نمایاں ہونے لگے جو زہد و اتقا کے سلسلے میں ان کے تابناک مستقبل کی نشاندہی کرتے تھے۔ مثلاً وہ عام بچوں کی طرح کھیل کود کے عادی نہ تھے، اپنے ہم عمر بچوں کو شرارتوں سے روکتے اور گالی گلوچ سے منع کرتے تھے، مزاج میں نرمی اور انکسار کا غلبہ تھا۔ بڑوں کا احترام بجا لاتے، اور آگے بڑھ کر ان کو سلام کرتے، والدہ نماز میں مشغول ہوتیں تو خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ جاتے، قرآن مجید پڑھا جاتا تو چپ چاپ بیٹھے سنتے رہتے، ان اوصاف کی وجہ سے وہ بچپن ہی سے "متقی" مشہور ہو گئے تھے، گاؤں کے مسلمان اور ہندو ان کی تعریف کرتے، اور ان کے والد مولوی رحیم بخش سے کہا کرتے تھے کہ آپ کا بیٹا بڑا سعادتمند ہے اور اس کی عادات و اطوار اولیاء اللہ سے ملتی ہیں، اس بچے سے لوگوں کی عقیدت کا یہ حال تھا کہ کوئی بیمار ہو جاتا تو اس سے پانی دم کراتے اور بیمار پر چھڑک دیتے، بعض لوگ مریضوں پر دم کرانے کے لئے اس کو اپنے گھر لے جاتے، اور مریض اس کے دم سے واقعی اچھا بھلا ہو جاتا، کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی تو اس بچے سے دعا کرائی جاتی اور چیز کہیں نہ کہیں سے مل جاتی[2]

---

[1] سوانح حیات مولوی غلام رسول، ص ۲۳

[2] ایضاً ص ۲۳، ۲۴

تعلیم و تربیت

پانچ برس کے ہوئے تو اس زمانے کے دستور کے مطابق قرآن مجید پڑھنے کے لئے ان کو مسجد میں لے جا کر معلم کے سپرد کیا گیا کہ والدین اور معلم کو نہایت پریشانی ہوئی کہ پڑھنے لکھنے کی صلاحیت سے یکسر عاری اور حفظ و ذکاوت کی نعمت سے ذہن بالکل خالی، بڑی مشکل سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا، والد انتہائی متفکر کہ جو لڑکا بچپن ہی میں نیک اور پرہیزگار مشہور ہے اور لوگ جسے "متقی" کہتے ہیں، وہ پڑھنے لکھنے کے اوصاف سے تہی دامن ہے، توقع کچھ اور تھی ظہور میں کچھ اور ہی آرہا ہے، اسی طرح کئی سال گذر گئے —— ایک دن خود غلام رسول نے خواب دیکھا کہ وہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حویلی میں اذان دے رہے ہیں، اور اذان کی آواز سن کر ہجوم در ہجوم ان کی طرف آرہے ہیں۔ صبح ہوئی تو خواب اپنے دادا حافظ نظام الدین خادم کو سنایا، انہوں نے تعبیر دی کہ بہت سے لوگ تیرے ہاتھ پر مسلمان ہوں گے، اس واقعہ سے چند روز بعد حافظ نظام الدین کو اسہال کا عارضہ لاحق ہو گیا، ایام مرض میں غلام رسول نے ان کی بہت خدمت کی، اور حافظ صاحب نے اپنے اس پوتے کو بہت دعائیں دیں۔

اسی اثنا میں ایک بزرگ حضرت کاکا شاہ (جو موضع گڈکور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے) کوٹ بھوانیداس میں حافظ نظام الدین سے ملاقات کے لئے تشریف لائے، وہ حافظ صاحب سے قلبی تعلق رکھتے تھے، حافظ صاحب نے ان کو بتایا کہ غلام رسول نے میری بے انتہا خدمت کی ہے، میں نے اس کے لئے بارگاہِ خداوندی میں فیض رسانی کی دعا کی ہے، اب میرا وقت رحلت قریب ہے، میرے بعد اس کی روحانی تربیت اور ظاہری پرورش کا اہتمام آپ

کے ذمے ہے، جب تک آپ زندہ ہیں، اس کا خیال رکھیں ایسا نہ ہو کہ یہ لڑکا ضائع ہو جائے ــــ شاہ صاحب نے اس ذمہ داری کو نبھانے کا عہد کیا، اور فی امان اللہ کہہ کر تشریف لے گئے، اس سے دوسرے دن حافظ نظام الدین وفات پا گئے۔

چند روز بعد حضرت کاکا شاہ پھر کوٹ بھوانیداس آئے، اور غلام رسول سے ملے، گلے لگایا اور کچھ پڑھنے کی تلقین فرمائی، حافظ صاحب کی قبر پر جانے کے لئے بھی کہا، دوسرے دن پوچھا جو کچھ میں نے بتایا تھا وہ پڑھا، عرض کی "حضرت! میں تو وہ الفاظ بھول گیا ہوں"۔ شاہ صاحب نے ہنس کر فرمایا "حافظہ ندارد" پھر انہیں اپنے پاس بلا کر فرمایا "تم میرے دوست کے پوتے ہو اور تمہارے بارے میں انہوں نے مجھے خاص طور سے وصیت کی ہے"۔ ــــ یہ کہہ کر غلام رسول کے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "ہر روز ورد کرو "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ عِلْمِيْ وَعَمَلِيْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا" ــــ اس وقت غلام رسول کی عمر ۱۲ برس کی تھی[1]

یہاں یہ یاد رہے کہ اس زمانے میں کوٹ بھوانیداس میں متعدد اہل علم وارباب تصوف سکونت پذیر تھے اور مولوی نظام الدین کی وجہ سے بہت سے صلحاء واتقیاء کی وہاں آمد و رفت تھی۔ اسی بنا پر مشہور تھا:

کوٹ بھوانیداس دا بغداد اے پنجاب دا

بہر حال کچھ دن کاکا شاہ صاحب کوٹ بھوانیداس میں مقیم رہے، جانے لگے، تو غلام رسول دور تک اُن کے ساتھ گئے، رخصت ہوتے وقت فرمایا:

[1] سوانح حیات مولوی غلام رسول ص ۲۵ تا ۲۷

"بیٹے میں جب بھی تمہیں بلاؤں مجھے ضرور ملنا۔ جس طرح بھی ہو سکے، کتابیں پڑھو لیکن زیادہ محنت کرنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالٰی خود تمہاری حفاظت کرے گا، وہی تمہیں کتابیں اور ان کے مضامین حفظ کرائے گا۔ محنت ومشقت جس قدر ہو سکے یاد خدا میں کرو"۔ اس کے بعد دعا کی اور تشریف لے گئے[1]

مولانا غلام رسول فرماتے ہیں جس دن شاہ صاحب نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر مجھے دعا کی تلقین کی تھی، اس دن کے بعد میری یہ کیفیت ہو گئی، کہ اگر میں نے کسی کتاب کے سو صفحات کا بھی مطالعہ کیا ہے تو کتاب کے الفاظ اگر تمام و کمال یاد نہیں رہے تو مطالب ضرور ذہن میں محفوظ ہو گئے[2]

اب اللہ نے حصول علم کے لئے ان کا سینہ کھول دیا اور وہ باقاعدہ طلب علم کی راہوں پر گامزن ہو گئے، اس کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی اور وظائف و اوراد کو بھی اپنا معمول ٹھہرا لیا۔ یعنی علم ظاہری اور علم باطنی دونوں کے لئے کمر ہمت باندھ لی، اور اللہ نے دونوں میں حصہ وافر عطا فرمایا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

حضرت کاکا شاہ صاحب کے تشریف لے جانے سے چند روز بعد غلام رسول گاؤں سے چلے اور لاہور آ گئے۔ وہاں بازار حکیماں کی لال مسجد میں موضع بگہ[3] کے مولانا غلام محی الدین بگوی کا سلسلہ درس جاری تھا، اس

[1] سوانح حیات مولوی غلام رسول ص ۲۹

[2] ایضاً ص ۲۹

[3] بگہ، ضلع سرگودھا میں بھیرہ کے قریب ایک مشہور جگہ ہے جسے کسی زمانے میں علم وعلماء (باقی اگلے صفحہ پر)

میں شریک ہو گئے، اور باقاعدہ حصولِ علم کا آغاز کیا۔ دو مہینے بعد خواب میں حضرت کاکا شاہ کو دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں "تم مجھے ضرور ملو!" صبح اٹھتے تو مولانا غلام محی الدین بگوی سے اجازت لی، اور موضع گڈگور پہنچے، شاہ صاحب انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے، کچھ نصیحتیں کیں، وظائف بتائے، اتباعِ سنت پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی، صحابہ کرام کا عملی نمونہ بننے کا درس دیا، اور حصولِ علم کی تاکید کی۔

مولانا غلام رسول فرماتے ہیں، شاہ صاحب کی ان باتوں سے میں نہایت متاثر ہوا، ان کی ہر بات دل میں اترتی اور ذہن میں پیوست ہو جاتی تھی — ان کے دلنشین وعظ اور اثر میں ڈوبے ہوئے سلوب کلام کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام مدارج محبت کا مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس قرار پاگئی اور قلب کی گہرائیوں میں ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ اتباعِ رسول اور پیروی سنت کے لئے

کے مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ مولانا غلام محی الدین بہیں کے رہنے والے تھے، اور اپنے عہد کے نامور عالم اور فقیہ تھے۔ ۲ محرم ۱۲۱۰ھ (۱۷۹۵ء) کو بگہ میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید حفظ کرنے اور ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے بھائی مولانا احمد الدین بگوی کے ساتھ دہلی گئے، مولانا شاہ محمد اسحٰق دہلوی سے حدیث پڑھی، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے سند حدیث حاصل کی اور شاہ غلام علی مجددی کے حلقۂ بیعت میں داخل ہوئے۔ ۱۲۳۱ھ کو وطن واپس آئے۔ والد صاحب حافظ نور حیات، وفات پا چکے تھے، ان کی مسند درس کو رونق بخشی۔ فقیر عزیز الدین کی درخواست پر لاہور آئے اور بیس برس تک بازار حکیماں کی لال مسجد میں درس حدیث دیتے رہے بے شمار علماء و طلباء نے ان سے استفادہ و استفاضہ کیا۔ بعد ازاں اپنے وطن بگہ چلے آئے۔ ۳۰ شوال ۱۲۷۳ھ کو وفات پائی۔

جب جان بھی چلی جائے۔ اور میرے جسم کے پرزے پرزے اڑا دیئے جائیں تو بھی مجھے کوئی پروا نہ ہوگی۔ اور میں اس نعمت عظمیٰ کو کسی صورت میں بھی ہاتھ سے نہ جانے دوں گا۔ اس دن سے مجھے ایسے محسوس ہونے لگا کہ میں آنحضرت کی ذات ستودہ صفات کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں۔ اگر مجھ سے خلاف سنت کوئی کام ہونے لگتا تو ایسے معلوم ہوتا کہ خود آنحضرت اس سے منع فرما رہے ہیں میں ہر وقت نشۂ محبت رسول میں سرشار رہتا تھا۔ [1]

شاہ صاحب سے اجازت لے کر مولانا غلام رسول واپس آنے لگے۔ تو فرمایا "غلام رسول! میری زندگی میں مجھ سے ملتے رہنا۔ شاید تم میری باقیات صالحات میں سے ہو اور ممکن ہے یہی بات میرے لئے ذریعہ نجات بن جائے۔ دیکھو علم حاصل کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کرنا۔

اس واقعہ پر کچھ عرصہ گزرا تھا، کہ مولانا غلام محی الدین لاہور سے اپنے وطن بگہ تشریف لے گئے۔ اور ان کی جگہ ایک اور عالم کو مدرس مقرر کر لیا گیا۔ جو علم میں تو بلاشبہ کامل تھے۔ مگر عمل میں ان کا درجہ کم تھا۔ مولانا غلام رسول نے ان سے علم نحو کی کتابیں ہدایت النحو اور کافیہ پڑھیں۔ اسی اثنا میں ایک رات مولانا غلام رسول نے خواب دیکھا کہ حضرت کاکا شاہ صاحب نے ان سے ملاقات کے لئے فرمایا ہے مولانا نے استاد سے وہاں جانے کی اجازت طلب کی۔ لیکن استاد نے اجازت نہ دی۔ دوسری رات پھر وہی خواب دیکھا۔ استاد نے اب بھی اجازت دینے سے انکار کیا۔ تیسری رات خواب دیکھا کہ شاہ صاحب فرما رہے ہیں۔ [illegible] تم سے آخری ملاقات ہے۔ تم لاہور سے بگہ چلے جاؤ [illegible]

[1] سوانح حیات مولوی غلام رسول ص ۲

استفادہ کرو، تمہارے موجودہ استاد دین دار نہیں ہیں۔" اب مولانا غلام رسول نے کتابیں اٹھالیں اور استاد سے اجازت لئے بغیر لاہور سے روانہ ہوئے، اور حضرت کاکا شاہ صاحب کے گاؤں گنڈ گوڑ پہنچے۔ لیکن ان کے وہاں پہنچنے سے قبل شاہ صاحب وفات پا چکے تھے۔ ان کی قبر پر گئے، نماز جنازہ پڑھی۔ پھر اپنے گاؤں واپس آ گئے۔ بیٹے کو دیکھ کر ان کے والد رحیم بخش بہت خوش ہوئے، اور فرمایا "اچھا ہوا تم آ گئے اور مجھ سے ملاقات ہو گئی۔" دوسرے دن مولوی رحیم بخش نماز عصر ادا کر رہے تھے کہ چوتھی رکعت کے سجدے میں جان جان آفریں کو دے دی۔ سعادت مند بیٹے نے پدر بزرگوار کو غسل دیا اور کفن دفن کا انتظام کیا۔ چند روز وہاں مقیم رہے پھر بگہ تشریف لے گئے۔ وہاں غلام محی الدین بگوی کے برادر صغیر مولانا احمد الدین بگوی کا سلسلۂ درس جاری تھا۔ اس میں شامل ہو گئے۔ اور پھر تمام درسی کتابوں کی تکمیل انہی سے کی۔[1]

---

[1] مولانا حافظ احمد الدین بگوی ۱۲۱۰ھ میں موضع بگہ (ضلع سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ علم بیان و معانی میں مطول اور فقہ میں شرح وقایہ تک کتابیں اپنے بڑے بھائی مولانا غلام محی الدین بگوی سے پڑھیں اور بعد ازاں انہی کی معیت میں مزید حصول علم کے لئے دہلی گئے۔ اور حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی سے استفادہ کیا۔ چودہ سال وہاں قیام فرما رہے اور علوم قرآن، حدیث و فقہ اور دیگر علوم مروجہ کی تکمیل حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب سے سند و اجازہ کا شرف حاصل کیا، اور واپس وطن آ کر مسند تدریس آراستہ کی۔ بے شمار لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ اور اپنے علاقے میں تبلیغ اسلام اور اشاعت علم کا مؤثر ترین ذریعہ بنے۔ حضرت ممدوح بہت متقی اور منکسر المزاج عالم دین تھے۔ کئی کتابوں کے مصنف اور عربی کے اچھے شاعر تھے۔ پنجاب کے اس نامور عالم و فقیہ نے ۳ شوال ۱۲۸۶ھ کو وفات پائی (تفصیل دیکھئے فقہائے پاک و ہند تیرھویں صدی ہجری جلد اول ص ۔۔۔)

قلعہ میہاں سنگھ میں سکونت

موضع بگہ کے مولانا احمد الدین بگوی سے تحصیل علم کے بعد مولانا غلام رسول واپس اپنے گاؤں کوٹ بھوانیداس آ گئے۔ (اس سے قبل سردار میہاں سنگھ (جس کے نام سے قلعہ میہاں سنگھ کا قصبہ موسوم ہے) مولانا غلام رسول کے والد مولوی رحیم بخش سے علم حاصل کرتا رہا تھا۔ وہ مولانا کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد کو قلعہ میہاں سنگھ لے آیا تھا، اور ان کے علم و فضل اور تدین اور تقویٰ سے بہت متاثر تھا۔ بڑے بھائی کے ساتھ مولانا غلام رسول بھی یہیں آ گئے۔ اور پھر اسی قصبے میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یہاں انہوں نے تعلیم و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا اور خطابت اور امامت کی ذمہ داریاں بھی سنبھال لیں۔ یہاں آنے کے بعد ان کے علم و عرفان کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی۔ اور لوگ وسیع تعداد میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے جو اُن سے علم بھی حاصل کرتے تھے۔ اور تصوف و سلوک کا درس بھی لیتے تھے۔ بلاشبہ وہ اپنے دور کے جید عالم، صاحب اتقا صوفی و سالک اور عارف باللہ تھے۔

اخوند صاحب سوات سے ملاقات

مولانا غلام رسول پر اب یہ کیفیت طاری تھی۔ کہ ہر آن محبت الٰہی میں سرشار اور توحید میں سرمست رہتے۔ جس طرف کسی میکدۂ معرفت کا پتہ چلتا، اسی طرف دوڑ پڑتے۔ اس راہ کی مشکلات کو عبور کرنے میں وہ انتہائی خوشی محسوس کرتے اور مجاہدہ و ریاضت کی کٹھن منزلوں سے گزرنا ان کے لئے باعث مسرت ہوتا۔ انہیں معلوم ہوا کہ سوات میں ایک بزرگ کامل اخوند صاحب فروکش ہیں، بہت سے جویان حق ان کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔ مولانا غلام رسول وہاں پہنچے اور اخوند صاحب سے ملے۔ مولانا فرماتے ہیں، اخوند صاحب عابد و

زاہد و متقی بزرگ ہیں۔

وہاں انہیں اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا۔ صرف دو دن اُن کے ہاں ٹھہرے اور واپس چلے گئے۔ [1]

سید امیر صاحب کی خدمت میں

واپسی پر علاقہ ہزارہ کے ایک مقام تربیلہ میں آئے تو ان کی ملاقات وہاں کے ایک ارباب (یعنی رئیس یا نمبردار) سے ہوئی۔ ارباب صاحب نے ان کو اپنا مہمان ٹھہرایا۔ گفتگو شروع ہوئی تو انہوں نے مولانا غلام رسول سے اس تکلیف دہ اور طویل و عریض سفر کا سبب دریافت کیا۔ مولانا نے جب تفصیل بیان کی تو ارباب صاحب نے ان کو سید امیر صاحب ساکن کوٹھا کا پتہ دیا، اور یہ بھی بتایا کہ وہ خود بھی سید امیر صاحب کے مرید اور عقیدت مند ہیں۔ اور کہا کہ وہ عبادت و زہد میں یکتا ہیں۔ علم و فضل کے زیور سے بھی آراستہ ہیں اور عامل کتاب و سنت بھی ہیں۔ ارباب صاحب نے سید امیر صاحب کی بہت تعریف کی۔ حضرت سید امیر صاحب کے بارے میں ارباب صاحب کی باتوں سے وہ اس درجے متاثر ہوئے کہ بڑی مشکل سے وہاں ایک رات گزاری۔ فجر کی نماز پڑھی اور عازم کوٹھا ہوگئے۔ سید امیر صاحب سے ملاقات ہوئی تو خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ سلسلہ بیعت سے متعلق پوچھا تو سید امیر صاحب نے بتایا "میں بیعت شدہ سید صاحب بریلوی مرشد مولوی اسماعیل صاحب شہید کا ہوں" [2] سید امیر صاحب کو حضرت سید احمد بریلوی سے فیض حاصل تھا۔ اور

---

[1] سوانح حیات مولوی غلام رسول ص ۳۰

[2] سوانح حیات مولوی غلام رسول ص ۳۹

بلاشبہ وہ بہت متقی اور پرہیزگار عالم تھے [1]

مولانا غلام رسول کو سید امیر صاحب نے سینے سے لگایا۔ اور فرمایا تم روحانی اعتبار سے تعجب انگیز استعداد کے حامل ہو۔ تیری خوشی کی بھی کوئی انتہا نہیں اور میری خوشی کا بھی کوئی حساب نہیں۔ مجھے آج تک تیرے جیسا مشتاق سنت نہیں ملا۔ الحمدللہ کہ اس نے تمہیں بدعتیوں اور بے راہ رو لوگوں سے بچا لیا ہے [2]

---

[1] اخوند سید امیر صاحب نے "ملا صاحب کوٹھا" کے نام سے شہرت پائی کوٹھا تحصیل صوابی ضلع مردان کا ایک مشہور مقام ہے سید امیر صاحب یہیں کے رہنے والے تھے۔ اور سید احمد صاحب بریلوی کے مخلص ارادت مند تھے۔ بیعت اقامت شریعت کے بعد سید احمد بریلوی نے انہیں کوٹھا کا قاضی مقرر کر دیا تھا۔ حالانکہ ان کے ہم باقاعدہ قضا ما جاری ہوا۔ سید صاحب سے تعلق ارادت کی بنا پر کوٹھا صاحب گوناگوں مصائب و آلام کا ہدف بنے۔ ایک موقع پر انہیں "وہابیت" سے متہم کیا گیا۔ اور اُن کی زندگی خطرے میں پڑ گئی۔ لیکن وہ اپنے موقف و مسلک پر قائم رہے۔ اکابر ہند میں سے دو بزرگوں کو ملا صاحب کوٹھا سے خاص تعلق پیدا ہوا ایک مولانا غلام رسول قلعہ میہان سنگھ کو اور دوسرے مولانا سید عبداللہ غزنوی کو حضرت جی صاحب کوٹھا کے حقیقی بھانجے صاحبزادہ عبدالرؤف کو خانہ داماد بنا لیا تھا۔ وہ بھی اجل عالم تھے۔ عالم جوانی میں انہیں شہید کر دیا گیا تھا۔ ان کے صاحبزادے (یعنی ملا کوٹھا صاحب کے نواسے) صاحبزادہ نواب سردار عبدالقیوم خان تھے۔ جو اس ملک کی سیاست میں خاصے نامور ہوئے۔ اور تعلیمی خدمات کی اعتبار سے وہ صوبہ سرحد کے سرسید کہلائے۔

[2] حیات مولوی غلام رسول ص ۴۰

مولانا چند روز سید امیر صاحب کی خدمت میں رہے۔ اور پھر واپس قلعہ میہاں سنگھ آگئے۔ اب ان کی دنیا بالکل بدل چکی تھی یاد الٰہی اور اتباع سنت ان کا اصل مشغلہ قرار پاگیا تھا۔ جو طالب علم ان سے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ انہیں بھی جواب دے دیا۔ قلب پر خوف خدا نے غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ اور زبان اس کے ذکر سے تر رہتی تھی۔

خواجہ سلیمان تونسوی سے ملاقات

اس زمانے میں خواجہ سلیمان تونسوی کے تصوف و ریاضت کا بہت شہرہ تھا۔ مولانا غلام رسول کے دل میں ان سے ملاقات کی خواہش نے کروٹ لی۔ اور عازم تونسہ ہوئے۔ تونسہ سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں میں پہنچے تو سورج غروب ہو گیا اور وہیں رہ پڑے اس گاؤں کی مسجد کے امام صاحب نیکی و تدین کے اوصاف سے متصف تھے اور حدیث و فقہ اور دیگر علوم متداولہ میں درک رکھتے تھے وہ نہایت تکریم سے پیش آئے۔ اور مولانا کو کھانا کھلایا۔ اثناء گفتگو میں جب انہیں پتہ چلا کہ مولانا علم و فضل کی دولت سے بہرہ ور ہیں۔ تو ان سے بعض مشکل علمی مسائل دریافت کیے۔ مولانا نے جو جواب دیا۔ اس سے وہ متاثر ہوئے اور تسکین خاطر ہوئی۔ پھر پوچھا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

فرمایا "خواجہ سلیمان کے پاس تونسے جا رہا ہوں"

بولے "وہاں تو بدعات کا زور ہے۔ آپ کا وہاں جانا مناسب نہیں بہتر یہی ہے کہ آپ وہاں نہ جائیں"

لیکن مولانا نہیں مانے اور وہاں جانے پر مصر رہے اب امام صاحب نے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے اور اللہ سے دعا مانگی کہ:

"اے اللہ! اگر میں اپنے عقیدے میں سچا ہوں اور وہ شخص ایسا ہی ہے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو مولوی غلام رسول کو اس کی ملاقات کا موقع نہ دے"

مولانا غلام رسول جب تونسہ پہنچے تو خواجہ سلیمان صاحب وہاں موجود نہ تھے۔ اور وہاں سے بہت دور کہیں دورے پر تشریف لے گئے تھے۔

مولانا پھر اسی گاؤں میں اسی امام صاحب کے پاس آ گئے۔ اور خواجہ صاحب سے ملاقات نہ ہونے کی اطلاع دی۔ امام صاحب یہ سن کر خوش ہوئے۔

اس سے کئی مہینے بعد پھر تونسہ گئے۔ اور خواجہ صاحب سے ملاقات ہوئی مولانا نے ان کو فارسی نظم میں ایک طویل خط لکھ کر پیش کیا۔ یہ خط نہایت عمدہ ہے۔ اس میں بہترین الفاظ و دلنشین اسلوب کلام میں نصیحتیں کی گئی ہیں اور دنیا کی ناپائیداری کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس خط سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مولانا فارسی کے بہت اچھے شاعر تھے۔

مولانا فرماتے ہیں یہ خط پڑھکر خواجہ سلیمان صاحب خوش ہوئے۔ لیکن میری اور ان کی نسبت نہ ملی۔ کیونکہ خواجہ صاحب کی حالت موافق سنت کم تھی مولانا ان کے بعض وظائف سے بھی اتفاق نہ کرتے تھے اور تصور شیخ کو بھی صحیح نہ سمجھتے تھے۔ فرماتے ہیں "میں ایسی باتوں کا سخت مخالف تھا"

مولانا غلام رسول خواجہ صاحب کے بارے میں یہ بھی فرماتے ہیں۔

"مجھ پر آپ نے بڑی مہربانی کی۔ اپنے مجربہ تعویذ اور وظائف سکھائے، اور بلا بیعت کئے مجھے اپنا خلیفہ ہونے کا لقب عطا فرمایا۔ چند روز مجھے وہاں ٹھہرایا۔ مجھ پر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ اب تم کو مرید ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم خود لوگوں کو اپنا مرید بناؤ۔ بعد رخصت میں لوٹ آیا" خزینۃ معرفت

ایک مجذوب سے ملاقات

تولسہ سے مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ آئے۔ اور وہاں سے فتح گڑھ چوڑیاں (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) گئے۔ ان کی شادی فتح گڑھ چوڑیاں میں ہوئی تھی۔ یہاں کے لوگوں نے انہیں بتایا کہ علاقہ تخت ہزارہ میں ایک گاؤں کا نام "بنجے" ہے۔ وہاں ایک بزرگ رہتے ہیں۔ جو حافظ القرآن اور باکمال ولی ہیں۔ فتح گڑھ چوڑیاں کے سب لوگ ان حافظ صاحب کے مرید تھے۔ مولانا غلام رسول وہاں سے موضع بنجے پہنچے۔ یہ سفر انہوں نے پیدل طے کیا۔ اور حافظ صاحب سے ملاقات کی۔ کئی دن حافظ صاحب کے ہاں مقیم رہے۔ حافظ صاحب نے ان سے فرمایا:

"میرے پاس براہ راست آپ کا کوئی حصہ نہیں۔ مگر ایک مجذوب کے طفیل میرے فیض کا کچھ حصہ آپ کو ملے گا۔"

حافظ صاحب نے اس مجذوب کے نام ایک خط لکھ کر مولانا کو دیا۔ اور فرمایا اس کا نام نامدار قوم کا مارتھ ہے اور ضلع گڑھی اعواناں میں ملک رحمت خاں کے گھر میں رہتا ہے۔ بُرا بھلا کہے گا۔ آپ بُرا نہ مانیے۔ میرا یہ خط ان کو دے دیں اور میری طرف سے السلام علیکم کہہ دینا۔"

مولانا غلام رسول حافظ صاحب سے اجازت لے کر موضع اعواناں گئے۔ ان کے ساتھ ایک کشمیری طالب علم تھا۔ جو ان سے علم معانی و بیان کی کتاب "مطول" پڑھتا تھا۔ اس گاؤں میں جا کر مجذوب کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ گاؤں سے باہر گئے ہیں۔ اور جنگل میں بیمار گدھوں کو چرا

ل یہ تمام تفصیلات سوانح حیات مولوی غلام میں درج ہیں۔ (دیکھیے صفحہ ۴۰ تا ۴۴)

رہے ہیں۔ ل

مولانا اپنے کشمیری شاگرد کے ساتھ جنگل میں پہنچے اور مجذوب کے قریب گئے۔ تو وہ مولانا سے مخاطب ہوا۔ یہ تیرا ساتھی شخص نسب کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ اس کو میرے پاس نہ لاؤ دور چھوڑ کر میرے پاس آ جاؤ۔ اس طالب علم کے بارے میں مجذوب نے کئی قسم کی باتیں کیں۔ مولانا طالب علم کو چھوڑ کر مجذوب کے پاس پہنچے۔ تو حافظ صاحب کا خط پیش کیا۔ اور ان کا سلام پہنچایا اس نے اپنی گودڑی بچھائی۔ مولانا کو احترام کے ساتھ اس پر بٹھایا اور بہت عزت سے پیش آیا۔

مولانا کہتے ہیں اس دن سے میرا شوق ریاضت و مجاہدہ روز بروز ترقی کرتا گیا۔ میری شہرت دور دور تک پہنچ گئی اور کثرت سے لوگ میرے پاس آنے لگے۔ لیکن مجھے حضرت سید امیر صاحب کوٹھا والے کا شوق ملاقات آرام نہیں لینے دیتا تھا۔ ان کی محبت نہایت دلکش و دلآویز تھی اور اس کا کچھ اور ہی رنگ تھا

دوبارہ عزم کوٹھا

گڑھی اعواناں کے مجذوب سے ملاقات کے بعد مولانا اپنے گاؤں قلعہ میاں سنگھ آئے اور اہل خانہ سے سید امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے

لے اس مجذوب کی یہ عادت تھی کہ لوگ اپنے گدھوں سے سخت محنت کا کام لے کر بیکار اور کمزور کر کے چھوڑ دیتے تو اس قسم کے تمام گدھوں کو اکٹھا کر کے جنگل میں لے جاتے۔ اور محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے ان کو چرایا کرتے۔ جب یہ گدھے تندرست اور کام کے لائق ہو جاتے تو مالک ان کو اپنے گھروں میں لے جاتے اور دوسرے بے کار و عاجز گدھوں کو چھوڑ جاتے پھر یہ مجذوب ان گدھوں کو چرانا شروع کر دیتے۔ دن بھر وہ یہی کام کرتے رہتے۔ (سوانح حیات مولوی غلام رسول ص ۴۵)

٧٦

کا عزم ظاہر کیا اور تیاری شروع کر دی۔ ان کے اعزہ و اقارب ان کے اس کثرت سے مختلف مقامات میں جانے پر تعجب و حیرت کا اظہار کرتے اور کہتے کہ "یہ مجنون ہو گیا ہے یا اس کے پاؤں کو چکر آ گیا ہے۔ یہ آسیب زدہ ہے، یہ شخص آب حیات کی تلاش میں ہے۔" مولانا فرماتے ہیں۔ اس قسم کے طعن و ملامت سے میرے شوق میں مزید اضافہ ہوتا اور میری آتش اشتیاق اور بھڑکتی۔ بہر حال وہ اپنے گاؤں سے روانہ ہوئے، اور سید امیر صاحب کی خدمت میں دوبارہ کوٹھا پہنچے۔

مولانا عبداللہ غزنوی سے ملاقات

کوٹھا گئے ابھی دو دن ہی ہوئے تھے کہ حسن اتفاق سے مولانا عبداللہ غزنوی بھی وہاں پہنچ گئے۔ اور مولانا غلام رسول اور مولانا عبداللہ کی پہلی ملاقات یہیں ہوئی جس نے آگے چل کر مضبوط روحانی تعلقات و روابط کی شکل اختیار کر لی۔ ان دونوں بزرگوں کے درمیان اس قدر محبت کا رشتہ استوار ہو گیا تھا کہ حضرت سید امیر صاحب اسے دیکھ کر انتہائی خوش ہوتے اور فرماتے کہ تم دونوں کے درمیان مجھے عجیب طرح کا نورا فرحت گردش کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور تمہیں دیکھ کر مجھے بہت مسرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں کی نسبت میں ترقی دے۔[1]

مولانا غلام رسول کا کوٹھے کا یہ دوسرا چکر تھا۔ وہ اس سے قبل جب پہلی مرتبہ یہاں آئے تھے، تو حضرت سید امیر صاحب کے حلقۂ بیعت میں داخل ہو گئے تھے۔ مولانا عبداللہ غزنوی پہلی دفعہ تشریف لائے تھے وہ بھی سید صاحب

[1] سوانح مولوی غلام رسول ص ۲۸ — مولانا عبداللہ غزنوی کے حالات کے لئے دیکھئے "فقہائے ہند تیرھویں صدی" جلد دوم ص ۱۴۸ تا ۲۱۹۔

٧٧

سے بیعت ہوئے اور ان کی بیعت کا مقصد محض سید امیر صاحب کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونا تھا، ورنہ ان کو بیعت کی ضرورت نہ تھی۔

کوٹھا سے روانگی اور ایک مجذوب سے ملاقات

مولانا غلام رسول اور مولانا عبداللہ غزنوی چند روز کوٹھا میں مقیم رہے۔ اس اثنا میں دونوں کے درمیان گہرے قلبی اور روحانی روابط پیدا ہو چکے تھے۔ دونوں کوٹھا سے قلعہ میہاں سنگھ کو روانہ ہوئے جب گجرات کے قریب پہنچے تو مولانا عبداللہ غزنوی ایک مقام پر رک گئے اور فرمایا مجھے یہاں ایک ایسے مجذوب کی خوشبو آ رہی ہے جو ملاقات کے قابل ہے۔

یہاں یہ واقعہ لائق تذکرہ ہے کہ کوٹھا سے روانگی کے بعد دوران سفر میں دونوں بزرگوں نے کتب حدیث پڑھنے کا ارادہ کر لیا تھا اور یہ بات بھی دونوں میں طے پا چکی تھی کہ دہلی جا کر حدیث کی تعلیم حاصل کی جائے گی۔ اسی خیال کو دل میں لیے ہوئے مجذوب کی طرف روانہ ہوئے۔ اس مجذوب کا نام جنگو شاہ تھا۔ اس سے حضرات یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ حدیث کہاں جا کر پڑھی جائے۔

جب مجذوب کی طرف روانہ ہوئے تو اس نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا دیکھو! "دو ایسے شخص آ رہے ہیں جو عمل و اخلاق کے اعتبار سے محمدی نمونہ ہیں ان کے آنے سے پہلے جلدی سے ٹھیکرا ہٹا دو اور ان کے لئے فرش بچھا دو۔"

جب یہ اس مجذوب کے قریب آئے تو اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کا استقبال کیا، اور احترام سے اپنے پاس بٹھایا۔ پھر دہلی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

جنت اس طرف ہے" اس کے ارد گرد بیٹھے لوگ حیران تھے کہ یہ مجذوب کبھی کسی سے مخاطب نہیں ہوا، مگر آج ان بزرگوں سے باتیں کر رہا ہے مولانا عبداللہ غزنوی اور مولانا غلام رسول مجذوب کی مجلس سے اٹھ کر واپس آنے لگے تو اس نے کہا "دو لباس دیکھ کر نہ مجھول جانا، وہ شخص مسکین صورت ہے اور اس کا نام سید نذیر حسین ہے اس سے پڑھنا۔"

وہاں سے چل کر یہ بزرگ قلعہ میہاں سنگھ پہنچے۔ مولانا عبداللہ غزنوی نے فرمایا مجھے اللہ کی طرف سے القا ہوا ہے کہ میں چند مہینوں کے بعد حدیث پڑھنے دہلی جاؤں۔

مولانا غلام رسول کو سید امیر صاحب نے فی الحال لاہور جاکر قیام پذیر ہونے اور وہاں وعظ وارشاد کا سلسلہ جاری کرنے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ دونوں قلعہ میہاں سنگھ سے لاہور آگئے چند روز وہاں قیام کیا پھر امرتسر چلے گئے اور وہاں باغ والی مسجد میں حافظ محمد صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ حافظ صاحب نے مولانا عبداللہ غزنوی کے حلقۂ بیعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔

لاہور میں قیام اور سلسلۂ وعظ وارشاد

مولانا غلام رسول کچھ دن امرتسر رہے اور پھر لاہور آگئے۔ لاہور میں انہوں نے مسجد چینیاں والی میں قیام کیا اور وعظ وارشاد میں مشغول ہو گئے۔ ان کا وعظ نہایت عمدہ اور موثر ہوتا تھا۔ ہر بات سامعین کے دلوں میں اُتر تی جاتی تھی وعظ میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی شرکت کرتے اور ان کے ارشادات سے اثر پذیر ہوتے تھے۔ بہت سے غیر مسلم وعظ کے دوران ہی میں اسلام قبول کر لیتے اور آگے چل کر تبلیغ اسلام کا ذریعہ بنتے۔ اس طرح بے شمار لوگ ان کے وعظ سے مسلمان ہوئے اور بہت سے افراد کی زندگیاں اسلام کے قالب میں ڈھلیں۔

مولانا غلام رسول میں یہ خوبی تھی، کہ اگر کسی جگہ کے لوگ ان کے وعظ سے متاثر نہ ہوتے یا دوران وعظ کی لونت پر اُتر آتے، تو بالکل نہ گھبراتے۔ نہ بددل ہوتے بلکہ اپنا سلسلہ ارشاد جاری رکھتے۔ ان کا نقطۂ نظر یہ تھا، کہ واعظ اور مبلغ کا کام اپنی بات پورے اخلاص اور کوشش سے لوگوں کے کانوں تک پہنچانا ہے۔ کسی کو ماننے پر مجبور کرنا اس کے فرائض میں داخل نہیں۔ بعض لوگ انبیاء علیہم السلام

[1] سوانح مولانا غلام رسول ص ۴۴، ۴۵

کی بات نہیں مانتے تھے۔ حالانکہ وہ مبعوث من اللہ تھے۔ ہم لوگوں کی بات اگر کوئی نہیں مانتا تو افسوس وملال کی ضرورت نہیں۔

ان کے وعظ میں عوام وخواص اور علماء وطلباء کثیر تعداد میں شریک ہوتے اور ان کے ارشادات عالیہ سے فیض حاصل کرتے۔ بعض لوگ اعتراض وبحث کی غرض سے آتے اور اثر پذیر ہو کر واپس جاتے۔ ان کا اندازِ کلام نہایت شیریں اور پیارا تھا۔ وعظ میں قرآن کی آیات تلاوت کرتے۔ احادیث رسول ﷺ پڑھتے ائمہ کے اقوال بیان کرتے اور اشعار سناتے جس سے سامعین محظوظ بھی ہوتے اور متاثر بھی جو بات ان کی زبان سے نکلتی وہ ان کے دل کی آواز تھی۔ وہ جب وعظ میں جنت، دوزخ، قیامت کا ذکر کرتے تو سامعین پر یہ کیفیت طاری ہو جاتی کہ گویا وہ ان تمام مقامات کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اس سے ان کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو جاتے اور ان کی اثر پذیری کی کوئی انتہا نہ ہوتی۔

طلب حدیث کیلئے عزم دہلی

کچھ عرصہ مولانا غلام رسول نے لاہور میں قیام کیا۔ اور وعظ ونصیحت کو اپنا مشغلہ قرار دیے رکھا۔ ان کے مواعظ ونصائح سے نہایت اچھے اثرات مرتب ہوئے اور بے شمار لوگوں نے مسائل دین سیکھے اور اسلام قبول کیا۔ پھر لاہور سے امرتسر گئے۔ اور باغ والی مسجد میں حافظ محمد صاحب کے پاس ٹھہرے امرتسر میں بھی وعظ نصیحت[1] کا سلسلہ جاری رہا۔ امرتسر سے مولانا عبداللہ غزنوی کے ساتھ تحصیل علم حدیث کے لئے عازم دہلی ہوئے۔ امرتسر سے دہلی تک کا سفر بذریعہ یکہ آٹھ دن میں طے کیا۔ ان دنوں حضرت سید میاں نذیر حسین محدث دہلوی وہاں درس حدیث دیتے تھے۔ مولانا غلام رسول بھی ان کے حلقۂ درس میں

شامل ہو گئے۔ اور کتب حدیث پڑھنا شروع کیں۔ مولانا عبداللہ غزنوی بھی ان کے شریک درس تھے۔ حضرت میاں صاحب سے مولانا غلام رسول نے سندِ حدیث حاصل کی۔

مولانا غلام رسول کے وعظ کی شہرت دہلی تک جا چکی تھی۔ جب وہاں کے لوگوں کو ان کی دہلی میں آمد کی اطلاع ہوئی۔ تو وعظ کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ ایک دن لال قلعے سے ایک مغل شہزادہ بھی حضرت میاں نذیر حسین کی خدمت میں آیا اور کہا کہ مولوی صاحب کو وعظ کے لئے قلعے میں بھیجا جائے چنانچہ یہ درخواست منظور ہوئی اور لال قلعہ میں مولانا نے وعظ کیا۔ جس میں خود سید نذیر حسین نے بھی شرکت فرمائی۔ اور بھی بہت سے حضرات مولانا کا وعظ سننے کیلئے قلعہ میں گئے۔ وعظ نہایت مؤثر اور دلنشین تھا۔

١٨٥٧ء کی جدوجہد آزادی

مولانا غلام رسول اور مولانا عبداللہ غزنوی ابھی دہلی میں حضرت میاں صاحب کے حلقۂ درس ہی میں تھے۔ کہ ١٦ ر رمضان ١٢٧٣ھ (١١ مئی ١٨٥٧ء) کو جنگ آزادی شروع ہو گئی۔ فتح کے بعد جسے انگریز دلیر نے "غدر" کے نام سے موسوم کیا۔ اس کا آغاز میرٹھ سے ہوا۔ پھر یہ جنگ دہلی پہنچی اور اس کے بعد بہت جلد ہی پورے ہندوستان میں پھیل گئی۔ دہلی شہر اس زمانے میں بدامنی کی لپیٹ میں تھا اور چاروں طرف گولیاں چل رہی تھیں جس مسجد میں مولانا عبداللہ غزنوی اور مولانا غلام رسول علم حدیث حاصل کرنے کیلئے اقامت گزیں تھے۔ وہاں مسلسل بندوق کی گولیاں آ کر گرتیں اور عجیب آوازیں آتی تھیں۔ اس پر مولانا عبداللہ غزنوی جو مولانا غلام رسول کو عبداللہ کہہ کر پکارتے تھے۔ ان سے حیران ہو کے پوچھتے "عبداللہ! یہ کیا ہو رہا ہے" ماشیہ معلومہ

یہ نہایت اضطراب اور گھبراہٹ کا زمانہ تھا۔ ہر شخص اپنی جان کی فکر میں تھا۔ کسی دوسرے کی خبر نہ تھی۔ مولانا غلام رسول اور مولانا عبداللہ غزنوی اس وحشتناک دور میں بھی نہایت اطمینان اور سکون کے عالم میں تھے۔ اور حصول علم حدیث ہی ان کا اصل مشغلہ تھا۔ کسی اور طرف قطعاً ان کی توجہ نہ تھی۔

ایک انگریز عورت کی امداد

ایک دن مولانا عبداللہ غزنوی نے مولانا غلام رسول سے کہا۔ میں نے خواب دیکھا ہے۔ کہ تم پر بلائے آسمانی نازل ہو رہی ہے۔ لہذا یہاں رہنے کی نسبت تمہارا اپنے گھر چلے جانا زیادہ بہتر ہے۔ جب سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ تمہاری طرف سے بہت مضطرب ہوں۔

مولانا غلام رسول فرماتے ہیں۔ کہ مولانا عبداللہ غزنوی مجھے بار بار گھر جانے کیلئے کہتے۔ اور اسی پر اصرار کرتے تھے۔ میں انہیں جواب میں کہتا۔ کہ اگر آپ مجھے الٰہی واقعی مبتلا مصیبت ہونے والے دیکھتے ہیں۔ تو مجھ سے ایسی باتیں کریں۔ جن سے مجھے تسکین قلب اور اطمینان حاصل ہو۔ نہ کہ مزید گھبراہٹ میں ڈالنے کی کوشش فرمائیں۔ لیکن مولانا عبداللہ برابر اسی قسم کی باتیں کرتے رہے۔ بالآخر ان کے بیحد اصرار پر دہلی سے وطن جانے کیلئے تیار ہو گئے۔

مولانا عبداللہ غزنوی ان کو رخصت کرنے کیلئے میاں سید نذیر حسین کے مدرسے سے لاہوری دروازے کے باہر شاہدرہ تک ان کے ساتھ گئے۔ وہاں کھڑے دونوں بزرگ الوداعی باتیں کر رہے تھے۔ کہ سامنے ایک انگریز عورت پر نظر پڑی جو سخت زخمی حالت میں تھی۔ اور پیاس سے بلک رہی تھی۔ ...

---

۱ سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ٦٠

کوئی اُسے پانی نہ پلاتا تھا۔ انسانی ہمدردی کے پیشِ نظر یہ دونوں بزرگ اس عورت کے پاس آئے اور کہیں سے پانی لاکر اُسے پلایا۔ اس وقت غلام رسول نے ایک عجیب فقرہ کہا۔ جو بعد میں پیش آنے والے حالات کی روشنی میں الہامی ثابت ہوا۔ انہوں نے فرمایا۔

"خبر نہیں، کب تک یہ ہندوستان غلامی میں رہے۔ کیونکہ لوگ بچوں اور عورتوں پر ظلم کرنے لگ گئے ہیں۔ جو اسلامی قانون کے خلاف ہے۔"¹

اس سے ٹھیک نوے سال بعد (۱۹۴۷ء) تک یہ برصغیر انگریزوں کا غلام رہا۔ اس کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے نام سے دو مملکتیں معرضِ قیام میں آئیں۔

۱۸۵۷ء کا دور کچھ ایسا ہنگامہ خیز تھا کہ کسی انگریز سے اظہارِ ہمدردی کرنا اپنے آپ کو مصیبت کے منہ میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ اگرچہ وہ انگریز بوڑھا ہو، مظلوم ہو، بیمار ہو، عورت ہو، بچہ ہو، کوئی ہو اُس کی امداد کرنا نہایت مشکل تھا۔ حالانکہ اسلام کی رو سے ایسے لوگوں کی امداد کرنا اور ان کو ظلم و زیادتی سے بچانا ضروری ہے۔ مولانا غلام رسول اور مولانا عبداللہ نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر اس انگریز عورت کی مدد کی۔ اس کو کسی صورت میں مردانہ لباس پہنایا اور مسجد کے حجرے میں لے آئے۔ رات کو کچھ لوگوں کو شبہ ہوا تو وہ مسجد میں تلاشی کے لئے آئے۔ انہوں نے ان لوگوں کو بتایا کہ کوئی مسافر مریض ہے جو حجرے میں لیٹا ہوا ہے۔ اس پر وہ لوگ واپس چلے گئے۔

مولانا غلام رسول نے اب وطن جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اس

¹ سوانح حیات مولوی غلام رسول، ص ۵۹

عورت کے علاج اور خدمت میں مصروف ہو گئے۔ چند روز میں وہ صحت یاب ہو گئی۔ تو پتہ چلا کہ وہ ایک انگریز کرنل کی بیوی ہے۔ اسے کسی طرح اس کے گھر پہنچا دیا گیا۔ اب عورت نے مولانا غلام رسول کو اپنی طرف سے خط لکھ کر دینا چاہا کہ اگر کسی وقت ضرورت پڑے تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ لیکن مولانا نے خط لینے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا ہم نے یہ کام صرف رضائے الٰہی اور انسانی ہمدردی کے لئے کیا ہے۔ اللہ ہی اس کا صلہ دے گا۔ اس عورت نے یہ بھی کہا کہ ممکن ہے۔ ہندوستانیوں کا پکڑ دھکڑ کا سلسلہ شروع ہو جائے اس صورت میں یہ خط آپ کے کام آئے گا۔ اور انگریزی حکومت سے کسی نے آپ کی شکایت کی تو بھی متعلقہ لوگوں کو یہ خط دکھایا جا سکتا ہے۔ لیکن مولانا نہیں ملنے، فرمایا ہم درویش آدمی ہیں۔ کوئی ہماری شکایت کیوں کرے گا۔ اور ہمیں تکلیف پہنچا کر اُسے کیا ملے گا۔

وطن کو روانگی اور وارنٹ گرفتاری

اس انگریز عورت کی صحت یابی کے بعد اُسے گھر پہنچایا اور پھر اس سے کئی دن بعد وطن کو روانہ ہوئے۔ اس اثنا میں کسی نے حکومت سے شکایت کر دی کہ انگریزوں کے خلاف جو کچھ ہوا ہے، اس میں مولوی غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ والے کا بھی ہاتھ ہے۔ اور یہ اس زمانے میں دہلی میں مقیم تھے۔ اور انگریزی حکومت کے خلاف سازش میں شریک تھے۔ یہ وہ دور تھا جب انگریزوں نے بغاوت کو کچل دیا تھا اور ہندوستانیوں کو وسیع پیمانے پر گرفتار کر کے انہیں سنگین سزائیں دی جا رہی تھیں۔ جگہ جگہ پھانسیاں نصب تھیں اور جس پر کوئی ذرا سا شبہ ہوتا اسے پھانسی پر لٹکا دیا جاتا تھا۔ مولویوں سے حکومت بالخصوص بدظن تھی اور جن مولویوں پر وہابی کے لفظ کا اطلاق ہوتا تھا۔ انہیں بہت زیادہ

بدف ستم ٹھہرایا جاتا تھا۔ اتفاق سے مولانا غلام رسول اسی زمرے میں شامل تھے، اور انہیں وہابی کہا جاتا تھا۔ انگریزوں کی مخالفت کی وجہ سے بے شمار ہندوستانی اور بہت سے علمائے کرام گرفتار کیے جا چکے تھے۔ مولانا غلام رسول کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری ہو چکے تھے۔ وہ دہلی سے چلے اور ادھر ادھر کے چکر کاٹتے ہوئے امرتسر پہنچے۔ دو دن حافظ محمود کے پاس باغ والی مسجد میں رہے۔ وہیں انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ ان کی گرفتاری کے لئے حکومت نے اشتہار جاری کر دیا ہے یعنی پنجاب کے اضلاع میں انہیں "اشتہاری مجرم" قرار دے دیا گیا ہے۔ امرتسر میں دو دن قیام کے بعد اپنے سسرال فتح گڑھ چوڑیاں (ضلع گورداسپور) گئے۔ ان کے خسر مولوی عبدالحق زندہ تھے۔ اور مولانا کی گرفتاری سے متعلق اشتہار کا واقعہ ان کے علم میں آ چکا تھا۔ پریشان کن بات یہ تھی کہ حکومت کے جاسوس اور ملازم ان کے رشتہ داروں اور واقفوں کے گھروں میں جا جا کر ان کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ امرتسر کا ڈپٹی کمشنر انگریز تھا۔ جو اس قدر بدحواس ہو گیا تھا کہ جس شخص کے بارے میں فساد میں ملوث ہونے کی ذرا سی بھنک اس کے کان میں پڑتی، سے بلا تحقیق گرفتار کر کے پھانسی پر لٹکا دیتا تھا۔ مولوی عبدالحق اس صورتحال سے سخت پریشان تھے۔ اور تمام دن دروازے پر بیٹھے رہتے تاکہ کسی کو یہ پتہ نہ چلنے پائے کہ مولانا غلام رسول ان کے گھر میں موجود ہیں۔

فتح گڑھ چوڑیاں کے ایک مشہور رئیس دیوان نرنجن داس تھا۔ وہاں کے لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ سرکار دربار میں بھی اچھی حیثیت رکھتا تھا۔ اور حسن اخلاق سے مولوی صاحب... وہ سنگرا تھا۔ اور ان کو بھائی کی طرح احترام کرتا تھا۔ یہ ان کے ہمراہ... دیوان نرنجن داس کے پاس پہنچے۔ اس کو مولانا غلام رسول کے وارنٹ گرفتاری... اور ان کی گرفتاری کے سلسلے میں اس سے طالب امداد ہوئے۔

دیوان صاحب نے خفیہ طور پر اس کی اطلاع مولوی عبدالحق کو دی اور پیغام بھجوایا کہ اگر مولانا غلام رسول یہیں ہیں تو ان کو علی الصبح ان کے وطن (قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ) روانہ کر دیں۔ ان کا اپنے علاقے میں چلے جانا ہی مناسب ہے، ایک تو اس لئے کہ وہاں کے لوگ ان کے حالات و معاملات سے ہماری نسبت زیادہ واقفیت رکھتے ہیں اور خطرے کی صورت میں وہ ان کی اچھے طریقے سے مدد کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ممکن ہے، وہاں کوئی ایسا حاکم ہو جو محض شبہے کی بنا پر پکڑنا مناسب نہ سمجھتا ہو، لوگوں کی شہادتیں اور بیان لینا بھی ضروری قرار دیتا ہو اور اسی کی روشنی میں فیصلہ کرنے کا عادی ہو۔

دیوان نرنجن داس کی یہ بات بالکل صحیح اور ہمدردانہ تھی، چنانچہ مولانا فتح گڑھ چوڑیاں سے چلے اور اپنے وطن قلعہ میہاں سنگھ پہنچ گئے۔

گرفتاری

یہاں ان کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد سکونت پذیر تھے۔ انہوں نے مولانا کو باہر نہ نکلنے اور گھر ہی میں چھپے رہنے کا مشورہ دیا۔ مولانا نے فرمایا چھپ چھپا کر زندگی گزارنا مشکل ہے۔ میں اللہ کی رضا اور قضا پر راضی ہوں۔ حاکم وقت آخر میرا بیان بھی تو لے گا، اور معاملے کی تحقیق بھی کرے گا، یوں ہی کسی کی شکایت پر تو پھانسی نہیں دے دے گا۔ آپ مجھے باہر نکلنے سے منع نہ کریں[1]۔

مولانا کا یہ جواب سن کر حکیم صاحب مسجد میں چلے گئے۔ دیکھا تو مسجد میں ایک نووارد مسافر بیٹھا تھا۔ حکیم صاحب نے اسے اجنبی سمجھ کر کھانے کے متعلق پوچھا اس نے انکار کیا اور کھانا نہیں کھایا۔ اس کی شکل و شباہت سے حکیم صاحب کو شبہ ہوا کہ

---

[1] سوانح حیات مولوی غلام رسول، ص ۶۲

پولیس انسپکٹر ہے جو بھیس بدل کر اور دیسی لباس پہن کر یہاں آیا ہے۔ وہ اسی وقت گھر گئے اور مولانا کو اس نووارد کے بارے میں بتایا۔ وہ نماز ظہر کا وقت تھا۔ مولانا نماز کے لئے مسجد میں آئے تو وہ شخص ان کو دیکھتے ہی باہر نکل گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد پولیس کپتان اور اس کے ساتھ بہت سے پولیس والے مسجد میں آگئے وہ نووارد مسافر بھی ان کے ساتھ تھا۔ آتے ہی مولانا کو گرفتار کر لیا۔ اور انہیں پکڑ کر لاہور کو روانہ ہو گئے۔

اس پر گاؤں میں ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اور لوگوں نے پولیس والوں کو گھیرے میں لے لیا۔ یہ بڑا نازک وقت تھا۔ اور اندیشہ تھا کہ پولیس تمام لوگوں پر سختی کا برتاؤ کرے گی۔ مولانا نے جو پولیس کی حراست میں تھے۔ بلند آواز سے لوگوں سے کہا کہ وہ پولیس کی کارروائی میں مزاحم نہ ہوں۔ اس نے مجھے گرفتار کر لیا ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ سب لوگ آرام سے اپنے گھروں کو چلے جائیں اگر مزاحمت کی گئی تو لوگوں کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اور خود میری زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اگر امن وامان قائم رہا۔ تو میں ان شاء اللہ جلد ہی واپس آ جاؤں گا۔ مولانا کی یہ باتیں سن کر لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ اور پولیس مولانا کو پکڑ کر لاہور کو روانہ ہو گئی۔ اس وقت تین آدمی ان کے ساتھ تھے۔ بڑے بھائی حکیم غلام محمد، پھوپھی زاد بھائی مولوی بدرالدین اور گوجرانوالہ کے مولوی علاء الدین جو ان کے شاگرد تھے۔

میاں سنگھ کی بہو کا نام ”سکھدیئی“ تھا۔ خود سکھدیئی اس کے خاندان کے لوگ مولانا کی بے حد تکریم کرتے تھے۔ یہ مولانا کی گرفتاری سے بہت پریشان ہوئے اس زمانے میں ایمن آباد (ضلع گوجرانوالہ) کا دیوان جوالا سہا مہاراجہ جموں وکشمیر کا وزیر تھا۔ وہ اتفاقاً چند روز پیشتر جموں سے ایمن آباد آیا تھا۔ اور پولیس اور فوج کے کچھ لوگ بھی اس کے ساتھ تھے۔ سکھدیئی نے اس کو مولانا کی گرفتاری

کی اطلاع دی اور اُن کی رہائی کے لئے کوشش کرنے کو کہا وہ بھی مولانا کا بہت احترام کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے کوشش کر کے مولانا کو اور اس پولیس کو جس نے انہیں گرفتار کیا تھا۔ اپنے ہاں ایمن آباد بلا لیا۔ اور پولیس سے کہا کہ مولانا کا تعلق چونکہ گوجرانوالہ سے ہے۔ اور اسی علاقے میں انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کا گوجرانوالہ ہی میں مقدمہ چلایا جائے۔ لاہور یا کسی دوسری جگہ انہیں نہ لے جایا جائے۔ اب پولیس والے مولانا کو دیوان جوالا سہا کے پاس چھوڑ گئے۔ اور دیوان صاحب مولانا کو گوجرانوالہ لے گئے۔ دیوان صاحب کا مقصد یہ تھا کہ گوجرانوالہ کے لوگ مولانا کو جانتے اور قابل احترام گردانتے ہیں۔ اس لئے ضلعی حکام ان سے کسی قسم کی سختی کا برتاؤ نہیں کریں گے۔ لیکن اس کے بعد ہوا یہ کہ گوجرانوالہ کی ضلعی انتظامیہ نے مولانا کو لاہور پہنچا دیا اور کہا کہ یہ کیس فنانشل کمشنر منٹگری کی عدالت میں پیش ہوگا اور وہی اس کی سماعت کریں گے۔

اللہ کی ضمانت پر رہائی

لاہور میں ان کو فنانشل کمشنر منٹگمری کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ وہ انہیں دیکھ کر نہایت متاثر ہوا اور کرسی پر بٹھایا۔ بیان لینے کے بعد حسب قاعدہ انہیں حوالات میں بھیج دیا گیا۔ لاہور ان کے لئے کوئی اجنبی شہر نہ تھا۔ یہاں کے لوگ بے شمار ان کے حلقۂ عقیدت میں شامل تھے۔ انہیں گرفتاری کا پتہ چلا تو فنانشل کمشنر صاحب کے دفتر کے سامنے آ بیٹھے فنانشل کمشنر کو مختلف ذرائع سے مولانا کی شخصیت کا علم ہوا تو انہیں دوبارہ عدالت میں طلب کیا اور کہا۔

”آپ کا کوئی ضامن ہے تاکہ آپ کو ضمانت پر رہا کر دیا جائے۔“؟

فرمایا ”ہاں۔ ہے!“

پوچھا ”کون“؟

آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر جواب دیا۔ "دوسرا ضامن اللہ تعالیٰ ہے"۔

اس پر سل خواں اور دیگر اہل کار جو وہاں موجود تھے۔ مسکرائے۔ لیکن فنانشل کمشنر کے دل پر اس کا بے حد اثر ہوا۔ اور کہا۔

"اچھا تو ہم آپ کو اسی کی ضمانت پر رہا کرتے ہیں"۔ اس کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔

دوبارہ نظر بندی اور وعظ کی بندش

۱۸۵۷ء کے بعد کا زمانہ نہایت نازک اور پر آشوب تھا۔ انگریزی حکومت بے حد حساس ہو گئی تھی۔ کہ ذرا سی شکایت اور شبہ پر بڑے سے بڑے آدمی کو گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیتی تھی۔ علمائے کرام کو بالخصوص نشانۂ ستم بنایا جاتا تھا کہ ملک میں بغاوت پھیلانے کا ذمہ دار یہی گروہ ہے۔ مولانا غلام رسول کے بارے میں بھی بعض لوگوں نے حکومت کے کان بھرنا شروع کر دیے اور کہا گیا کہ یہ شخص وہابی ہے اور انگریزی حکومت کا خلاف ہے۔ اس وقت وہابی اور باغی کے ایک ہی معنیٰ لئے جاتے تھے۔ چنانچہ مولانا کو ان کے گاؤں میں نظر بند کر دیا گیا۔ کافی عرصہ نظر بند رہے۔ نہ کہیں جانے کی اجازت تھی نہ وعظ و نصیحت کی۔

اس کے بعد حالات معمول پر آئے تو نظر بندی بھی ختم کر دی گئی۔ اور وعظ و نصیحت کی اجازت بھی دے دی گئی۔

حج بیت اللہ اور سند علم حدیث

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، مولانا عبداللہ غزنوی اور مولانا غلام رسول علم حدیث پڑھنے کیلئے میاں سید نذیر حسین کی خدمت میں دہلی گئے تو ان کے قیام دہلی ہی کے زمانے میں رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ/مئی ۱۸۵۷ء میں انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت ہو گئی تھی۔ جس میں ہندوستان کی تمام قوموں نے حصہ لیا تھا۔ مولانا غلام رسول کو حضرت

ف سوانح مولوی غلام رسول، ص ۶۶

میاں صاحب نے جو سند عطا کی اس میں مرقوم ہے۔ کہ انہوں نے ۱۲۷۳ھ میں ان سے کچھ حصہ صحیح بخاری کا اور صحیح مسلم کا مقدمہ پڑھا۔ لکھا ہے کہ مولوی عبداللہ المعروف غلام رسول نہایت ذہین و طباع، بے حد نیک اور بلند اخلاق و عالی کردار شخص ہیں۔ میاں صاحب نے ان کو صحاح ستہ اور تمام کتب حدیث پڑھانے کی اجازت دی اور تلقین فرمائی ۔۔۔ یہ سند ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ کو تحریر فرمائی گئی یعنی سال تعلیم سے چھ سال بعد اس کا اجرا ہوا۔

اس سے تقریباً ۱۰ سال بعد ۱۲۸۸ھ کو مولانا غلام رسول حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس زمانے میں مدینہ منورہ میں مولانا عبدالغنی مجددی کا سلسلہ درس جاری تھا۔ جو ہندوستان سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ حضرت میاں نذیر حسین کی طرح مولانا عبدالغنی مجددی بھی حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی کے شاگرد تھے اور ہندوستان اور دیار عرب کے بے شمار علماء و طلباء نے ان سے استفادہ کیا اور علم حدیث پڑھا تھا۔ مولانا غلام رسول نے بھی مدینہ منورہ جا کر ان سے تفسیر حدیث اور دیگر علوم متداولہ کی سند حاصل کی[1]

حج بیت اللہ کو روانگی کے وقت مولانا رسول کی عمر ۵۶ برس کی تھی۔ پانچ افراد اللہ تھے جو ان کے ہم رکاب تھے۔ اور یہ کل چھ افراد کا قافلہ تھا جو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھا۔

(۱) خود مولانا غلام رسول۔

(۲) ان کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد

[1] میاں سید نذیر حسین دہلوی اور مولانا عبدالغنی مجددی کی یہ دونوں اسناد ترجمہ بسند مولانا غلام رسول کو دیں۔ ور سوانح حیات غلام رسول کے صفحہ ۳۵۔۳۶ اور ۲۷ پر درج ہیں۔

۳. بڑی صاحبزادی.

۴. مولانا کے داماد مولوی محمد عثمان

۵. ایک طالب علم محمد قاسم

۶. چودھری حاکم سکنہ لدھیوالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ

چودھری حاکم جہاز ہی میں بیمار پڑ گئے تھے ۔ دس دن بیمار رہے اور جہاز ہی میں وفات پا گئے. ان کے ایام بیماری میں مولانا غلام رسول نے ان کی بہت خدمت کی. وفات کے وقت انہوں نے اپنا تمام سامان مولانا کے سپرد کر دیا تھا اور اختیار دے دیا تھا کہ جسے چاہیں اللہ کی راہ میں دے دیں. لیکن مولانا ان کا سامان واپس لائے اور اُن کے گھر والوں کے حوالے کر دیا.

اپنے وطن سے چل کر مولانا اور ان کے ساتھی پہلے مکہ معظمہ گئے اور سعادت حج حاصل کی، بعد کو عازم مدینہ منورہ ہوئے. وعظ و نصیحت کا سلسلہ جہاز میں بھی جاری رہا اور حرمین شریفین میں بھی ۔ بلکہ حرمین شریفین میں اس میں اور تیزی آ گئی تھی.

سلسلۂ تدریس اور چند شاگرد

مولانا غلام رسول تفسیر حدیث، فقہ اور منطق و فلسفہ وغیرہ تمام علوم مروجہ میں کامل دست گاہ رکھتے تھے. اور قلعہ میہاں سنگھ میں ان کا باقاعدہ سلسلۂ تدریس جاری تھا. بیس سے لے کر تیس ایسے طالب علم ہمیشہ ان کے درس میں موجود رہتے جن کا تعلق گاؤں سے باہر کے علاقوں اور دور کے قصبات و دیہات سے تھا. ان طلباء کی کفالت خود مولانا ہی کرتے اور ان کے خورد و نوش کے تمام انتظامات انہی کے ذمے تھے. مقامی لوگ اور قرب و جوار کے بھی بہت سے حضرات ان سے تعلیم حاصل کرتے تھے.

ان کے شاگردوں نے اپنے علاقوں میں بہت کام کیا. ہمیشہ خدمت علم میں مصروف رہے اور اپنے دور کی اہم شخصیتوں میں ان کا شمار ہوا. مولانا کے سوانح نگار نے ان کے متعدد تلامذہ اور فیض یافتگان میں سے مختلف علاقوں کے بائیس افراد کی ایک فہرست درج کی ہے. یہ وہ حضرات ہیں جن کے نام انہیں یاد رہ گئے اور جو علم و عمل میں خاص شہرت کے حامل ہیں.

(۱) مولانا علاؤ الدین گوجرانوالہ (۲) مولوی محمد عظیم اللہ موضع بربن ضلع میرپور (۳) مولوی محمد عثمان سکنہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (۴) مولوی محمد موضع بکھن ضلع گوجرانوالہ (۵) مولوی قطب الدین ضلع فیروزپور (۶) مولوی محمد علی میر واعظ سکنہ بوپڑ، ضلع گوجرانوالہ (۷) مولوی محمود شاہ واعظ سکنہ ڈھینڈو ضلع ہزارہ (۸) مولوی بدر الدین سیالکوٹ (۹) مولوی بدر الدین ساکن گکوالہ ضلع گوجرانوالہ (۱۰) مولوی احمد علی کوٹ بھوانیداس ضلع گوجرانوالہ (۱۱) مولوی شمس الدین جموں کشمیر (۱۲) حافظ کرم الدین جموں و کشمیر (۱۳) حافظ ولی اللہ لاہور (۱۴) مولوی عبدالعزیز ناظم انجمن اہل حدیث لاہور و بانی انجمن حمایت اسلام لاہور (۱۵) حافظ گوہر دین سکنہ نوکھر ضلع گوجرانوالہ (۱۶) حافظ غلام محمد سدھا کبرہ ضلع شاہ پور (۱۷) مولوی برہان الدین جہلم (۱۸) مولوی محمد نعمان جہلم (۱۹) مولوی نور احمد سکنہ کمائی ضلع جہلم (۲۰) مولوی نور احمد چنیوٹ (۲۱) مولوی غلام حسین سکنہ ساہو والا چیمہ ضلع سیالکوٹ (۲۲) مولوی عمر الدین گوجرہ ضلع لائل پور

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگ تھے. جو مولانا غلام رسول سے مستفید ہوئے اور جنہوں نے اپنے عہد اور علاقے میں دینی و علمی خدمات انجام دیں اور عمل و کردار کی وہ روشنی پھیلائی جو عالی قدر اساتذہ کے فیض صحبت سے انہیں حاصل ہوئی تھی.

نقطۂ نظر کی اصابت

اختلافی اور نزاعی مسائل کے اظہار و تبیین میں مولانا کا نقطۂ نظر انتہائی اصابت فکر کا عکاس اور ذہنی سلجھاؤ کا غماز تھا۔ بعض لوگ دوران درس یا اثنائے وعظ میں ان سے اس انداز سے اختلافی مسائل پوچھتے کہ جس سے ان کا مقصد دو فرقوں میں باہم تصادم پیدا کرنا اور ایک دوسرے سے الجھا ہوتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قابلیت اور صحت دماغی سے نوازا تھا کہ سائل کو ایسا جواب دیتے جس سے وہ قطعاً خاموش ہو جاتا اور اپنے مقصدِ فساد و شر میں کامیاب نہ ہو پاتا۔ ایک مرتبہ وعظ کہہ رہے تھے کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مقلد اور غیر مقلد کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ دونوں میں حق پر کون ہے؟

مولانا نے ان کا نہایت عمدہ جواب دیا۔ فرمایا یہ کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے اس کی مثال ایک ایسے تالاب کی ہے جس سے پانی کی چار نالیاں نکلتی ہیں۔ جو شخص جس نالی سے بھی پانی پئے گا، وہ تالاب ہی کا پانی ہوگا۔ اور جو شخص براہ راست تالاب سے پئے گا وہ بھی وہی پانی ہوگا۔ یہی حال مقلد اور غیر مقلد کا ہے۔ کسی نے بعض مسائل میں براہ راست حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل کر لیا اور کسی نے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی وساطت سے عمل کر لیا۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ دل کی تہ میں یہ حقیقت راسخ رہنی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے مقابلے میں کسی کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ ائمہ مجتہدین کا بھی یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و عمل سے ان کا قول یا فعل متصادم ہو تو اس کو بالکل نہ مانا جائے۔

مولانا نے فرمایا، فقہی مسائل بیان کرتے وقت لوگوں میں تفریق پیدا کرنی اور ناحق کسی کی تکفیر کرنی بہت بڑی معصیت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا واقعہ اس بات کا شاہد ہے، کہ جب حضرت موسیٰ تورات لینے کے لئے اللہ کے حکم سے کوہِ طور پہ گئے۔ تو بعد میں بنی اسرائیل نے سامری کی شرارت میں آکر بچھڑے کی پوجا شروع کر دی حضرت موسیٰ واپس آئے تو صورتحال دیکھ کر بھائی پر خفگی کا اظہار کیا حضرت ہارون نے جواب دیا کہ میں نے اس لیے خاموشی اختیار کی کہ

اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (طٰہٰ: ۹۴)

مجھے اندیشہ ہوا کہ تم یہ کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفریق ڈال دی۔

یعنی پیغمبر بھی معصیت تفرقہ کے ارتکاب سے ڈرتے ہیں۔

مولانا وعظ میں منفی انداز اختیار کر کے کسی کی دل شکنی نہیں کرتے تھے مثبت انداز میں وعظ فرماتے، نہ خواہ مخواہ کسی کی تکفیر فرماتے اور نہ ایسی بات زبان سے نکالتے جو مسلمانوں کے درمیان تفریق کا باعث بنتی ہو۔ وہ صاف ستھرے انداز میں مسائل بیان کرتے یہی وجہ تھی کہ ہزاروں لوگ ان کی تقریر سننے کے لئے آتے اور گناہوں سے تائب ہوتے، غیر مذہب کے لوگ بھی کثیر تعداد میں ان کی باتوں سے متاثر ہوتے اور کفر کو ترک کر کے اسلام قبول کرتے۔

مکتوبات

مولانا غلام رسول کے مکتوبات نہایت اہمیت کے حامل ہیں اس زمانے کے دستور اور رواج کے مطابق یہ تمام مکتوبات فارسی زبان میں ہیں، مولانا فارسی کے بہت اچھے شاعر تھے۔ چنانچہ بعض مکتوب فارسی نظم میں ہیں، بعض مکتوب مولانا عبداللہ غزنوی کے نام ہیں۔ بعض اپنے شاگردوں مثلاً علاء الدین گوجرانوالہ

۹۴

اور حکیم نبی بخش وغیرہ کے نام ہیں۔ بعض اپنے عزیزوں اور دوستوں کے نام لکھے گئے ہیں اور بعض ارادت مند حضرات کے نام مرقوم ہیں۔ ایک خط ایک ہندو کو لکھا گیا ہے جس کا نام رام دتہ ٹانڈو تھا۔ اور حافظ آباد (ضلع گوجرانوالہ) کا رہنے والا تھا۔ یہ خط بھی فارسی میں ہے۔ اور اس کے ایک مذہبی استفسار کے جواب میں ہے۔ یہ ایک تفصیلی خط ہے۔ اس خط سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا ہندوؤں کی مذہبی کتابوں اور ان کے افکار و تصورات سے بھی باخبر تھے۔

یہ مکتوبات مختلف مسائل اور نصائح پر مشتمل ہیں۔ بعض میں فقہی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ بعض میں تصوف و سلوک کے نکات حل کئے گئے ہیں اور بعض میں اختلافی معاملات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔

قبولیت دُعا اور تقرب الٰہی

مولانا غلام رسول بیشمار خصوصیات کے حامل اور بہت بڑے عالم و فقیہ تھے اس کے ساتھ ہی وہ بلاشبہ اللہ کے مقرب اور ولی تھے۔ ان کی زبان میں بے پناہ اثر تھا اور اللہ ان کی دُعا کو شرف قبولیت بخشتا تھا۔ اس سلسلے میں ان سطور کے راقم نے بہت سی باتیں متعدد ثقہ لوگوں سے سنی ہیں اور ان کے سوانح نگار مولوی عبدالقادر نے بھی (جو ان کے بڑے صاحبزادے تھے) بہتر واقعات درج کئے ہیں جو نہایت عجیب و غریب ہیں۔ قبولیت دُعا اور تقرب الٰہی سے متعلق چند واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ موضع ستراہ سندھراں ضلع سیالکوٹ کے ایک شخص کا نام "عمر" تھا جو گھمار برادری سے تعلق رکھتا تھا اور کثیر العیال تھا۔ لیکن آمدنی بہت کم تھی جس کی وجہ سے وہ زیادہ تر تنگ دستی اور غربت کا شکار رہتا تھا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ وہاں مولانا غلام رسول تشریف لے گئے۔ عمر ان کی خدمت میں

۹۵

حاضر ہوا اور تنگیٔ معاش کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: یا حَیُّ یا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کثرت سے بلا تعداد پڑھا کرو۔ وضو ہو یا نہ ہو اس کی کوئی شرط نہیں لیکن اس کے معنوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے (یعنی اے اللہ! جو ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا ہے میں تیری رحمت سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں) اگر ایسا کرو گے تو اللہ فضل کرے گا۔

اس نے اس پر عمل کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں مالدار ہوگیا۔ موضع ستراہ میں اچھی خاصی زمین بھی خرید لی[1]

۲۔ سیلمان ایک بنگالی طالب علم تھا۔ جو تمام عمر مولانا کی خدمت میں رہا ان کی وفات کے بعد بیت اللہ شریف چلا گیا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ مولانا کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد ایک شخص شیخ غلام حسین بھیروی کے دو ہزار روپے

---

[1] اس دُعا کے بارے میں راقم الحروف بھی اپنا ایک ذاتی واقعہ اور تجربہ بیان کرنا چاہتا ہے۔ میں ہفت روزہ "الاعتصام" کا ایڈیٹر تھا جنوری ۱۹۵۰ میں میں نے اپنا ایک سہ روزہ اخبار "منہاج" جاری کیا۔ اکتوبر ۱۹۵۸ میں ملک میں ایوب خان نے مارشل لاء جاری کر دیا اور نیوز پرنٹ کنٹرول میں آگیا "منہاج" چونکہ نیا نیا جاری ہوا تھا اس لئے اُسے کنٹرولڈ ریٹ میں اخباری کاغذ نہیں مل سکتا تھا۔ اخباری کاغذ پرانے اخباروں کو ملتا تھا۔ میں نے یہ اخبار تنگ آکر اپریل ۱۹۵۹ میں بند کر دیا۔ حساب کیا تو تین ہزار روپے کا مقروض تھا اور "الاعتصام" سے مجھے اس زمانے میں دو سو روپے ماہانہ تنخواہ ملتی تھی اور یہ قرض جو اس زمانے میں بڑی رقم تھی ادا کرنا نہایت مشکل تھا۔ میں نے مولانا محمد علی لکھوی مرحوم جو مدینہ منورہ میں مقیم تھے، خط لکھا اور دُعا کے لئے درخواست کی۔ انہوں نے نوٹ جواب دیا اور یہی وظیفہ اسی طرح بتایا جیسا کہ اوپر مذکور ہے میں نے اس پر عمل کیا اور چند ماہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ میں قرض سے سبکدوش ہو گیا اور تمام مالی تکلیفیں ختم ہو گئیں۔

کے مقروض تھے۔ وہ قرض جلدی ادا نہ کر سکے تو شیخ غلام حسین نے دعویٰ کر کے ڈگری حاصل کر لی۔ اور حکیم غلام محمد کو عدالت نے جیل بھجوا دیا۔ مولانا غلام رسول اس وقت گاؤں میں موجود نہ تھے۔ اسی روز عصر کے قریب تشریف لائے اور سنت نبوی کے مطابق پہلے مسجد میں آئے۔ حکیم صاحب کے بارے میں پوچھا کہ کہاں ہیں۔ سلیمان بنگالی نے تمام واقعہ بیان کیا۔ مولانا کو اس سے نہایت ذہنی کوفت ہوئی۔ نماز عصر سے فارغ ہوئے تو سلیمان سے کہا وہ پانی کا ایک لوٹا بھر لو اور میرے ساتھ آؤ۔ گاؤں سے کچھ دور جا کر اپنے گرد ایک حصار کھینچی۔ اسی میں وضو کیا قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور کچھ پڑھنے لگے۔ سلیمان بھی قریب ہی بیٹھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ مغرب کی طرف سے سفید لباس میں ملبوس ایک شخص آیا اور اس نے مولانا کو ایک ہزار روپیہ دیا۔ آپ نے فرمایا "مجھے دو ہزار کی ضرورت ہے"۔ اس نے کہا "ہزار روپیہ دینے والے نے کہا ہے کہ باقی روپے (قرض خواہ) چھوڑ دے گا"۔ آپ اسی وقت وہاں سے اٹھے اور شیخ غلام حسین کو تلاش کر کے ہزار روپیہ دیا اور فرمایا: "باقی روپے میں جلد ہی ادا کر دوں گا"۔ شیخ غلام حسین نے ایک ہزار روپیہ وصول کیا۔ اور باقی ہزار چھوڑ دیا۔ مولانا گئے اور حکیم صاحب کو جیل سے رہا کرا کے گھر لے آئے۔

۳:۔ علاقہ شاہ پور کے موضع سدرہ میں ایک بزرگ حافظ غلام محمد سکونت پذیر تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں سدرہ کے قریب ایک گاؤں "کوٹلی" ہے۔ کوٹلی کا ایک زمیندار لاولد تھا۔ اور اپنی بیوی اور انہی حافظ غلام محمد کے ساتھ مولانا غلام رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "اللہ سے دعا کریں وہ مجھے اولاد عطا فرمائے"۔ "اللہ تعالیٰ تمہیں لڑکی عطا کرے گا"۔ چنانچہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔

۴:۔ مولانا غلام رسول کے سوانح نگار مولوی عبدالقادر لکھتے ہیں کہ قلعہ میہاں سنگھ میں ایک حافظ قرآن لڑکوں کو قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ ان کے چہرے پر چنبل ہو گیا۔ بہت علاج کرایا۔ لیکن صحت یاب نہ ہوئے۔ ایک دن انہوں نے مولانا سے عرض کیا تو آپ نے دیکھ کر دریافت کیا "کوئی علاج نہیں کرایا؟" کہا "بہت علاج کرائے۔ سال بھر سے علاج کرا رہا ہوں۔ مگر بجائے فائدے کے مرض بڑھ گیا ہے اور روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اب خدائی علاج چاہتا ہوں"۔ آپ نے اسی وقت دم کیا اور فرمایا "متواتر تین دن دم کراؤ"۔ حافظ صاحب نے مولانا کے فرمان کے مطابق تین دم کرایا اور بالکل صحت یاب ہو گئے۔

۵:۔ قلعہ میہاں سنگھ کے حاجی کرم الٰہی کا بیان ہے کہ ان کی شادی کے موقع پر ان کی والدہ کا زیور گم ہو گیا۔ جہاں رکھا تھا۔ بار بار وہاں دیکھا اور جگہوں میں بھی دیکھا مگر نہ ملا۔ حاجی صاحب ممدوح کی والدہ مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور زیور کی گم شدگی کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا "جہاں رکھا تھا وہیں پڑا ہے"۔ چنانچہ جا کر دیکھا تو وہیں پڑا تھا۔

۶۔ ضلع سیالکوٹ کے ستراہ سندھیوں کے چودھری محمود خان بیان کرتے ہیں کہ ابتدا میں اس کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ مولانا ایک مرتبہ وہاں تشریف لے گئے تو اس نے مولانا کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنی مالی کمزوری کا ذکر کیا فرمایا "اللہ الصمد ہر روز بلا تعداد پڑھا کرو اور نماز تہجد بھی باقاعدہ پڑھا کرو"۔ چودھری محمود خان کا بیان ہے کہ اس نے اس پر عمل کیا اور چند ہی روز میں مالدار ہو گیا۔ یہ معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ اتنی دولت کہاں سے آئی۔ مولانا نے تہجد پڑھنے کا حکم دیا تھا نماز تہجد بھی بالالتزام پڑھنے لگا۔ چودھری محمود خان کا کہنا ہے

کہ اگر کسی دن عمداً سو بھی جاؤں تو ایسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولانا تہجد کے لئے مجھے خود جگا رہے ہیں۔

۷۔ قلعہ میہاں سنگھ کا ایک درزی امام الدین کہتا ہے کہ وہ بالکل کند ذہن اور ان پڑھ تھا۔ اس کا بڑا بھائی عبداللہ ایک دن اُسے مولانا کے پاس لے گیا اور اس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا "لوٹے میں تھوڑا سا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا تو آپ نے اس پر دم کیا اور فرمایا "لو امام الدین اس کو پی جاؤ، تم تھوڑا بہت حساب کتاب سیکھ جاؤ گے" امام الدین کہتا ہے۔ کہ اللہ کے فضل اور مولانا کی دُعا سے اسی دن سے مجھ میں اتنی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے کہ حساب کتاب بھی کر لیتا ہوں اور معمولی خط وکتابت بھی کر سکتا ہوں۔

۸۔ ایک شخص ملا کرم داد جو ملتان میں دوکاندار تھا۔ کہتا ہے کہ میرا والد مولانا کی خدمت میں گیا اور عرض کی کہ ہم مختلف مقامات پر مال تجارت لیتے جاتے ہیں تو راستے میں چوری وغیرہ ہو جاتی ہے کوئی وظیفہ بتا دیجئے تاکہ ہمارا مال محفوظ رہے۔ فرمایا "تم جہاں رات کو ٹھہرو۔ اپنے مال کے گرد ایک سو مرتبہ "یا محیط" پڑھ لیا کرو" وہ کہتا ہے کہ ہم یہ عمل کرتے رہے اور ہمیشہ سلامتی کے ساتھ مال لے کر گھر پہنچتے رہے۔ ہمارا کبھی کوئی نقصان نہیں ہوا۔ جب کہ ہمارے ساتھیوں کا کئی دفعہ نقصان ہوا۔

۹۔ موضع کوٹلی منگھ بھرڑاں (ضلع گوجرانوالہ) کے ایک زمیندار "بلند" کا بیان ہے کہ اس کا بھائی علی گوہر ایک مدت تک بخار میں مبتلا رہا۔ اطبا نے تشخیص کی کہ اسے دق اور سل کی بیماری ہو گئی ہے۔ طبی علاج سے ناامید ہو کر وارث اس کو مولانا کے پاس لے گئے اور عرض کی کہ طبیب اس کو مدقوق اور مسلول قرار دیتے ہیں، فرمایا "طبیبوں نے تشخیص

میں غلطی کی ہے۔ اسے معمولی سا بخار ہے" اس کے بعد پانی دم کر کے اسے پلایا اور اسی روز بخار اُتر گیا اور مریض اچھا بھلا ہو گیا۔

۱۰۔ بعض ہندو یا سکھ اپنے بچوں کو سودا وغیرہ لینے کے لئے اگر کسی ایسی دکان پر بھیجتے جو مولانا کی مسجد کی طرف ہوتی تو انہیں تاکید کرتے کہ مسجد کے قریب سے واہگرو واہگرو یا رام رام کرتے جانا اور جلدی سے نکل جانا۔ ایک دن ایک ہندو لڑکی والدین کی ہدایت کے مطابق بھاگتی ہوئی جا رہی تھی اور رام رام کا لفظ اس کی زبان پر تھا۔ مولانا کے پاس سے گزری تو فرمایا یا اللہ یا اللہ کہو۔ یہ کیسا پیارا لفظ ہے۔ چنانچہ "یا اللہ یا اللہ" کے لفظ اس کی زبان سے جاری ہو گئے اور یہی الفاظ ادا کرتی ہوئی گھر پہنچی۔ والدین بے حد پریشان ہوئے اور اُسے بار بار کہا کہ "رام رام" کہو مگر لڑکی مسلسل "یا اللہ یا اللہ" کہتی جا رہی تھی اور ساتھ ہی گھر والوں سے کہتی تھی کہ تم بھی "یا اللہ یا اللہ" کہو، یہ بڑا پیارا لفظ ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گھر کے تمام لوگ مسلمان ہو گئے اور سب کی زبان سے "یا اللہ یا اللہ" کے الفاظ ادا ہونے لگے۔

۱۱۔ گجرات کا ایک موچی لاہور میں اپنا کوئی کام کاج کرتا تھا۔ اتفاقاً مولانا لاہور تشریف لائے اور وعظ فرمایا۔ وعظ میں آپ نے حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں حضرت یحییٰ کی پیدائش کا قصہ بیان کیا۔ اس وقت گجرات کا موچی بھی موجود تھا، وہ دوران وعظ ہی میں اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا "حضرت! اب بھی ایسا ہو سکتا ہے؟" فرمایا "ہاں اب بھی اللہ تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر ہے" موچی نے کہا "تو میرا حال بعینہ حضرت زکریا علیہ السلام کا سا ہے۔ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بوڑھا ہوں۔ آپ میرے لئے دُعا فرمائیں شاید آپ کی دُعا برکت سے میرے گھر کا بیڑہ ہو جائے" آپ نے دُعا فرمائی

اور لوگوں نے آمین آمین کہی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو لڑکا عطا فرمایا اس نے مولانا کو اطلاع دی تو آپ نے اس کا نام "اللہ دتا" رکھا۔ وہ لڑکا حافظِ قرآن ہوا۔

۱۲۔ ایک دن مولانا لاہور میں کہیں وعظ فرما رہے تھے۔ دو گورے عیسائی سکھ اور چند ہندو بھی موجود تھے۔ وعظ میں سورہ مریم کی چند آیات تلاوت کیں اور ہرقل کے دربار میں قریش مکہ کی سفارت کا ذکر کیا۔ حضرت جعفر طیار سے ہرقل نے جس انداز سے بات کی اور کلمۂ شہادت سُنا۔ وہ بتایا تو ساتھ ہی اس طرح زوردار اور پرکشش آواز میں کلمۂ شہادت پڑھا کر سننے والوں میں ایک تہلکہ بپا ہوگیا اور ہندو، مسلمان، گورے عیسائی شدت سے تڑپنے لگے۔ اس وعظ میں جتنے بھی غیر مسلم موجود تھے۔ سب مسلمان ہوگئے۔

۱۳۔ لاہور ہی کا واقعہ ہے کہ آپ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر وضو کرنے کی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک سکھ عورت "واہگرو واہگرو" کہتی ہوئی وہاں سے گزری۔ آپ نے فرمایا "وحدہ وحدہ" کہو اس عورت کی زبان پر "وحدہ وحدہ" جاری ہوگیا۔ گھر والوں نے اُسے بہت سمجھایا اور مار پیٹ بھی کی۔ مگر وہ باز نہ آئی اور مسلمان ہوگئی۔

۱۴۔ ایک مرتبہ مولانا ضلع گجرات میں سفر کر رہے تھے۔ کہ ایک سکھ نے آپ سے پوچھا "موضع ڈنگہ کا راستہ کون سا ہے؟" فرمایا "بھائی مجھے ڈنگہ کا راستہ تو یاد نہیں، البتہ سیدھوں کا یاد ہے"۔ اس نے کہا "سیدھوں کا ہی بتا دو" فرمایا سیدھوں کا راستہ "لا الٰہ الا اللہ" ہے ادھر مولانا کی زبان سے یہ نکلا ادھر سکھ کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہوگیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

۱۵۔ موضع دلاور چیمہ (ضلع گوجرانوالہ) کے ایک بڑے زمیندار اور دولتمند

سکھ کا نوجوان بیٹا مولانا کا وعظ سن کر مسلمان ہوگیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ اس سکھ نے دلاور چیمہ اور علی پور میں اعلان کرا دیا کہ کوئی پنڈت یا گرنتھی قلعہ میہاں سنگھ والے مولوی صاحب سے بحث کر کے ان کو شکست دے دے اور میرے بیٹے کو دوبارہ سکھ مذہب قبول کرنے پر آمادہ کر لے تو میں اس کو کئی ایکڑ زمین اور پانچ سو روپے نقد انعام دوں گا۔ علی پور کے ایک پنڈت نے یہ اعلان سُنا تو لالچ میں آ کر مولانا سے بحث کے لئے تیار ہوگیا۔ سکھ زمیندار نے پانچ سو روپے نقد جمع کرا دیے۔ اس کے لئے دستاویز لکھ دی اور پنڈت کو ساتھ لے کر قلعہ میہاں سنگھ کی طرف روانہ ہوگیا۔ بہت سے اور لوگ بھی جن میں غیر مسلم بھی تھے اور مسلمان بھی بحث سننے اور نتیجہ معلوم کرنے کی غرض سے ان کے ساتھ چل پڑے۔ یہ لوگ قلعہ میہاں سنگھ پہنچے تو مولانا تو مولانا غلام رسول اپنے بالاخانے پر تشریف فرما تھے اور ایک طالب علم کو شیخ سعدی کی مشہور کتاب بوستان کا وہ سبق پڑھا رہے تھے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ پنڈت نے آتے ہی مولانا سے ایک سوال کیا۔ آپ کو تشریف آوری سے بہت خوشی ہوئی۔ طالب علم کے سبق سے فارغ ہو جاؤں تو آپ سے بات ہوگی۔ جو جی چاہے سوال کریں۔ میں انشاء اللہ نہایت خوشی سے جواب دوں گا۔ یہ الفاظ کہہ کر اس شعر کی طرف متوجہ ہونے سے

دریں بحر جز مرد داعی نرفت
گم آں شد کہ دنبال داعی نرفت

کہتے ہیں یہ شعر پڑھتے ہی مولانا کا اسلوب بیان بدل گیا اور مجلس کا انداز کچھ اور ہی رنگ اختیار کر گیا۔ تقریر میں اللہ نے ایسی تاثیر بھر دی کہ سامعین یوں محسوس کر رہے تھے کہ در و دیوار سے کلمۂ شہادت کی

آوازیں آرہی ہیں۔ پنڈت جی اور اُن کے ساتھی بے جان تصویر بنے ہوئے مولانا کا منہ تک رہے تھے اور سب کی زبانیں گنگ ہوگئی تھیں۔ ناگہاں پنڈت نے شور مچانا شروع کر دیا۔ "مجھے لے چلو، مجھے لے چلو"۔ کچھ لوگوں نے پنڈت کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کیا اور بڑی مشکل سے بالا خانے سے نیچے اتارا۔ پنڈت پر مدہوشی سی طاری تھی۔ جب وہ کچھ ہوش میں آیا تو اس سکھ زمیندار نے جو اُسے لے کر گیا تھا، اور اس کے ساتھیوں نے اس سے دریافت کیا۔ تم بڑی شان اور دعاوے سے وہاں گئے تھے۔ لیکن جاتے ہی خاموش ہو گئے، اور کوئی بات کہے بغیر لوٹ آئے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ پنڈت نے جواب دیا۔ میں اسلام کے خلاف ایسے اعتراض سوچ کر گیا تھا جو میرے نزدیک بڑے مضبوط تھے، لیکن مولوی صاحب کے سامنے جاتے ہی تمام باتیں ذہن سے نکل گئیں۔ ان کی تقریر میں کچھ ایسا جادو بھرا ہوا تھا کہ خود میرے دل میں ایک کہرام سا بپا ہو گیا۔ ان کے مذہب کی سچائی میرے دل میں پیوست ہونے لگی اور یوں محسوس ہونے لگا کہ میرا مذہب صحیح نہیں ہے۔ مولوی صاحب کی طرف سے ایک روشنی سی میری طرف بڑھ رہی تھی اور میرے مذہب کے آثار مٹنا شروع ہو گئے تھے۔ اگر چند ثانیے مزید ان کے سامنے بیٹھا رہتا تو میں کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔

اس کے بعد بہت سے لوگوں نے پنڈت جی کو مولانا کی خدمت میں لے جانے اور ان سے بحث و مناظرہ پر آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے اور صاف لفظوں میں کہا کہ میں ہرگز مولوی غلام رسول سے بحث و مناظرہ نہیں کروں گا۔

۱۰۶۔ یہی عبداللہ نو مسلم، جن کے سکھ والد کے کہنے پر پنڈت مذکور مولانا سے

بحث کرنے گئے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ مولانا کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے ایک مسلمان خاندان میں شادی کر لی تھی۔ قبول اسلام سے پہلے بھی وہ شادی شدہ تھے۔ ایک دن وہ مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا "کہو میاں عبداللہ مع اہل و عیال کے خوش ہو؟" عرض کیا "حضرت! میری پہلی بیوی بہت سلیقہ شعار اور تابعدار تھی۔ مجھے وہ بہت یاد آتی ہے آپ دعا فرمائیں وہ بھی اسلام قبول کرکے اور میرے پاس آجائے، اگر ایسا ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ دن تو گزر ہی رہے ہیں۔

فرمایا "میاں عبداللہ! جس ذات اقدس نے تم کو ہدایت دی ہے وہ اس کو بھی ہدایت دینے پر قادر ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ ان شاء اللہ جلد ہی تمہاری مراد پوری ہو گی اب تم گھر جاؤ۔

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مولانا کے حسب فرمان گھر چلے آئے ابھی ایک ہی دن گزرا تھا کہ ان کی پہلی بیوی نے ایک شخص کے ہاتھ ان کو خط لکھ کر بھیجا کہ فلاں دن اور فلاں وقت آکر اُسے لے جاؤ۔ وہ گئے اور اُسے ساتھ لے کر مولانا کی خدمت میں قلعہ میہاں سنگھ حاضر ہوئے اور وہ مسلمان ہو گئی۔

۱۰۷۔ موضع ستو سدھواں (ضلع سیالکوٹ) کے چودھری محمود خان کہتے ہیں کہ ان کے گاؤں کے برہمن نے ان سے کہا کہ سنا ہے جو غیر مسلم مولوی صاحب کا درشن کرنے آتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا "بات تو ایسی ہی ہے" برہمن نے کہا۔ کسی دن ہم کو بھی ان کا درشن کرانا"۔ چند روز بعد مولانا تشریف لے آئے اور چودھری محمود خان نے ان سے برہمن کی بات بیان کی۔ فرمایا "اگر کوئی وقت آیا تو میں کہوں گا، تم انہیں بلا لانا۔" جمعے کا دن تھا، مولانا وعظ فرما رہے تھے کہ محمود خان کو حکم دیا۔ "برہمن کو بلا لاؤ کوئی اور غیر مسلم

نا چاہیے تو بھی آجائے ۔ حسب ارشاد محمود خاں گئے۔ برہمن سے کہا اور اس کو بلانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہیں آیا۔ دو اور غیر مسلم ان کے ساتھ آگئے۔ جوں ہی وہ مولانا کے سامنے آئے۔ حالانکہ انہوں نے وعظ کا کوئی لفظ نہیں سنا تھا۔ ان کو دور سے دیکھتے ہی کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا۔

محمود خاں کہتے ہیں کہ ایندھن کاٹنے کے لئے وہ ایک کلہاڑی برہمنوں سے مانگ کر لائے تھے۔ انہوں نے وہ کلہاڑی واپس کرنے کی بہت کوشش کی لیکن برہمنوں نے نہیں لی اور کہا کہ اس کلہاڑی سے جو لکڑیاں کاٹ کر کھیت سے لائی گئی ہیں۔ ان سے مولوی صاحب کے لئے کھانا پکایا گیا ہے۔ ممکن ہے اس کو دیکھکر اور ہاتھ لگا کر ہی ہم مسلمان ہو جائیں۔

۱۸: گوجرانوالہ کے دو میاں بیوی اپنی چودہ سالہ لڑکی کو لے کر مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ان کی لڑکی کے سر پر کوئی بال نہیں ہے اور یہ بالکل گنجی ہے اس کی شادی ہونے والی ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ اس کے سر پہ بال اُگ آئیں۔

مولانا نے لڑکی سے فرمایا" بیٹی نماز پڑھا کرو، انشاء اللہ جلد ہی اچھی ہو جاؤگی لڑکی نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اور تھوڑے سے ہی عرصے میں سر پہ بال اُگ آئے اور گنجاپن ختم ہو گیا۔ دو سال بعد وہ لڑکی اپنے چھوٹے سے بچے کے ساتھ مولانا کی خدمت میں نذرانہ لے کر حاضر ہوئی۔ اس کی ماں بھی ساتھ تھی۔ مولانا نے ان سے پوچھا "تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو؟" لڑکی کی والدہ نے تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ نے پوچھا "نماز پڑھتی ہو یا نہیں؟" لڑکی نے جواب دیا "پہلے تو نماز پڑھا کرتی تھی مگر اب چند روز سے چھوٹ گئی ہے" یہ سنتے ہی آپ نے نذرانہ واپس کر دیا اور فرمایا "تمہارے جیسے لوگوں سے جو خدا سے وعدہ کر کے توڑ دیتے ہیں۔ مجھے کوئی سروکار نہیں" ہر چند اس نے کہا لیکن آپ نے نذرانہ قبول نہ کیا۔ اور دونوں ماں بیٹی واپس گوجرانوالہ

چلی گئیں۔ رات کو وہ لڑکی سوئی صبح اٹھ کر سر پہ ہاتھ پھیرا تو ایک بال بھی نہ تھا۔

۱۹: موضع کھیکی (ضلع گوجرانوالہ) کے حکیم نبی بخش کا بیان ہے کہ انہیں ایک گاؤں میں ایک ایسے مریض کے علاج کی غرض سے جانا پڑا۔ جو مالیخولیا میں مبتلا تھا اور جسے طبیب لاعلاج قرار دے چکے تھے۔ حکیم صاحب مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ مولانا نے فرمایا علاج کرو، اللہ شافی مطلق ہے۔ شفا دے گا حکیم صاحب نے اس کا علاج شروع کیا اور قدرت الٰہی سے ایک ہی دن کے علاج سے آدھی بیماری ختم ہو گئی۔ دوسرے روز مریض بالکل تندرست ہو گیا۔ حکیم صاحب با مذاق آدمی تھے اور مولانا ان کی باتوں سے خوش ہوتے تھے۔ وہ مولانا کے پاس آئے۔ مریض کی صحت یابی کی اطلاع دی اور عرض کیا، وہ مریض تو صحت یاب ہو گیا۔ اگر کوئی ایسا ہی مریض اور آگیا تو کیا ہوگا؟ فرمایا" اللہ تعالیٰ تمہارے علاج سے ہمیشہ ایسے مریضوں کو صحت عطا فرمائے گا۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد سے مالیخولیا کے جتنے بھی مریض ان کے پاس آئے اللہ نے انہیں صحت عطا فرمائی۔

۲۰: لاہور کے میاں محمد صاحب کہتے ہیں کہ ابتدائے عمر میں وہ گھوڑوں کا بیوپار کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے گھوڑے خرید کر اپنے ملازموں کو سری نگر گھوڑے فروخت کرنے کے لئے بھیجا۔ تین مہینے گزر گئے۔ لیکن گھوڑے فروخت نہ ہوئے۔ میاں محمد صاحب نہایت پریشان تھے۔ کیونکہ سری نگر میں ملازموں کا خرچ بھی پڑ رہا تھا اور گھوڑوں کا بھی اتفاقاً مولانا غلام رسول لاہور تشریف لائے اور مسجد چینیاں والی میں وعظ کہا۔ سامعین میں میاں محمد بھی موجود تھے۔ وعظ کے بعد وہ مولانا سے ملے اور اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ انشاء اللہ تیسرے روز تمہارے گھوڑے حاکم کشمیر خریدے گا۔ اور تمہیں تین ہزار روپے منافع ہوگا۔ میاں محمد کہتے ہیں کہ وہ تاریخ انہوں نے لکھ لی۔ جب ملازم واپس آئے کہ مولانا کے فرمان کے تین روز گھوڑے فروخت ہوئے اور حساب

۱۰۶

کیا گیا تو ٹھیک تین ہزار روپے منافع ہوا۔

۲۱۔ گورداسپور (مشرقی پنجاب) کے ایک ہندو مہنت کا نام کاہن داس تھا۔ وہ اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ ایک مرتبہ موضع کالووالی آیا جو قلعہ میہاں سنگھ کے قریب ایک گاؤں ہے۔ مہنت نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں سے قلعہ میہاں سنگھ کتنے فاصلے پر ہے؟ بتایا گیا کہ تین کوس کے فاصلے پر ہے۔ مہنت کاہن داس نے کہا، سنا ہے وہاں مولوی غلام رسول رہتے ہیں۔ جو بہت عالم اور صوفی ہیں۔ میرے دل میں اسلام کے بارے میں کچھ سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔ میں ان سے یہ سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ لوگوں نے بتایا کہ ان کے پاس کئی پنڈت اور غیر مسلم بحث مباحثہ کے لئے گئے۔ اور مسلمان ہو گئے۔ آپ وہاں نہ جائیں۔ لیکن مہنت صاحب نہیں مانے اور مولانا کی خدمت میں ملفر ہو گئے۔ جاتے ہی سوال کیا "اسلام کیا چیز ہے۔ پہلی چیز ہے کلمہ پڑھنا" پھر کلمہ پڑھ کر سنایا۔ کلمہ سنتے ہی مہنت کاہن داس نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد دو سال مولانا کی خدمت میں قلعہ میہاں سنگھ فروکش رہے۔

اسطرح کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں۔ جو مولانا غلام رسول کی طرف منسوب ہیں۔

ہم لوگوں پر مادیت نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور روحانیت تقریباً ختم ہو گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم میں سے اکثریت کے ذہن اس قسم کے واقعات کی صحت کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ مولانا ممدوح ۱۲۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ ان سطور کی تحریر تک ان کی وفات پر صرف ۱۱۵ سال گزرے ہیں۔ اور اب سے تیس پینتیس برس پہلے ایسے کئی حضرات موجود تھے جنہوں نے مولانا کو دیکھا اور ان کی صحبت ورفاقت کا شرف حاصل کیا تھا۔ خود ان سطور کے راقم کو ایسے بزرگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور ان سے مولانا کے بارے میں اس قسم کی باتیں سنی ہیں۔

۱۰۷

کرامات کے ظہور کی وجہ

مولانا غلام رسول سے بکثرت کرامات کیوں ظاہر ہوئیں اور ان کی دعا دربار خداوندی میں اتنی جلدی کیوں شرف قبولیت حاصل کرتی تھی؟ اس کے بارے میں ان کے ایک شاگرد اور مرید مولوی قطب الدین بیان کرتے ہیں کہ ایک روز وہ مولانا کی خدمت میں حاضر تھے۔ عرض کیا "حضرت! آپ سے اس درجہ بکثرت کرامات ظاہر ہونے کا سبب کیا ہے؟ پہلے بھی بہت سے بزرگ ہو گزرے ہیں۔ اب بھی کئی متدین اور متقی لوگ موجود ہیں۔ بلاشبہ ان سے بھی کرامات کا ظہور ہوتا رہا ہے۔ لیکن اتنی کثرت سے نہیں جتنا کہ آپ سے؟"

مولانا نے جواب دیا "جب سے مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اس وقت سے کرامات ظہور میں آ رہی ہیں۔"

مولوی قطب الدین کہتے ہیں کہ اب میں نے اس خواب کی کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کی۔ پہلے تو وہ کئی دن ٹالتے رہے۔ لیکن جب میرا اصرار بہت بڑھ گیا تو فرمایا ایک مبارک رات کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس حالت کو نہ تو میں خواب سے تعبیر کر سکتا ہوں۔ اور نہ اسے عالم بیداری کہہ سکتا ہوں۔ مجھے حضور علیہ السلام نے صابن عنایت کر کے فرمایا "اس سے اپنے کپڑے دھو لاؤ"۔ میں نے حسب حکم کپڑے دھوئے اور پھر حاضر ہوا۔ اب حضور نے مجھے مسجد کے منبر پر کھڑا کر کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید دیا اور دوسرے میں صحیح بخاری دی۔ فرمایا یہ لوگوں کو سناؤ تم میرے وارث ہو۔ مولانا فرماتے ہیں کہ ایسی رات پھر تمام عمر نصیب نہیں ہوئی۔ اس رات جو فیوض وبرکات حاصل ہوئے، وہ کبھی بھی حاصل نہ ہوئے۔

اس قسم کے اصحاب تقویٰ اور عابد اور زاہد لوگ اب کہاں پیدا ہوں گے۔

اللہ نے ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا اور اپنے فضل وکرم خاص کا مستحق گردانا تھا۔

ایک اور واقعہ

۱۸۵۷ء کے ہنگاموں کے بعد انگریزی حکومت کے نزدیک مولانا غلام رسول کا شمار انگریز کے باغیوں میں ہونے لگا تھا۔ اس لئے انگریزی حکومت نے انہیں نظربند کر دیا تھا اور پھر وعظ پر پابندی عاید کر دی تھی۔ انگریزی حکام گاؤں میں آکر یا تھانے اور کچہری بلا کر انہیں اور ان کے خاندان کے بعض افراد کو پریشان کرتے تھے۔ بالخصوص ان کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد سے زیادہ پوچھ گچھ ہوتی تھی۔ اس ضمن میں مولانا غلام رسول کے سوانح نگار اور ان کے فرزند ارجمند مولوی عبدالقادر لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے تایا حکیم غلام محمد نے بتایا کہ ایک روز انہوں نے مولوی غلام رسول سے کہا، ہم حکام کی باز پرس سے تنگ آگئے ہیں، بہتر ہے کہ یہاں کی بود و باش ترک کر کے کسی ریاست میں جا قیام کریں۔ مولوی صاحب نے فرمایا بھائی صاحب آپ کا فرمان بجا ہے۔ لیکن میں مجبور ہوں، کیونکہ ایک دن میں مسجد میں سویا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر جگایا اور کہا تم میرے ساتھ چلو تمہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں، میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ جب گاؤں سے باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پالکی رکھی ہوئی ہے۔ میں نے حاضر ہو کر سلام عرض کی۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا "غلام رسول، ہم تمہاری مسجد میں جانا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑے رکھا اور پالکی والوں نے پالکی اٹھالی، مسجد میں تشریف لے جا کر اسی پکڑے ہوئے ہاتھ سے مجھے منبر پر بٹھایا اور فرمایا "وعظ کہا کرو۔ تم سے لوگوں کی ہدایت ہوگی، تمہاری یہی جائے بود و باش ہے۔

یہ خواب سنانے کے بعد فرمایا "بھائی صاحب اب فرمایئے میں تو مجبور ہوں، کیسے اس جگہ کو چھوڑ سکتا ہوں۔ [1] [1] سوانح مولوی غلام رسول ص ۱۳۸، ۱۳۹

چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ تمام عمر وہ اسی گاؤں (قلعہ میاں سنگھ) میں رہے اور خلق کثیر نے یہاں آکر ان سے استفادہ و استفاضہ کیا۔

صحابہ کرام کی خوشبو

مولانا کے ایک شاگرد اور مرید مولوی علاؤالدین کا بیان ہے۔ کہ ایک دن وہ مولانا کے ساتھ موضع ہیراں والا جا رہے تھے۔ مولانا گھوڑی پر سوار تھے۔ راستے میں سطح زمین سے قدرے اونچی ایک مقام آیا تو آپ گھوڑی سے اتر پڑے اور فرمایا "علاؤالدین یہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی خوشبو آرہی ہے۔ تم گھوڑی پکڑ لو۔" انہوں نے حسب ارشاد گھوڑی کی لگام پکڑی۔ آپؒ نے وضو کیا اور جوتے اتار کر ادھر ادھر گھومنے لگے، جیسے کوئی خاص جگہ تلاش کر رہے ہوں۔ بالآخر ایک جگہ پر بیٹھ گئے دوپہر کا وقت اور گرمیوں کا موسم تھا۔ آپ جذبہ کے عالم میں تھے۔ کافی دیر وہاں بیٹھے رہے۔ دستار مبارک سر سے گر گئی تھی۔ اور انہیں اپنے آپ کا کچھ پتہ نہ تھا۔ مولوی علاؤالدین تعجب و تحیر کے عالم میں کھڑے ان کی حرکات و سکنات دیکھ رہے تھے۔ مولانا ظہر کے اوّل وقت وہاں سے اٹھے اور نماز ادا کی۔ پھر فرمایا:

"میرا دل چاہتا ہے کہ میری قبر یہاں ہو جائے"

یہاں یہ یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعداد بعض تاریخی روایات کے مطابق ایک لاکھ پچیس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ وہ صرف جزیرۃ العرب ہی میں اقامت گزیں نہ رہے تھے۔ جنگ و جہاد، کاروبار اور تبلیغ دین و اشاعت اسلام کے سلسلے میں مختلف ملکوں اور علاقوں میں پھیل گئے تھے۔ کتب تاریخ سے ثابت ہے کہ ہندوستان کے بعض شہروں اور

---

[1] سوانح مولوی غلام رسول، ص ۱۰۵ تا ۱۰۶

علاقوں میں بھی پچیس صحابہ تشریف لائے۔ ان کی آمد و رفت کا سلسلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد (۱۵ ہجری) سے لے کر یزید بن معاویہ کے زمانے تک جاری رہا۔ ان کے نام بھی کتابوں میں مرقوم ہیں۔ تاریخ سے واضح ہوتا ہے، کہ موجودہ بلوچستان کے متعدد علاقوں اور صوبہ سرحد کے شہر بنوں میں بھی (جسے عربوں نے "بنہ" کہا ہے) بغرض جہاد صحابہ کرام کا ورودِ مسعود ہوا۔ عین ممکن ہے اس سے آگے بڑھ کر موجودہ پنجاب کے بعض علاقوں میں بھی آئے ہوں؛ اور مولانا غلام رسول کو جس مقام سے صحابہ کی خوشبو آئی، وہاں کوئی صحابی مدفون ہو ــــ ہمارے لئے اگرچہ اس معاملے میں کوئی قطعی رائے قائم کرنا مشکل ہے، تاہم اس سے انکار نہیں کہ اولیا و اتقیا کا معاملہ عام لوگوں سے بہت مختلف ہوتا ہے اور ان کے قلب و روح کی قوت حاسہ اس درجے تیز ہوتی ہے کہ اس کی مدد سے وہ ایسے آثار تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں جہاں ہم ظاہر بینوں کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

سخاوت اور مہمان نوازی

مولانا غلام رسول بہت سخی اور مہمان نواز تھے۔ اہل و عیال کے علاوہ رشتے داروں اور عزیز و اقارب پر بھی دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ ان کے شادی بیاہ کی ذمے داریاں بھی انہی نے سنبھال رکھی تھیں۔ ان کی تعلیم و تعلم کے معاملات بھی انہی کے سپرد تھے۔ ان کے مدرسے میں جو طلب حصولِ علم کے لیے آتے اور جو لوگ فیض حاصل کرنے کی غرض سے وہاں مقیم رہتے، ان کے خورد و نوش کا انتظام بھی وہ خود ہی کرتے تھے ــــ مہمانوں کی تعداد پندرہ کے قریب روزانہ ہوتی تھی۔ بعض دفعہ یہ تعداد چالیس تک بھی پہنچ جاتی تھی۔ گھر کی عورتیں یا چکی پیستی رہتیں یا کھانا پکانے میں مصروف رہتی تھیں۔ ایسا بھی ہوتا کہ مہمان روحانی فیض بھی حاصل کرتے۔ کھانا بھی کھاتے۔ بعض بھنگی پوستی بھی ان کی سخاوت سے فائدہ اٹھاتے اور اپنی اس ضرورت کے لئے ان سے پیسے لے جاتے۔

اس مردِ درویش کا دستِ سخا اس قدر وسیع تھا کہ کسی شخص کا دامنِ طلب خالی نہ رہتا ایک مرتبہ ایک پوستی ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اور صاف لفظوں میں کہا کہ میں پوست پینے کا عادی ہوں اور بہت زیادہ پیتا ہوں۔ آج بالکل خالی ہاتھ ہوں، پوست پینے کے لئے کوئی پیسہ میرے پاس نہیں ہے۔ سخت طلب لگی ہوئی ہے، خدا کے لئے کچھ پیسے دیجئے تاکہ پوست پی سکوں۔ آپ نے اس کو ایک روپیہ دیا۔ دوسرے دن وہ پھر آیا، وہی ضرورت بیان کی اور ایک روپیہ لے گیا۔ اس طرح متواتر سات دن آتا اور ایک ایک روپیہ روزانہ لے جاتا رہا۔ اس اثنا میں جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، وہ آپ کو کہتے رہتے کہ یہ شخص خود پوست پینے کا اعتراف کرتا ہے اور اسی کے لئے آپ سے پیسے لیتا ہے۔ آپ اس غلط کام کے لئے کیوں روزانہ ایک روپیہ دیتے ہیں۔ ایک روپے کی اس زمانے میں بہت قیمت تھی، لیکن مولانا نے کسی کی پروا نہ کی اور اس کا مطالبہ پورا کرتے رہے۔ آٹھویں دن وہ آیا اور روپیہ طلب کیا تو اُسے اپنے پاس بٹھا لیا، نہایت شفقت سے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور پوست اور دوسری نشہ آور چیزوں کی مذمت بیان کرنا شروع کی۔ وہ شخص اتنا متاثر ہوا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور اسی وقت پوست نوشی سے توبہ کر لی۔ اب پوست کے بجائے مولانا نے اُسے اپنی جیب سے دودھ پلا اور حلوہ کھلانا شروع کیا۔ چھ مہینے وہ ان کی خدمت رہا۔ ذکر الٰہی اور یادِ خدا اس کا ہر وقت کا معمول بن گیا تھا۔

مولانا عبداللہ غزنوی سے مولانا غلام رسول بیعت بھی تھے۔ اور دونوں کا آپس میں گہرا دوستانہ بھی تھا۔ مولانا عبداللہ غزنوی نے چونکہ اتباعِ کتاب و سنت کی پاداش میں اپنا ملک چھوڑا تھا۔ اور ہندوستان آ کر وہ خالصتاً دینی خدمات انجام دے رہے تھے اس لئے مولانا غلام رسول سے بے پناہ تعلق

۱۱۲

خاطر رکھتے تھے اوران کی مالی امداد کو اپنے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔

اولاد کی تربیت

مولانا غلام رسول کے فرزند گرامی مولانا عبدالقادر مرحوم بیان کرتے ہیں کہ مولانا اپنی اولاد کی تربیت کا خاص طور سے اہتمام فرماتے تھے۔ ان کو دینی مسائل سکھلاتے اور پانچ وقت کی نمازیں با جماعت ادا کرنے کا حکم دیتے۔ سحری کے وقت تہجد کے لئے جگاتے اور مسجد میں اپنے ساتھ لے جاتے۔ مولوی عبدالقادر لکھتے ہیں :

"میری عمر اس وقت محض نو سال کی تھی۔ ایک دن والدہ صاحبہ نے کہا کہ ابھی یہ نابالغ ہے۔ شرع نے اس کو مکلف نہیں کیا تو اس کو تہجد کے لئے جگانے اور مہمانوں کی خدمت کے لئے تنگ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے آنحضرت نے فرمایا ہے۔ انما الاعمال بالنیات میں اس کو اس نیت سے تکلیف دیتا ہوں کہ اس کو نیک کاموں کی عادت ہو جائے۔ دوسرا مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب یہ کسی دن یتیم ہو جائیں گے۔ جو کچھ میں اس سے اب کراتا ہوں۔ یہ اس کو یاد رہے گا۔ اور بڑا ہو کر ان عادات کا پابند ہو جائے گا۔ اس کے دل میں تخم حمیت اور مروت بو رہا ہوں۔ انشاء اللہ کسی روز یہ تخم پھل پھول جائے گا۔ میرا خدا میری محنت کو ضائع نہ کرے گا۔ نابالغوں کا سینہ مثل آئینہ ہوتا ہے۔ جسطرح ان کو لگایا جائے وہ رستہ ان کے سینوں میں نقش ہو جاتا ہے" لے

اولاد کی دینی اور مذہبی تربیت نہایت ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے اکے مولوی غلام رسول ص ۱۶۰-۱۶۱

۱۱۳

نے گھر کے سربراہ کو "راعی" یعنی نگہبان قرار دیا ہے۔ اس حیثیت سے والد کا فرض ہے کہ اولاد کی ہر اعتبار سے نگرانی اور نگہداشت کرے۔ اس ضمن میں مولانا غلام رسول کا نقطہ نظر جو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ عین حقیقت پر مبنی ہے۔ انہوں نے عمدہ طریقے سے اولاد کی تربیت کی اور بچپن ہی میں انہیں نیکی کی راہ پر لگا دیا اور اس کی جو وجہ بیان فرمائی وہ بالکل صحیح ہے۔

چند خصوصیات

گزشتہ صفحات میں مولانا غلام رسول کے تقویٰ و طہارت اور خصائل حمیدہ کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔ ان کے بیشمار خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ ہر وقت باوضو رہتے اور اپنے اصحاب عقیدت و ارادت کو بھی باوضو رہنے کی تلقین فرماتے اور کہا کرتے الوضوء سلاح المومنین (وضو مومنوں کا ہتھیار ہے) ان کا ارشاد ہے کہ باوضو آدمی پر نہ جادو اثر کرتا ہے نہ جن بھوت اسے تکلیف پہنچا سکتے ہیں اور نہ موذی چیزیں اسے مبتلائے مصیبت کر سکتی ہیں فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ انصار سے پوچھا کہ تم میں وہ کون سی صفت پائی جاتی ہے جس کی وجہ قرآن مجید میں تمہارے بارے میں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ فرمایا گیا انہوں نے جواب دیا ہم لوگ باوضو رہتے ہیں۔

فرمایا کرتے کہ وضو کرکے جو بھی کام کیا جائے۔ اس میں برکت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ خود پاکیزگی اختیار کرنا اور دوسرے کو پاکیزہ رہنے کی تلقین کرنا منشاء اسلام ہے۔ صوفی اور سالک دربار خداوندی میں اسی لئے زیادہ مقبول ہیں کہ وہ طہارت اور پاکیزگی کا التزام کرتے ہیں۔ مجذوب بھی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتا ہے۔ مگر وہ سالک اور صوفی کے

رتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ سالک شرع کا مکلف ہے اور ہر وقت اللہ سے طالب رضا رہتا ہے۔ اس کے برعکس مجذوب پر استغراق اور جذب کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ سالک تمام درجات سلوک طے کر کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہو جاتا ہے۔ لیکن مجذوب جزئیات شرع اور مراتب تصوف سے واقف نہیں ہوتا۔

ارادت مندوں سے کہا کرتے کہ اصل فضیلت اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتی ہے جس کو اتباع رسولؐ نصیب نہیں اُسے مرتبہ فضیلت نصیب نہیں ہوتا۔ ہر قسم کے روحانی فیوض و برکات اور درجات و مراتب کا بنیادی منبع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔

ہمیشہ نیچی نظر کر کے چلتے۔ دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرتے۔ اس کے کتاب و سنت میں جو احکام صادر فرمائے گئے ہیں۔ وہ لوگوں کو سناتے۔ زیادہ باتیں کرنے سے منع کرتے اور زبان کو قابو میں رکھنے کی تلقین کرتے۔ ہر کام خلوص نیت سے کرنے کی تاکید فرماتے۔ کسی کو ذہنی اور جسمانی تکلیف نہ پہنچاتے۔ مال مشتبہ سے سخت پرہیز کرتے۔ سب کی بات کامل توجہ اور غور سے سنتے۔ لباس اور کھانے پینے میں کسی نوع کا تکلف نہ کرتے۔ سادہ لباس پہنتے اور سادہ کھانا کھاتے چھوٹے پر شفقت فرماتے اور اپنے ہم عمروں اور بڑوں کا احترام کرتے بہت سے لوگ اُن سے فقہی مسائل پوچھنے آتے اور تحریری فتوے لینے کی غرض سے بھی حاضر خدمت ہوتے سب کو تسلی بخش جواب دیتے اور قرآن و حدیث اور فقہ کی روشنی میں فتوے تحریر فرماتے جو لوگ زبانی مسائل دریافت کرتے ان کو بھی نہایت اطمینان سے مسئلے کی نوعیت سمجھاتے جب تک وہ مطمئن نہ ہو جاتا اور مسئلہ اچھی طرح ذہن نشین نہ ہو جاتا اُسے اٹھنے نہ دیتے۔

ہر چھوٹا بڑا اُن سے بے تکلفی سے بات کر سکتا اور بے جھجک اپنا مدعا

بیان کر سکتا تھا ہر شخص کے علم اور ذہن کے مطابق بات کرتے اور اس کے مرتبہ و مقام کو ملحوظ خاطر رکھتے۔

کسی ایسی مجلس میں شریک نہ ہوتے۔ جس میں ریا اور سمعہ کا ادنیٰ شائبہ بھی پایا جاتا۔ اپنے ذاتی مفاد کو ہرگز پیش نظر نہ رکھتے۔ اگر انہیں شبہ پڑ جاتا کہ فلاں مقام کے لوگ ان کی کوئی مالی اعانت کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہاں بالکل نہ جاتے اور جانے کا پروگرام بھی طے ہو چکا ہوتا تو منسوخ کر دیتے یا اس وقت تک ملتوی کر دیتے جب تک یہ شبہ دور نہ ہو جاتا۔

مزاج کے نرم اور طبیعت کے دھیمے تھے۔ کسی سے سخت کلامی نہ کرتے۔ ہر شخص سے پیار اور قربت سے پیش آتے۔ بحث سے شدید نفرت تھی۔

فقہی مسلک

فقہی مسلک کے اعتبار سے اہلحدیث تھے اور اتباع سنت ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اہل حدیث کے مسائل مشہورہ آمین اور رفع یدین وغیرہ پر عامل تھے۔ فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ دیگر مسائل میں بھی اسی مسلک کو ترجیح دیتے اور فتوے میں کتاب و سنت کو پیش نگاہ رکھتے۔

وعظ میں بدعات اور مروجہ رسوم کی سخت مخالفت کرتے اور خالص کتاب و سنت کے مسائل بیان فرماتے۔ مسئلہ توحید نہایت عمدہ اور موثر انداز میں بیان کرتے

وصیت

مولانا نے عازم بیت اللہ ہونے سے قبل اپنے بیٹوں کے لئے حسب ذیل وصیت تحریر فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی لانبی بعدہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسائر من یذل

۱۱۶

مرضیات اللہ مجہلہ لمالیعل۔ امروز دو شنبہ ۱۵ شوال ۱۲۸۵ھ مقدسہ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ فقیر عبداللہ المعروف بغلام رسول بن جناب فضیلت دستگاہ رحیم بخش بن حافظ نظام الدین خادم بن حافظ فاضل کامل بہاؤالدین بن جامع کمالات حافظ محمد اکرم بن حافظ فاضل عصمت اللہ بن مصدر کمالات زبدہ اہل اللہ کامل التحریر جناب عبداللہ سکندر بن نور محمد بن پیر محمد بخش بفضل الٰہی عازم زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً گردید لہذا بہ فرزندی عبدالقادر کہ امروز نہ سال است وبعد تلاوت و قرآن شریف وتحصیل صرف تازہ اردی بوستان وگلستان می خواند و نورچشمی محمد عبدالعزیز کہ سہ و نیم سالہ است وصیت میکنم کہ از ہمہ امور علم دینی از تفسیر وحدیث وفقہ وسیر و تصوف مقدم دانند۔ وملاک امر واساس الایمان بقین کنند و تیہگی ہمت بادتوجہ شوند خصوصاً صحبت قدمین ازہم شمارند کہ اہل حدیث اہل اللہ اند وبعد فراغ از علم دینیہ دست بعیت بشیخ کامل مکمل دہند۔ ودریں زمان مثل عبداللہ غزنوی در قیاس ما احدے نیست۔ صحبتش اکسیر است دبحقیقت آنحضرت کامل مکمل پیراست و عبدالقادر ترجمہ قرآن از ایشان شروع کنند۔ وہم اللہ عبدالعزیز از ایشاں شروع کنند کہ در عقیدہ فقیر مثل جنید دنظیر حضرت بایزید است۔ لایدرک الواصف المطری خصائصہٗ وان یک سابقاً فی کل ماوصفا۔ ہمیں بس گرچہ بس مقصد تمام کہ در سنگ خریدارانش باشم دلی باید کہ بلحدین وزنادقہ وکسے کہ سر مو مخالف شریعت محمدیہ باشد مجلس نکنند وبا اولیاء اللہ وکمال صوفیہ حسن عقیدہ وثابت نمانند۔ امام شعرانی فرمودہ یاک ولحوم الاولیاء فانہا مسمومۃ وشطحیات آن حضرت بدہا الکن بر محل نیک فرود آرند۔ واوقات خود را اولاً باداۓ صلوٰۃ در اوقات متبہ واقامت ارکان وواجبات وسنن ومستحبات بتقید جماعت وخشوع تمام معور کنند و ایمان خود را درست

۱۱۷

کنند وثانیاً بہ تلاوت قرآن ودرود شریف واذکار نور علیٰ نور نمائند۔ وبس ست

گرچہ ندیم زندہ بردوزیم	دامنے کز فراق چاک شدہ
در بہر دیم عذر ما بپذیر	اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

الغرض آپ مکہ معظمہ پہنچ گئے اور وہاں آپ نے ذیل کی غزل کعبہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر کہی۔

۱۲۸۸ھ

زراہ دور بہ بیت الحرام می آیم	بصد نیاز وبصد احترام می آیم
گزشت عمر جوانی بحظ نفس ولی	سفید ریش بباب اسلام می آیم
برائے عفو جرائم بہ توبہ مستغفر	بصد ندامت تا ایں مقام می آیم
کرم نما وگذر کن کہ ناسزا کردم	طفیل حضرت خیر الانام مے آیم
بحضرت تو باستار کعبہ دست زدہ	باستغاثہ وطلب مرام می آیم
زلال رحمت خود دہ کہ تا شوم سیراب	بسکہ تشنہ لب وتلخ کام می آیم
وقوف موقف عرفات دانیم لائق	چو خواندہ تو برحمت بکام می آیم
گر گنتم ز جرائم بسعی درمیلین	پس از طواف لبوائے مقام می آیم
برائے رمی شیاطین رسیدہ بر جمرہ	پے طواف بمسجد حرام می آیم
نمود خلق ز اطلاق بد بعنصر خدا	بطلب رحمت رحمان مدام می آیم
مگر سر گیش منی ورمنا شوم قرباں	امیدوار عنایت محمد می آیم

یہ وصیت منظومہ بالا جو مولانا محمد ح نے اپنے بیٹوں (عبدالقادر اور عبدالعزیز) کے لئے تحریر فرمائی فارسی زبان میں ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے۔

اما بعد۔ آج بروز پیر شوال ۱۲۸۸ھ کو یہ فقیر عبداللہ عرف غلام رسول

کے نام سے مشہور ہے۔ محض فضل خداوندی سے حرمین شریفین کی زیارت کا عزم کر رہا ہے۔ میرا بیٹا عبدالقادر جو کہ آج نو برس کا ہو چکا ہے۔ اور قرآن شریف پڑھنے کے بعد علم صرف میں زرادی تک کتابیں پڑھ چکا ہے۔ اور فارسی کی بوستان اور گلستان پڑھ رہا ہے۔ نورچشمی محمد عبدالعزیز جو کہ ساڑھے تین برس کا ہو گیا ہے، میں انہیں وصیت کرتا ہوں کہ علم دین یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت اور تصوف کے حصول کو تمام معاملات پر مقدم قرار دیں۔ اسی کو بنیادی کام اور اساس ایمان ٹھہرائیں اور ہر اعتبار سے اسی کو مرکز توجہ بنائیں۔ بالخصوص صحبت محدثین کو اپنے لئے لازم قرار دیں اور یقین رکھیں کہ اہل حدیث ہی اہل اللہ کا گروہ ہے۔ علم دین سے فراغت کے بعد کسی شیخ کامل و مکمل کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ میرے خیال میں مولانا عبداللہ غزنوی کے مرتبے کا اس زمانے میں کوئی اور شخص نہیں ہے۔ ان کی محبت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ حضرت عبداللہ غزنوی پیر کامل و مکمل ہیں۔ عبدالقادر درس قرآن مجید کے ترجمے کا آغاز اور عبدالعزیز اپنی تعلیم کا آغاز یعنی بسم اللہ انہی سے کریں۔ اس لئے کہ یہ فقیر یقین رکھتا ہے کہ وہ اس عہد میں مثل جنید اور بنظیر حضرت بایزید ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کی صفت کرنے والا ان کے اوصاف کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے ہر وصف میں سلف صالح کا نمونہ ہیں یہی وجہ ہے کہ میں خود ان کے حلقۂ دامن سے وابستہ ہوں۔

ہمیں بس گرچہ کلہ قماشم ۔۔۔ کہ در سلک خریدارنش باشم

اپنے بیٹوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ملحدوں اور زندیقوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں اور کسی ایسے شخص کی مجلس اختیار نہ کریں۔ جو شریعت محمدیہ کا کسی صورت میں بھی مخالف ہو۔ اولیاء اللہ اور باکمال صوفیاء سے ہمیشہ حسن عقیدت رکھیں۔ اپنے اوقات کو اولے نماز، اقامت ارکان دین، واجبات و سنن اور مستحبات کی بجا آوری

میں صرف کریں، جماعت کے پابند رہیں اور دلوں کو خشوع و خضوع سے معمور رکھیں۔ دوسری بات جس پر عامل رہنا ضروری ہے۔ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کو جزو زندگی بنائیں، اذکار و ظائف کو اپنا معمول ٹھہرائیں اور درود شریف کثرت سے پڑھا کریں بس میری یہی وصیت ہے۔

گر بہ ندیم زندہ برد زیم ۔۔۔ داغے کز فراق چاک شد
ور بمیردیم عذرما بپذیر ۔۔۔ اے بسا آرزو کہ خاک شد

تصنیفات

مولانا غلام رسول ہر شعبۂ علم پر عبور رکھتے تھے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، منطق وفلسفہ، صرف ونحو، معانی بیان، ادب و انشا اور علم کلام سے پوری طرح باخبر تھے۔ اس دور کی مروجہ زبانوں یعنی عربی اور فارسی میں مہارت رکھتے تھے۔ پنجابی ان کی مادری زبان تھی۔ انہوں نے فارسی اور پنجابی کو ذریعۂ تبلیغ بنایا اور ان زبانوں میں متعدد کتابیں تصنیف کیں، جن کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) **فتاوی مولوی غلام رسول**:۔ یہ ان کے فقہی نوعیت کے فتاوے ہیں جو مختلف لوگوں کے مستولہ مسائل پر مشتمل ہیں، اس زمانے میں علمی زبان عام طور پر فارسی کو سمجھا جاتا تھا، اور فقہی مسائل اور فتوے اسی زبان میں تحریر کیے جاتے تھے۔ یہ فتاوے بھی فارسی میں ہیں۔

(۲) **رسالہ تراویح**:۔ یہ بھی فارسی میں ہے اور نماز تراویح سے متعلق ہے۔

(۳) **حلیہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم**:۔ اس میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے آنحضرت ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیا گیا ہے۔

(۴) **قصہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ**:۔ یہ پنجابی نظم میں ہے اور اس میں مشہور صحابی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے واقعات زندگی بیان کیے گئے ہیں۔

(۵) **قصہ سسی پنوں** :۔ یہ بھی پنجابی نظم میں ہے اور اس میں سسی پنوں کے نام سے خاص روحانی اور علمی باتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۶) **سی حرفی** :۔ یہ بھی پنجابی نظم میں ہے۔

(۷) **مجموعہ نماز** :۔ یہ بھی پنجابی میں ترجم نماز ہے۔

(۸) **تفسیر سورۂ فاتحہ** :۔

(۹) **پنج باب** :۔ یہ پنجابی نثر میں ہے اور پکی روٹی کے انداز پر اس میں فقہی مسائل تحریر میں لائے گئے ہیں

(۱۰) **پکی روٹی** :۔ یہ بھی فقہی مسائل پر مشتمل ہے اور پنجابی نثر میں ہے۔

ان کتابوں میں سے بعض کتابیں کئی مرتبہ چھپ چکی ہیں۔

شعر و شاعری :۔

مولانا غلام رسول فارسی اور پنجابی کے بہت اچھے شاعر تھے۔ ان کے دادا حافظ نظام الدین خادم کا شمار بھی اپنے دور میں فارسی کے مشہور شعرا میں ہوتا ہے۔ مولانا غلام رسول کے پنجابی اشعار میں بعض اردو کے الفاظ بھی ہیں۔ حج بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو روانگی کے وقت جو شعر کہے، ان میں سے چند ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

بحمد اللہ ہویا فضل الٰہی   فراغت حج بیت اللہ سے پائی
مدینہ کی طرف ہوئی تیاری   گیتی حجاج اونٹوں پر تیاری
پہلے دن قافلہ ہو جمع سارا   گیتوں نے فاطمہ دی وادی اتارا
مدینہ طیبہ دی وا جو آئی   کلیجے عاشقاں دے ٹھنڈ پائی
وہ روضہ دور سے نظری جو آیا   خدا اوہ نور دا جلوہ دکھایا
ادب سے قافلے ہوئے پیادے   محبت فیر سے دل صاف سادے
مبارک شہر تھیں داؤں جو چلیاں   ہلے دل وکھرے مانند کھیاں

صلوٰتاں وانگ بلبل دے پکاراں   دلوں محبوب دا حلیہ چیتاراں
گیتی اج طالع بیداریاری   اجو کی اس گھڑی پر جان واری
عجب وہ مسجد نبوی منور   عجب روضہ رسول اللہ دا انور
نہ جھلن اکھیاں وہ دیکھ انور   ہووں صدقے رسول اللہ دے دربار
گیا ہن جی نے گیا سامان کرے   پکارے عشق جان قربان کریے
مبارک روضہ مسجد دے کنارے   وہ سورج وانگ دوروں لاٹ مارے

اس نظم کا آخری شعر ہے۔

غلام ایہہ عین میرا مدعا ہے
شکستہ شیشہ دل کا صدا ہے

گھر سے عازم حرمین شریفین ہونے سے پہلے ان کے دل کی جو کیفیت تھی وہ دیار رسول ﷺ کی جو محبت ان کے قلب و روح میں کروٹ لے رہی تھی۔ اس کا اندازہ ان کے مندرجہ تحت پنجابی اشعار سے کیا جا سکتا ہے۔

چلیں اس دیس نوں دے سآبانا   مجھے کیتا حبیب اللہ ٹکانا
چلا نشتر ہووال قربان تیری   تیرے راہاں توں گھول جان میری
ہوئی رات جو روون نین میرے   کلیجے چھیک پاون دیں بیرے
رسول اللہ دے کر کر یاد آثار   اپنے مار بھڑکے شوق دیدار
مدینے سیں پہنچا اک وار میں نوں   حیاتی ہیں ملا دلدار میں نوں
غبار اس راہ دا سرمہ بناواں   ہوواں صدقے اگر اک جھات پاواں
جے پر ہوون تے ماراں اڈاری   ویکھاں روضہ جے طالع کرن یاری

صبا روضے رسول اللہ دے جائیں   میرا احوال رو رو کے سنائیں

۱۲۲

کہیں بعد از ہزاراں بار صلوٰت   کروڑیں بار تسلیم و تحیات

جدوں محبوب رحمانی نگاہ کر   وچھوڑے سے جان آئی لباں پر

اپنے عشق سے جل بل گئی جی   کہو اس درد دا دا روکراں کی

خدا جانے جدوں کی جائیاں ہیں   میرے بابل تیرے ڈولیاں میں[1]

اس نظم کے یہ شعر ملاحظہ ہوں۔ کس قدر درد و سوز میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور اپنی کمزوریوں کو کس مؤثر انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔

گئی ہاں نال میں نامہ سیاہ ہوں   بس تقصیر مند و پُر گناہ ہوں۔

تغافل نال گذری عمر ساری   گیاں بیاں، گھڑی رہیاں بچاری

گیا کرساں جو بھلکے کوت ننگن   آ جلدی جنج بوہے آن ڈھوسن

جدوں ڈولی کہاراں آن چائی   اکیلے چھوڑ جاسن بھین بھائی

بیگا نیاں نال ہے پردیس جاناں   نہیں پھرنت نت ایس دیس آناں

غلام ایہ پُر گناہ بے ساز و ساماں   پھڑا محکم رسول اللہ دا داماں

اسی مضمون کے چند فارسی اشعار پڑھیے۔

گویم بتوائے صبا پیامے   در وادی عشق چند گامے

از ملک عجم مگر بر آئی   در ناحیہ عرب در آئی

با دیدۂ زار و دل نگارے   در شہر مدینہ کن گزارے

بیں روضۂ پاک سرورِ دیں   آں مضجع خاتم النبییں

بر دیدہ بر تن کشیدہ   در قبر شریف رسیدہ

[1] اپنے نام کی طرف اشارہ ہے کہ والدین نے میرا نام ہی غلام رسول رکھا ہے یعنی مجھے وقت پیدائش ہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنا دیا گیا ہے۔

۱۲۳

اس نظم کا آخری شعر ہے۔

از حد شدہ درد انتظام
بر راہِ تو دیدہ اشکبارم

مکہ معظمہ پہنچ کر آپ نے جو فارسی اشعار کہے ان میں سے چند یہ ہیں۔

ز راہ دور بر بیت الحرام می آیم   بصد نیاز و بصد احترام می آیم

گزشت عمر جوانی بحظِ نفسانی   سفید ریش بباب السلام می آیم

برائے عفو جرائم بتوبہ مستغفر   بصد ندامت تا ایں مقام می آیم

مدینہ منورہ جانے کے بعد آپ نے جو فارسی اشعار کہے، وہ یہاں درج کیے جاتے ہیں۔ ابتدا میں یہ الفاظ مرقوم ہیں۔ "بمدینہ منورہ بروضہ طیبہ گفتہ شد ۱۲۸۹ھ"

شکر خدا چہ دولت سیداست و بختیار   غنچہ مرادِ قلب شگفت از دمِ بہار

دیدم بچشم عشق مدینہ منورہ   اینم سزد کہ گوہر جاں راکنم نثار

یعنی شب وصال رسیداست از حیات   شب قدر را بہ فدائی بیک ساعتش ہزار

ذوقش بجز حلاوت ایمان کی چشید   کذاب مدعی کہ ازیں فیض برکنار

حقا کہ چہ دولتیست کہ شد دستیاب من   در دِ زبان کنم چو عنادل ہزار بار

استادہ باداب بحضور محمدؐ ہمی   صلوٰۃ ذاکیات و تحیات بے شمار

یا رب صل علی الذی اخترتہ واجتبیہ   وعلی تامۃ آلہ وعلی صحابتہ الکبار

وھو النبی شفیعا خیر البشر خیر الرسل   ھو رحمۃ للعالمین کالشمس فی وسط النہار

اے سرور دو عالم سلطان مرسلین   بر مجرمم شفاعت خود کن رفیق دیار

از جان و دل غلام رسولم مرا چہ غم   یک نیم نگاہ تر اام اے سردار

مولانا غلام رسول بلا شبہ اپنے دور کے جید عالم، نامور فقیہ، بہت بڑے صوفی نہایت متقی اور پرہیزگار، مستجاب الدعوات اور ممتاز شاعر تھے۔ انہوں نے

اگرچہ فارسی میں بھی شعر کہے، لیکن ان کا زیادہ کلام پنجابی میں ہے۔ نظم اور نثر میں اُنہوں نے پنجابی زبان کی بہت خدمت کی، اور اپنے ماحول کے مطابق زیادہ تر اسی زبان کو اظہارِ خیال کا ذریعہ بنایا۔ فارسی میں اُنہوں نے فتوے تحریر فرمائے، اور اس زمانے میں یہی رواج تھا۔ جو لوگ فقہی نوعیت کے مسائل دریافت کرتے تھے، ان کو فارسی میں جواب دیا جاتا تھا۔ اور فارسی میں عربی عبارتیں بکثرت درج کی جاتی تھیں۔ مولانا کے فتاوے بھی اسی نوعیت کے ہیں۔ اور ان میں عربی اور فارسی دونوں زبانیں مرقوم ہیں۔ ان کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ تینوں زبانوں کے ادیب تھے۔ عربی کے بھی فارسی کے بھی اور پنجابی کے بھی ——!

گزشتہ صفحات میں ان کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ان کی ایک کتاب کا نام "قصہ سسی پنوں" ہے۔ یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے اور سسی پنوں کے نام سے اس میں تصوف و روحانیت کا درس دیا گیا ہے۔ اس کا ایک شعر ہے۔

بلوچا ظالماں سسّی دین میرے
کجا دا یار دا دو نین سیرے

ہر اعتبار سے یہ اونچے درجے کا شعر ہے۔

وفات

قلعہ میہاں سنگھ میں مولانا غلام رسول کی مسجد میں ایک حافظ صاحب رہتے تھے، جو گاؤں کے بچوں کو قرآن شریف پڑھاتے تھے۔ اور مسجد کے مؤذن تھے ایک روز مولانا غلام رسول خلافِ معمول اُن کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ اس دن مولانا کی عمر کے ۶۳ سال پورے ہونے میں ایک دن باقی تھا۔ حافظ صاحب بہت

متدین اور پرہیزگار تھے، مولانا نے ان سے فرمایا، حافظ صاحب! جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ مجھ پر اللہ کا یہ خاص فضل رہا ہے، کہ مجھ سے کسی ایسے عمل کا ارتکاب نہیں ہوا جو خلافِ سنت ہو اور کوئی ایسا عمل ترک نہیں ہوا جو مسنون ہو۔ اب آخری سنت باقی رہ گئی ہے۔ اگر مگر اللہ تعالیٰ وہ بھی نصیب فرما دے تو زہے قسمت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پورے ۶۳ سال ہوئی ہے۔ اور میری عمر بھی کل ۶۳ سال کی ہو جائے گی۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے۔

اتفاق سے دوسرے روز ساہیوال سے دو مہمان آگئے۔ مولانا نے نمازِ ظہر سے قبل اپنے بڑے لڑکے مولوی عبدالقادر سے فرمایا کہ "قطب الدین درویش کو ساتھ لے کر گھر جاؤ اور وہاں سے دانے اٹھوا کر غرباء پر لا رکھو تاکہ آنا پیس جائے" اس کے بعد ظہر کی اذان ہوئی آپ نے خود جماعت کرائی۔ نماز کے بعد دونوں مہمانوں کو اپنے ساتھ لے کر حجرے میں تشریف لے گئے۔ اس وقت بالکل تندرست تھے کسی قسم کی کوئی بیماری نہ تھی۔ مہمانوں کو تلقین کرنا شروع کی۔ پہلے مولوی فضل الدین صاحب کو گلے کا ذکر کرایا۔ ایک بار گلے کی ضرب دی، دوسری بار ضرب دے رہے تھے، کہ روح مبارک جسدِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

یہ صورتحال دیکھ کر مہمان گھبرا گئے۔ مولوی فضل الدین صاحب جلدی سے باہر آئے اور مولانا کے بھائی حکیم غلام محمد سے کہا کہ مولوی صاحب کو کچھ ہو گیا ہے، وہ طبیب حاذق تھے۔ اُنہوں نے دیکھتے ہی فرمایا مولوی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ یہ خبر جیسے قلعہ میہاں سنگھ میں پھیلی اس کے بعد آناً فاناً گرد و نواح کے دیہات میں پہنچ گئی، بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ متعدد طبیب بھی آگئے۔ اطباء نے کہا کہ مولانا کی موت واقع نہیں ہوئی، ان کو سکتہ ہو گیا ہے۔ اُنہوں نے آپ کو رگ لگائی۔ لیکن حکیم غلام محمد

بار بار یہی کہتے سنے کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔

حکیم غلام محمد مرحوم نے تمام طلبا اور باقی لوگوں سے کہا کہ ہمارے خاندان میں یہی معاملہ چلا آ رہا ہے۔ ان کے والد مولوی رحیم بخش نے بحالت تندرستی نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں جان دی۔ دادا صاحب حافظ نظام الدین خادم نے حالت رکوع میں وفات پائی۔ یہی معاملہ مولوی صاحب کو پیش آنا تھا جو آگیا۔

مولانا غلام رسول جمعرات کو ظہر اور عصر کے درمیان فوت ہوئے اور جمعہ کے دن انہیں دفن کیا گیا۔ جنازے میں بیشمار لوگ جمع تھے ______ یہ ۱۲۹۱ کا واقعہ ہے۔

اللہ اللہ کتنے پاک باز تھے یہ لوگ۔ والد مکرم نے بارگاہ الٰہی میں زمین پر پیشانی رکھ کر حالت سجدہ میں اللہ کے حضور حاضری دی۔ جد امجد نے اللہ کے دربار میں جھکتے ہوئے رکوع کی حالت میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ اور بیٹے اور پوتے نے کلمہ طیبہ پڑھتے اور اس کی تلقین کرتے ہوئے وفات پائی۔ اور ان کی یہ دعا اور تمنا پوری ہوئی کہ ٹھیک ۶۳ سال میں یعنی عمر نبوت کو پہنچ کر اس دنیائے فانی سے کوچ کیا۔ اللہ نے ان کو ہمیشہ اپنے سایۂ عاطفت میں رکھا اور جو دعا انہوں نے کی اسے شرف قبول حاصل ہوا۔ ان کی یہ آخری دعا بھی قبول ہوئی۔ اور انہوں نے ٹھیک ۶۳ سال عمر پائی۔ اللہ ان کو اور ان کے آباؤ اجداد کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

اللھم اغفرلھم وارحمھم وعافھم واعف عنھم وادخلھم فی جنت الفردوس۔

اولاد و احفاد

مولانا غلام رسول کے دو بیٹے تھے۔ بڑے مولوی عبدالقادر اور ان

سے چھوٹے مولوی عبدالعزیز۔

مولوی عبدالقادر کے چار بیٹے تھے۔ عبدالمالک، عبدالرشید، محمد صادق اور عبدالوکیل۔

مولوی عبدالعزیز کے بھی چار بیٹے تھے۔ عبدالواحد، محمد شفیع، محمد اشرف اور عبدالرحمٰن۔

یہ بالکل مختصر سا سلسلہ اولاد ہے۔ ان سے آگے ان کی اولاد و احفاد کا سلسلہ ماشاء اللہ بہت وسیع ہے۔

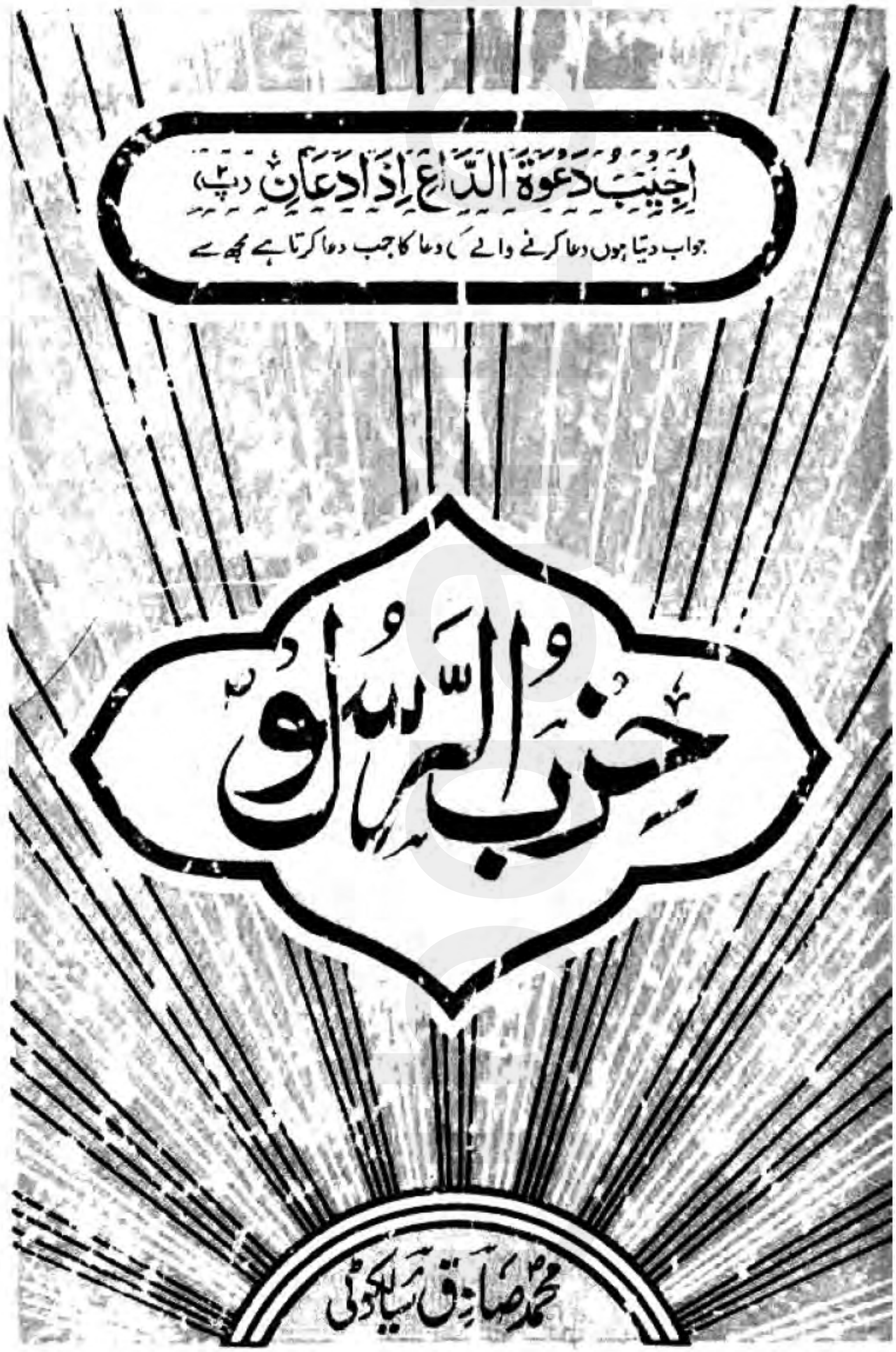
سلسلہ مطبوعات صاحبزادہ بک فاونڈیشن کوٹھہ

شیخ المشائخ حضرت سید امیر المعروف حضرت جی صاحب کوٹھہ سے متعلق کتب و تصانیف

(۱)	مخزن الابرار	(فارسی)
(۲)	مظفر نامہ	(فارسی)
(۳)	رسالہ خوارق	(فارسی)
(۴)	بدر منیر	(پشتو)
(۵)	مناقب رسالہ	(پشتو)
(۶)	مخزن اسرار	(پشتو)
(۷)	احمد نامہ	(پشتو)
(۸)	گلزار محبت	(پشتو)
(۹)	گنج سعادت	(پشتو)
(۱۰)	قصیدہ میمیہ	(عربی)
(۱۱)	مخزن افغانی	(فارسی)
(۱۲)	نظم الدرر فی سلک السیر (دُرِّ اسرار)	(اردو)
(۱۳)	مرصاد العباد فی علم السلوک	(فارسی)
(۱۴)	مجالس و حکایات	(اردو)
(۱۵)	المسمّٰی بالمقالات (مقالات)	(اردو)

صاحبزادہ بک فاونڈیشن کوٹھہ

(ہاشمی کوہاٹ آرٹ پریس بالو حصار روڈ پشاور)


اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ۲)
جواب دیتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا کا جب دعا کرتا ہے مجھ سے
حزب الرسول
محمد صادق سیالکوٹی

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴿پ ۲۴ ع ۱۱﴾

اور کہا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں گا واسطے تمہارے،

نہ چھوڑ اے دلِ فغانِ صبحگاہی
اماں شاید ملے اللہ ھو میں!

حِزبُ الرّسُول ﷺ

اس کتاب کے چمن زار میں جناب سیّدِ ولدِ آدم، راہ نوردِ جادۂ اسریٰ شافع روزِ جزا حضرت محمّد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نورانی دعاؤں کے وہ پھول کھِلے ہیں جنکی عنبر فشانیوں سے دنیا اور عقبےٰ دونوں جہان مہک رہے ہیں

تالیف: مولانا حکیم محمّد صادق سیالکوٹی مدظلہ

ناشر: مکتبہ نعمانیہ ⊙ اردو بازار گوجرانوالہ

لاہور میں ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

خطبۂ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ
نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ
عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا

---

[1] نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضور اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ خطبہ بالفاظِ مختلف مسلم، ابوداؤد، ترمذی میں موجود ہے ٭

۴

وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ ط وَ نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ ط ـــ أَمَّا بَعْدُ ـــ فَإِنَّ خَيْرَ
الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ
هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ
كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

۵

ترجمہ : سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں (اسلئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں اور اپنے ہر کام میں اُسی سے مدد مانگتے ہیں - ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں ، اور اسی پر ایمان لاتے ہیں ، اور اسی ذات پاک ، پر ہمارا بھروسہ ہے - ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں ، اور اپنے اعمال کی برائیوں سے (بھی) اس کی پناہ میں آتے ہیں - (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے - اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا ، اور جسے وُہ (خود ہی) اپنے دَر سے دھتکار دے اس کے لئے کوئی راہبر نہیں ہوسکتا ، اور (ہم تہِ دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے - اور وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں - اور (اسی طرح تہِ دل سے) ہم اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اسکے خاص بندے اور (آخری) رسُول ہیں - (صلی اللہ علیہ وسلم) حمد و صلوٰۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے -

اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں، جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں۔ (یاد رکھو) دین میں جو کام نیا نکالا جائے، وہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔"

وہ دانائے سُبل، ختم الرُّسل، مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا!

(اقبالؒ)

ذرّہ ذرّہ ہے حریفِ آفتاب و کہکشاں
یوں تجلّی ریز ہے فانوسِ ایوانِ رسول ﷺ
(ثمر)

پتّی پتّی کی جبیں میں مسکراتے ہیں چمن
ہے بہار افروز اتنا حسنِ بستانِ رسول ﷺ
(ثمر)

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضا تری مہ و پرویں سے ہے ذرا آگے
قدم اٹھا یہ مقام آسماں سے دُور نہیں

اِس عالم کون و فساد کے اندر بے بس۔ مضطر اور لاچار انسان ہر حین و آن اپنے خالق۔ مالک۔ رازق اور پروردگار کا سخت محتاج ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہوا سے آکسیجن سلب کرلے۔ زمین سے پانی خشک کر دے اور رزق نہ اگائے تو تمام انسان آنِ واحد میں ہلاک ہو جائیں۔ اس کے علاوہ آدمی استقرار حمل سے تا دمِ واپسیں ہر سانس کے ساتھ ساتھ فقیر در رب الارباب ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ ■ —————— (پ ۲۲ ع ۱۵)

"اے لوگو! تم سب محتاج ہو طرف اللہ کی، اور اللہ وہی ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا"۔

یعنی اے انسانو! آدمیو! ذریتِ ابوالبشر! خواہ تم میں سے پیغمبر ہے یا اُمتی۔ کوئی بادشاہ ہے یا غلام۔ امیر ہے یا غریب۔ اعلیٰ ہے یا ادنیٰ۔ گلفام ہے یا سیاہ فام سب کے سب یکساں طور پر اللہ کے در کے بھکاری، محتاج اور فقیر ہو۔ کسی کو اللہ کی جناب میں احتیاج سے مفر نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک سفر میں تھکے ماندے بھوکے اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دعا کرتے ہیں:

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

(پ ۲۰ ع ۶)

"اے میرے پروردگار! تو اپنے خوانِ کرم سے
اس وقت جو نعمت بھی مجھ کو بھیج دے میں
اس کا محتاج ہوں"۔

جناب سرورِ کائنات، سید کونین، سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مالک سے یوں عرض کرتے ہیں:

وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ (طبرانی)

"میرے مولا! میں خستہ حال فقیر ہوں تیرے در پر

فریادی بنکر آیا ہوں"۔

تو ذاتِ رعنا کی آغوش میں پیہم سر اذیت کی دُکھوں، دردوں، غموں، اندوہوں، کربوں، بلاؤں، مصیبتوں، بیماریوں، آفتوں، پریشانیوں، حادثوں، بے روزگاریوں، حیرانیوں، اضطرابوں، پراگندگیوں، اُداسیوں، فکرمندیوں، آشفتہ حالیوں، غفلتوں اور گناہوں میں غریق اولاد کے لئے از بس ضروری ہے کہ اللہ علام الغیوب اور علیٰ کلِّ شیٍٔ قدیر ذات سے دعا کرتی رہے۔

دُعا کی فضیلت

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم، اور اس کی بخشش ہے کہ اس نے دُعا کو عبادت کا درجہ دیا ہے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معصوم ذات نے فرمایا ہے:

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ابوداؤد۔ ترمذی)

"دُعا وہ عبادت ہی تو ہے"۔

پھر حضورِ انور نے آیۂ ذیل پڑھی جو دُعا کے متعلق ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (پ ۲۴ ع ۱۱)

۱۲

"اور کہا ہے تمہارے پروردگار نے کہ دُعا مانگو مجھ سے کہ میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔ جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے (یعنے میری جناب میں دُعا مانگنے سے)، قریب ہے کہ داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر۔"

نوٹ: اِس آیت میں عبادت سے مراد دُعا ہے۔ یعنی جو لوگ دُعا مانگنے سے تکبر کرتے ہیں۔ خود کو دُعا مانگنے سے مستغنی سمجھتے ہیں۔ دُعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ کے حضور اپنی محتاجی، فقیری، ضرورت، حاجت کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاتے، گناہوں کے لئے لب نہیں ہلاتے وہ متکبر ہیں۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی)

"دُعا عبادت کا مغز ہے"

یعنی عبادت کا خلاصہ اور مقصود بالذات دُعا ہے کیونکہ عبادت کی حقیقت ہی یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو عاجز، اور ذلیل سمجھے۔ اور یہ بات دعا میں حاصل ہوتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۳

علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ

(ترمذی — ابن ماجہ)

ترجمہ: "نہیں ہے کوئی چیز اللہ کے نزدیک بزرگ قدر دُعا سے" (ترمذی۔ ابن ماجہ)

نوٹ: چونکہ دُعا دلیل ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندے کے کمالِ عجز پر ——— بے بس، لاچار، مضطر، عاجز، تنگ مجبور، ناچار، مغلوب، مایوسِ خلق، ناامیدِ عالم، مسکین آدمی اللہ واحد القہار، علیٰ کل شیءٍ قدیر، مختارِ کل ذات سے مانگتا ہے۔ اس لئے اللہ دعا کا اکرام کرتا ہے ■

حضرت سلمان فارسی رضؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ (ترمذی شریف)

"نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دُعا، اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں مگر نیکی"

نوٹ: مراد یہاں تقدیر سے کسی مکروہ چیز کا نزول ہے کوئی آفت، مصیبت، مرض، حادثہ، بلا، سختی، زحمت، صدمہ وغیرہ۔ تقدیر معلق ■

جب بندہ اللہ کی جناب میں خلوص وخشیت اور آہ و زاری سے دُعا کرتا ہے تو اللہ اس کے سبب وہ بلا اور مصیبت وغیرہ ٹال دیتا ہے ۔ معلوم ہوا کہ دُعا دافع البلاء ہے ۔ گویا اللہ کی عبادت بلکہ خلاصہ عبادت سے بلا ٹل گئی ۔ ہاں تقدیر مبرم میں کچھ تغیر و تبدل نہیں ہوتا ۔ موت کا ایک دن معیّن ہے ۔ نہیں ٹل سکتا ۔

اور نیکی سے عمر میں برکت دی جاتی ہے ۔ بابرکت عمر فضل اور زیادتی کی حامل ہوتی ہے ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ ۔ (ترمذی)

" بے شک دعا نفع کرتی ہے اس چیز سے ۔ کہ اُتری اور اس چیز سے کہ نہیں اتری ۔ پس لازم کرو اپنے اُوپر اے اللہ کے بندو دعا کو "

نوٹ : رحمتِ عالمؐ کے فرمان سے ثابت ہوا ۔ کہ جو مصیبت یا بلا اُتر چکی ہو ، اس کے لئے بھی دعا کرنا نافع ہے ۔ اور جو مصیبت ابھی نہیں اُتری ۔ اس کے اترنے سے پہلے ہی اللہ سے خیریت و عافیت کی دعا کرتے رہیں

تو وہ مصیبت اُترتی ہی نہیں ۔ اس لئے حضورؐ نے فرمایا : کہ اے اللہ کے بندو! دعا مانگنا اپنے اوپر لازم کرلو ۔ یعنی ہر وقت دعا کرتے رہا کرو ۔ اس سے آئی بلا بھی ٹلتی ہے اور آنے والی بھی ٹلی رہتی ہے ۔

رحمتِ عالمؐ ارشاد فرماتے ہیں :

لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ يَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ (طبرانی)

ڈر نہیں فائدہ دیتا ڈرنا تقدیر سے (یعنی ڈرنے سے بلائے مقدر کا اترنا دفع نہیں ہوتا) اور (البتہ) دعا نفع دیتی ہے اس بلا سے کہ نازل ہوئی اور اس سے کہ نازل نہیں ہوئی اور جب بلا اترنے کا ارادہ کرتی ہے تو دعا اس سے ملتی ہے ۔ پھر دونوں قیامت تک لڑتی ہیں ۔

نوٹ : سابقہ حدیث میں آپ نے پڑھا ہے کہ دعا کرنے سے نازل شدہ بلا بھی دُور ہو جاتی ہے اور جو بلا ابھی نازل نہیں ہوئی ۔ دعا سے وہ بھی رُک جاتی ہے ۔

اس حدیث میں حضورؐ نے مزید ارشاد فرمایا ہے کہ جب بلا نازل ہونے کا ارادہ کرتی ہے ، یعنی نیچے آنا چاہتی

ہے تو دعا اُوپر چڑھتی ہے ۔ پھر دونوں آپس میں گتھم گتھا ہوتی ہیں ، لڑتی ہیں ۔ اسی طرح قیامت تک دعا بلا کو روک رکھتی ہے ۔ نیچے آنے نہیں دیتی ۔ یوں سمجھئے : کہ جس طرح لڑائی میں ڈھال سینے کو تیر سے بچاتی ہے اسی طرح دعا سپر بنکر تیرِ بلا کا مقابلہ کرتی ہے اور صاحب دعا کو بچاتی ہے ۔ اس سے دعا کی بزرگی ، منزلت ، فائدہ ، اور اہمیت معلوم ہوتی ہے ۔

ملاحظہ اگر مبرم بلا ہو تو دعا کا پھر بھی فائدہ ہے ۔ کہ اللہ صبر کی توفیق دیتا ہے اور وہ بلا اس پر سہل ہو جاتی ہے اور اس کی سہار سے درجے بلند ہوتے ہیں ۔ بندہ راضی برضا ہو کر اللہ کے مقربوں سے ہو جاتا ہے اور اس کا انجام ان صالحین کی مانند ہو جاتا ہے جو نفسِ مطمئنہ رکھتے ہیں ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ ۔ (ترمذی)

" جو شخص اللہ سے نہ مانگے ۔ اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے "

نوٹ : ترکِ سوال اللہ کی جناب میں تکبر اور لاپروائی ہے

اس لئے اللہ غصے ہوتا ہے ۔

غور کریں کہ اگر کسی سے مانگیں تو وہ غصے ہوتا ہے ۔ لیکن اللہ نہ مانگنے پر غصے ہوتا ہے ۔ کتنا اچھا پروردگار رازق اور مہربان ہے ۔

حضرت ابن عمر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ ۔ (ترمذی)

" تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا کھولے گئے اس کے لیے دروازے رحمت کے اور نہیں مانگی جاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کے اس سے کہ مانگی جائے عافیت ۔ "

نوٹ جس کے لئے دعا کا دروازہ کھلتا ہے ۔ اس کو دعا مانگنے کی بہت توفیق ملتی ہے ۔ پورے آداب اور شرائط کے ساتھ ۔ پھر ایسے شخص کیلئے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔ یعنی اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں کہ کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہے ۔ کبھی کوئی برائی

تکلیف مصیبت ٹال دی جاتی ہے اور کبھی دعا ذخیرہ کر دی جاتی ہے کہ اس کے سبب برزخ اور آخرت کی تکالیف دُور ہوں گی۔

اور دعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب دعا خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگی جائے اور عافیت کے معنی ہیں ـــــ سلامتی اور امن۔ تمام آفات، امراض، بلاؤں اور مکروہات ظاہری و باطنی سے۔

حضرت ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِى الرَّخَاءِ ○ (ترمذی)

"جس شخص کو یہ خوش لگے کہ اس کی دعا اللہ تعالیٰ سختیوں میں قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ بہت دعا کرے فراخی کی حالت میں ہی۔"

نوٹ ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ امن اور سلامتی۔ فراخی اور کشائش کے زمانے میں دُعا کرنی چھوڑ دے اور جب تنگی، بیماری وغیرہ آئے تو اس وقت رو رو کر دعا مانگے۔ بلکہ فراخی کی حالت میں بھی اللہ تعالےٰ سے خیریت و

عافیت اور شکر و طاعت کی توفیق کی دعا مانگنی چاہیئے۔ پھر اگر مصائب و نوائب میں دُعا مانگے گا تو اللہ تعالےٰ جلد قبول کرے گا۔ دُعا فراخی اور تنگی کی حالت میں ہمیشہ جاری رکھنی چاہیئے۔

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لَا تَعْجِزُوْا فِى الدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ ○ (ابن حبان)

" دعا مانگنے میں عاجز نہ ہوؤ۔ کیونکہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہیں ہوتا "

نوٹ دُعا میں عاجز نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دُعا کرنی چھوڑ نہ دو۔ تھک ہار کر ترک نہ کر دو۔ بلکہ دُعا جاری رکھو۔ ہر وقت اور ہر حال میں اللہ کے آگے ہاتھ پھیلائے رکھو کہ دعا کی برکت یہ ہے کہ کوئی دعا کے ساتھ ہلاک نہیں ہوتا۔ دُعا بہت بڑا ہتھیار ہے، جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا:

اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ○ (حصن حصین)

"ترجمہ: دُعا مومن کا ہتھیار ہے دکہ اس سے بلا اور

مصیبت کا مقابلہ کرتا ہے) اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے۔"

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَسْئَلَةٍ إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَهَا لَهُ وَإِمَّا يَدَّخِرَهَا لَهُ۔ (احمد)

ترجمہ۔" جو مسلمان کسی سوال کے لئے اپنا منہ اللہ تعالیٰ کیطرف اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال اسے عنایت کر دیتا ہے، یا اس کا سوال جلد دیتا ہے۔ یا اس کو ذخیرہ کر دیتا ہے اس کے لئے۔"

نوٹ سوال جلد عطا کرتا ہے۔ یعنی دنیا میں کسی وقت اس کی مراد پوری کر دیتا ہے یا سوال اور دعا کو ذخیرہ کر دیتا ہے۔ آخرت کے لئے کہ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔ اس کو بہت اجر دے گا۔ الحاصل مومن کی دعا آداب و شرائط کے ساتھ کی ہوئی ہرگز ضائع نہیں جاتی۔ دنیا میں یا آخرت میں ضرور ضرور بار آور ہوتی ہے۔

انسان چاہتا ہے کہ اس کی ہر بات پوری ہو۔ اس کی ہر پسند اس کو ملے کہ ممکن ہو سکتا ہے کہ جس کو وہ پسند کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے انجام کے لحاظ سے بُری ہو اور جس کو وہ ناپسند

کرتا ہے وہ اس کے حق میں اچھی اور بہتر ہو۔ دُعا کا دُعا کرنے والے کے حق میں انجام کے لحاظ سے اچھا یا بُرا ہونا اللہ عالم الغیب ہی جانتا ہے۔ اس لئے بندے کا کام خلوص سے دعا کرنا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ اس دعا کرنے والے کے حق میں جو بہتر ہے وہ کرے گا۔ اس کا سوال اسی وقت پورا کرے۔ ہفتہ کے بعد، یا سال کے بعد پورا کرے۔ یا بجائے اس سوال کے اسکی کوئی اور حاجت پوری کر دے۔ یا کوئی اترنے والی بلا ٹال دے۔ یا قبر، پلصراط، یا میزان کے وقت اسکی سختی دُور کر دے۔ اس کے درجات بلند کرے۔ وہ پاک ذات بندے کی بڑی خیر خواہ ہے۔ اس سے بہتر سلوک کرے گی۔ آدمی کو چاہیئے کہ وہ دعا مانگنے، وظائف پڑھنے میں سستی نہ کرے۔ بے حضور نہ ہو تنگ آکر چھوڑ نہ دے۔ جلد باز نہ ہو کہ ابھی ہتھیلی پر سرسوں کیوں نہیں جمتی! یاد رکھیں کہ بندے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ قبولیت کے رنگ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جس رنگ کو خدا پسند کرے وہ ہی بندے کے حق میں بہتر سے بہتر ہے۔ اللہ کی پسند کو اپنی پسند پر ترجیح دینی چاہیئے۔ بندے کا کام دُعا کرنا۔ مانگنا۔ آہ و زاری کرنا۔ چیخنا، چلانا۔ اور

گڑگڑاتا ہے - نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ بندے کے اشارے پر چلے - ہر ہر بات میں ملازم کی طرح معاذ اللہ تعمیل کرے۔

بندے! تیرا کام بندگی ہے - پس بندگی کر! لاچار اور مضطر انسان! زنبیلِ سوال لئے ہر دم داتا کے در پر کھڑا رہ! صدا دیتا رہ! رزاق ذوالقوۃ المتین اُجیب کے روزن سے ضرور خیر ڈالے گا - وہ خیر جو تجھے دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیگا۔

اللہ تعالیٰ بندوں پر بڑا مہربان ہے - سچا حاجت روا مشکلکشا، دافع بلا ہے - ہر وقت بندوں پر نظرِ رحمت رکھتا اور ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ رحمتِ عالم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

(ترجمہ) "بے شک پروردگار تمہارا بہت حیامند ہے - دینے والا ہے بغیر سوال کے، حیا کرتا ہے اپنے بندے سے کہ جب وہ اٹھاتا

ہے اپنے دونوں ہاتھ، پھیرے اُن کو خالی"

نوٹ ہر چیز پر قادر اللہ تعالےٰ کتنا حیامند ہے - کہ اپنے بندے کو اپنے در سے خالی ہاتھ نہیں پھیرتا۔

بندوں کو چاہیئے کہ دُعا کے آداب و شرائط کیساتھ - دعا مانگیں، اور قبولیت کا پُورا پُورا یقین کرکے دُعا کریں - رحمتِ عالم ارشاد فرماتے ہیں:

اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ ۔ (ترمذی شریف)

" دعا مانگو اللہ سے درحالیکہ تم یقین رکھتے ہو۔ ساتھ قبولیت کے، اور یاد رکھو — کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا دعا غافل کھیلنے والے دل کی"

نوٹ تو دُعا بڑے یقین سے کرنی چاہیئے - کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عظیم سے ضرور قبول کرے گا - ناامیدی کا خیال تک نہیں آنا چاہیئے - قلب غافل وہ ہوتا ہے کہ جس میں ہنگام دُعا خضوع وخشوع اور حضور و خلوص نہ ہو - دست در تسبیح،

دل در گاؤ خر ــــ قلب غافل کے متعلق ہی کہا گیا ہے۔

اوراد و وظائف اور دُعا میں استعجال نہ چاہیئے ، کہ کہے ــــ اتنا عرصہ ہو گیا ہیں نے دعا مانگتے اور وظیفہ پڑھتے۔ مگر ابھی تک قبول نہیں ہوئی ــــ بلکہ پورے یقین اور وثوق کے ساتھ دعا جاری رکھے۔ حزب پڑھتا رہے۔ رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں :

يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔

(صحیح مسلم)

ترجمہ۔ قبول کی جاتی ہے (دعا) بندے کی (ساتھ شرطوں قبولیت کے) جب تک نہیں مانگتا دعا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی۔ جب تک کہ نہیں جلدی کرتا۔ عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول ! کیا ہے جلدی ؟ فرمایا کہ کہے (بندہ دعا مانگنے والا) تحقیق میں نے دعا مانگی اور تحقیق ہیں نے دعا مانگی۔ (اتنی بار ، اتنا عرصہ) پس مجھے قبول ہوتی

نظر نہیں آتی۔ پھر تھک جائے نزدیک اُسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی "

نوٹ دعا گناہ کی نہ مانگے۔ یعنی کسی مسلمان کیلئے ناحق بد دعا نہ کرے۔ تجارت حرام میں نفع کی دعا نہ مانگے۔ یا کسی کافر یا مشرک مرے ہوئے کے لئے بخشش کی دعا نہ کرے ، یا محال چیزوں کے لئے اور نہ ناتا رشتہ توڑنے کی دعا کرے ــــ جیسے کہے کہ اے اللہ ! میرا تعلق میرے والدین سے ، یا بھائیوں سے اور بہنوں سے توڑ دے۔ اور نہ دُعا میں جلدی کرے کہ تھک ہار کر دعا کرنی ہی چھوڑ دے کہ تینوں کام دعا کی قبولیت میں مانع ہیں۔

مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرے تو بوجہ خلوص قبول ہوتی ہے۔ سرورِ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ :

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔ (صحیح مسلم)

" دعا مسلمان بھائی کی واسطے مسلمان بھائی

اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کی جاتی ہے دعا کرنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے ۔ جب دعا مانگتا ہے اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی تو کہتا ہے فرشتہ معین کیا گیا اس (کی دعا) کے ساتھ آمین ۔ (اے اللہ قبول کر دعا اس کی) اور (دعا کرنے والے کو) کہتا ہے اور تیرے لئے (بھی) اس کی مثل ہے "

نوٹ مسلمان بھائی جب اپنے مسلمان بھائی کے لئے مُنہ میں یا پیٹھ پیچھے دُعا کرتا ہے تو چونکہ بغیر کسی غرض اور لالچ کے کرتا ہے ۔ محض خلوص، خیرخواہی اور ہمدردی سے کرتا ہے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتا ہے، بلکہ ایک فرشتہ کو معین کر دیتا ہے جو دعا کے ساتھ آمین کہتا ہے ۔ پس قبولیت یقینی ہوئی ۔

حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرے کے لئے اجازت چاہی ۔ حضورؐ نے اجازت دے دی ۔ جب حضرت عمرؓ روانہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا :

اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا (ابوداؤد، ترمذی)

"شریک کرنا ہم کو اے میرے چھوٹے بھائی اپنی دعا میں، اور نہ بھولنا ہم کو (اپنی دعا میں)"

رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کو دعا کے لئے کہا ۔ اس میں دو باتیں قابل غور ہیں ۔ ایک تو مقام بندگی میں حضورؐ نے عاجزی اور مسکینی ظاہری کی ۔ سیدالکونین والثقلین، سید ولد آدم ہو کر حضرت عمرؓ کو دعا کے لئے کہا ۔ کروڑوں دُرود اور سلام ہوں ان خاتم النبیین کی روح پاک پر ۔

دوسری بات یہ کہ لوگوں کو رغبت دلائی : کہ اچھے لوگوں، موحدوں، عابدوں، پرہیزگاروں، مخلصوں سے (جو بقید حیات ہوں) دعا کی طلب کیا کریں ۔ اور یہ بھی ہدایت ہوئی کہ دُعا صرف اپنے لئے ہی نہ ہو بلکہ شریک کریں دعا میں اہلِ قرابت اور احباب کو بھی، اور خاص کر ان دعاؤں میں جو قبولیت کے مقاموں اور وقتوں میں کی جائیں ۔

وہ دعا جو غائب، غائب کے لئے کرتا ہے، قبول ہوتی ہے ۔ کیونکہ اس میں نمود و ریا نہیں ہوتی ۔ نرا خلوص ہی ہو سکتا ہے ۔ حضرت الوزؓ فرماتے ہیں :

اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ

۲۸

لِّغَائِبٍ" (ترمذی شریف)

(ترجمہ) "بیشک بہت جلد قبول ہونے والی دُعا غائب کی ہے واسطے غائب کے"

پس رشتہ داروں، دوستوں، محبوں کو ایک دُوسرے کے لئے غائبانہ طور پر دعا کرنی چاہیئے۔ اپنی نیک دعاؤں میں انھیں شریک کرنا چاہیئے کہ خیر خواہی کرنا مسلمان کی، بڑا ثواب ہے اور اللہ کی رضامندی کا موجب ہے۔

مندکرۃ الصدر احادیث کی روشنی میں آپ نے دعا کی فضیلت - مرتبہ - قدر - بزرگی - ضرورت اور اہمیت ملاحظہ کی ہے۔ کہ دُنیا کی فانی زندگی میں انسان ہر لحظہ دُعا کا محتاج ہے۔ دعا سے ایک تو بندے کا اللہ سے رُوحانی تعلق قائم ہوتا ہے۔ دعا سے بندے کی انتہائی عاجزی ذلت - بے لبسی - لاچاری اور مسکنت ثابت ہوتی ہے اور یہی مقصود عبودیت ہے۔ اس سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ اور بندے پر نظر رحمت کرتا ہے۔

یاد رہے کہ دعا کرنا — جدوجہد، تگ و دَو، محنت کاوش، کوشش اور حصول اسباب کے منافی نہیں ہے جتنا اسلام نے دعا پر زور دیا ہے۔ اتنا ہی جدّوجہد،

۲۹

تگ و دَو اور مساعی پر دیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

"لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (پ ۲۷ ع ۷)

"نہیں ہے واسطے آدمی کے مگر جو کچھ اس نے سعی کی"

اس سے تگ و دو اور سعی و عمل کا سبق دیا ہے۔ پھر فرمایا: خُذُوْا حِذْرَكُمْ (پ ۵ ع ۸) "لو بچاؤ اپنا"

یعنی دشمن کے مقابلہ میں مسلح ہو کر نکلو۔ گویا جس طرح یورپ نے اسباب کی فراہمی، سائنس کی ایجادات اور کمال تگ و تاز سے دنیا میں ایک مقام پیدا کر لیا ہے۔ بالکل اسی طرح کی سعی و عمل کی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ سچ پوچھئے تو ان لوگوں نے ان مساعی جمیلہ اور جدّوجہد کا سبق قرآن سے سیکھا ہے۔ لیکن افسوس! کہ وہ مادی ترقی اور اسباب کی فراوانی میں ڈوب کر رہ گئے اور ان پر تکیہ کر کے مسبب الاسباب کو بھلا بیٹھے۔ آخرت کا کچھ دھیان نہ رہا۔

اِسلام نے جہاں دوڑ دھوپ اور سعی و عمل پر از حد زور دیا ہے۔ وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ بھروسہ اپنی کوشش اور اسباب پرمت کرنا۔ بھروسہ اور تکیہ اللہ واحد القہار پر رکھنا۔ کیونکہ انسان کی کوشش اور اسباب صرف اس

وقت بار آور ہو سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے۔ وہ نہ چاہے تو کوشش اور اسباب ناکام ہو کر رہ جاتے باوجود کمال احتیاط اور حزم کے ریل گاڑیاں ٹکراتیں۔ طیارے گرتے جہاز ڈوبتے، بسیں، لاریاں، ٹرک، موٹریں، سکوٹر، سائیکل تانگے، حادثوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ ہر وقت انسان کی زندگی ترساں اور لرزاں ہے۔ کیا ضمانت ہے اس بات کی کہ انسان فردا دیکھے گا۔ فردا تو بہت دور ہے۔ اگلا سانس ہی اُٹھے گا ؟

چونکہ انسان کی زندگی، اس کے شب و روز، اور ہر ہر حرکت اللہ کے بس میں ہے اور عاجز انسان اسی کے رحم وکرم پر ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بے بس اور لاچار انسان اَللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر کے دروازہ پر ہمیشہ ناصیہ فرسا رہے۔ اس کی جناب میں دعائیں کرتا کرتا رہے۔ ہاتھ پھیلائے رکھے۔ مانگتا رہے۔ در مولا کی گدائی میں اپنی عزت، وقار، ترقی اور دارین کی فلاح مضمر جانے

اسی کے فیض سے میری نگاہ ہے روشن
اسی کے فیض سے میرے سبو میں ہے جیحوں

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول سید المرسلین، رحمت للعٰلمین

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام زندگی دعاؤں کے سہارے گزاری ہے۔ سعی و عمل کے کہکشاں گیر درس کے ساتھ رات دن۔ چلتے پھرتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ ہر گھڑی اور ہر لحظہ رب الارباب کے حضور دعاؤں۔ التجاؤں اور مناجاتوں میں سکون قلب پایا ہے۔ کوئی وقت، کوئی گھڑی، کوئی موقعہ، کوئی محل، کوئی محفل، کوئی تقریب ایسی نہیں جہاں رحمت عالم کی دعاؤں کے فانوس جگمگا نہ رہے ہوں۔ پیدائش سے لیکر موت تک، زندگی کے ہر شعبہ، گوشہ، زاویہ اور احوال و ظروف میں راہرو جادۂ اسریٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی التجاؤں، پکاروں اور دعاؤں کے سدا بہار پھول بہار دکھلا رہے ہیں۔ جن سے ایمان کیف پا رہا ہے اور روح کوثر و تسنیم کی موجوں میں نہا رہی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر کی دعاؤں کا جو مقام اور درجہ ہے وہ تمام انبیا اور ساری اولاد آدم کے صالحین کی دعاؤں کا نہیں ہو سکتا۔ کتنی خوش قسمت ہے امت محمدیہ — کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے خلاصۂ کائنات — حافظ ناموس آدم — سید الکونین

سید ولدِ آدم — ایک لاکھ کئی ہزار نبیوں کے قائد اور امام، حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات عنایت کی ہے۔ خواجہ بدر وحنین کی رسالت کا گلہ اور آپ کا قول و فعل نصیب کیا ہے؛ اور آپ کی زبان — وحی سے بولنے اور حرکت کرنے والی زبان نے جو دعاؤں کے موتی رولے ہیں - یہ خزانہ بھی اس امت کو ہی ورثہ میں ملا ہے۔ لیکن امت اس خزانہ کو بھلا بیٹھی۔ جواہرات کو چھوڑ کر نقلی موتیوں کی مالا جپنے لگی۔ آرٹی فیشل جیولری پر لٹو ہو گئی۔ رجالِ امت کی صناعیاں آنکھوں میں بھا گئیں لوگ وضعی دعاؤں، درودوں اور وظیفوں میں مشغول ہو گئے۔

یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ جتنا درجہ اور مرتبہ رحمتِ عالم کا ہے۔ بالکل وہی حیثیت آپ کے اقوال نہ افعال، اوراد و وظائف اور دعاؤں کی ہے۔ نہ کوئی شان میں حضور کا ہمسر۔ نہ آپ کی دعاؤں کا جواب — حضور انور نے جہاں قدم رکھا وہ قیامت تک ہدایت کی قندیل بن گئی، اور جو الفاظ منہ سے نکلے، ان سے جہان تا نور نیرّین معنبر ہو گیا۔ تنفسِ پاک کی عنبر فشانیاں — اور دعاؤں کی عطر بیزیاں ہی امت کے لئے بہارِ ایمان ہیں۔

مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خیرخواہی کے لئے ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں، درودوں اور وظیفوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے۔ اور اس مجموعے کا نام

حِزبُ الرَّسُول ﷺ

رکھا ہے۔ یہ دعائیں ہم نے حدیث کی معتبر کتابوں سے جمع کی ہیں جو سب کی سب سند کے اعتبار سے صحیح اور ثقہ ہیں۔ حصن حصین۔ حزب الاعظم۔ اذکار نووی۔ درمنثور سیوطی۔ جامع کبیر۔ جامع صغیر۔ قول البدیع۔ سخاوی۔ دلائل الخیرات۔ عمل الیوم واللیلۃ۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ ترمذی۔ دارمی وغیرہ سے اس گنجینہ کو موتیوں سے بھرا ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وہ احسن الحدیث ہے۔ اس میں بھی دعائیں آتی ہیں جو حضور انور مانگا کرتے تھے۔ اس لئے ہم نے بھی سب سے پہلے قرآنی دعائیں رکھی ہیں۔ اس کے بعد رحمتِ عالم کی فرمودہ دعائیں ہیں اور اخیر میں درود شریف ہے۔

پڑھنے کے متعلق گذارش ہے کہ اگر کوئی صاحب سارا حزب ہر روز پڑھ سکیں تو پڑھ لیا کریں اور اگر سارا روز

نہ پڑھ سکیں تو ہر روز ایک منزل پڑھ لیا کریں۔ ہم نے سات منزلیں متعین کر دی ہیں۔ شنبہ سے شروع کر کے جمعہ تک سات دنوں میں پورا حزب پڑھ لیا کریں۔ اس طرح آسانی رہے گی۔

شروع کرنے سے پہلے اس کو ناظرہ کے طور پر پڑھ لیں تاکہ تلفظ صحیح ہو جائے اور روانی آ جائے۔ پھر نہایت ضروری ہے کہ اسکا ترجمہ بھی یاد کریں۔ ہر دعا کا آپ کو ترجمہ بھی ضرور آنا چاہیئے۔ تاکہ ورد کے دوران آپ سمجھ سکیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ بار بار تاکید ہے کہ اسکا ترجمہ ضرور، ضرور، ضرور یاد کریں۔ ہم نے ہر دعا کا حوالہ دیا ہے اور نیچے ترجمہ لکھا ہے اور حاشیہ پر ضروری نوٹ دیئے ہیں۔

حجّاج کرام کو خوشخبری حزب الرسول گھروں میں پڑھنے کے علاوہ اگر حجاج کرام سفر حج میں اپنے ساتھ لے جائیں اور قیام مکہ کے دوران مسجد حرام میں ہر روز ایک بار بعد نماز ظہر یا عصر پڑھ لیا کریں۔ تو بڑی سعادت ہوگی۔ پھر مدینہ منورہ جا کر مسجد نبوی یا روضۃ من ریاض الجنۃ میں بیٹھ کر ہر روز ایک بار پڑھ لیں اور عرفات کے میدان میں بھی با دیدۂ تر پڑھ لیں تو ان کی نیکیاں اور اللہ

کی رضامندیاں آسمانوں، اور زمین کے خلاؤں میں سما نہ سکیں گی۔ اس خوش بخت عازم حج کے کیا ہی کہنے جس کو یہ سعادت اور کرامت نصیب ہو۔

ان دعاؤں اور وظیفوں کے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ہاتھ پہ ہاتھ دھر کر بیٹھے رہیں اور دنیا کے کاموں کے لئے کوئی کوشش نہ کریں۔ یاد رہے کہ اپنے اپنے کاروبار اور مشاغل میں پوری سعی کریں۔ حصول معاش کے لئے خون پسینہ ایک کر دیں۔ ہر امر کے لئے جدوجہد لازم جانیں۔ تمام علوم و فنون پڑھیں۔ سائنس کی ترقیوں کی شاہراہوں پہ دوڑیں اور ساتھ ہی اپنے پیارے دین اسلام پر عمل بھی کریں۔ عبادات، اور اخلاق کی فضا میں جئیں اور مسلمان مریں۔ لمحہ بھر اللہ کو نہ بھولیں کہ

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

محمد صادق سیالکوٹی

ستمبر ۱۹۶۵ء
جمادی الاوّل ۱۳۸۵ھ

دُعا کے آداب و شرائط

یاد رہے کہ جب تک آدمی عقیدۂ توحید کا پابند نہ ہو - اسکا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا - اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ساتویں پارے ، سولہویں رکوع میں اٹھارہ پیغمبروں کے نام گنا کر فرمایا ہے : هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ - "ان سب کو ہم نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کی " آگے فرمایا :

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

"یہ ہے ہدایت اللہ کی ، راہ دکھاتا ہے ساتھ اس کے جسکو چاہے اپنے بندوں سے اور اگر (یہ اٹھارہ پیغمبر) شریک کرتے (کسی غیر اللہ کو ساتھ اللہ کے) البتہ ضائع ہو جاتے اُنکے سارے اعمال "

معلوم ہوا شرک سے اعمال مٹ جاتے ہیں - نماز ، روزہ ، حج زکوٰۃ ، صدقات ، خیرات ، تہجد ، اشراق ، دعائیں ، ورد وظیفے سب ضائع ہو جاتے ہیں - اس لئے ہر مسلمان کا عقیدہ صحابہ رضی کی مانند پورا پورا توحید کا ہونا چاہیئے - اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اس کی قولی ، بدنی اور مالی عبادات میں کسی کو شریک نہیں کرنا

چاہیئے - قول ، فعل ، ذہن ، خیال ، تصور ، نیت ، ارادہ میں کسی کو اللہ کا مقام نہ دینا چاہیئے -

اسی طرح بدعت سے بچنا بھی لازمی ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ فرماتے ہیں :-

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّيَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ (ابن ماجہ)

"اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز اور نہ زکوٰۃ وخیرات اور نہ حج اور نہ عمرہ ، اور نہ جہاد - اور بدعتی اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال گوندھے ہوئے آٹے سے نکل جاتا ہے " (ابن ماجہ)

بدعت کے معنی ہیں اسلام میں نیا مسئلہ گھڑنا ، اور اس پر عمل کرنے کو ثواب بتانا - یہ بہت بڑی جسارت ہے - سرکاری سکوں (احادیث وسنن) میں جعلی سکے (گھڑ لو مسائل) بنا کر ملانا اور رواج دینا - اللہ تعالیٰ بدعتی کا کوئی عمل قبول ہی نہیں کرتا - تو سب بھائیوں اور بہنوں کو شرک اور بدعت کے کاموں اور اعتقادوں سے بال بال بچنا

چاہیئے کہ شرک اللہ تعالیٰ سے مقابلہ ہے ۔ اور بدعت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منھ پھیر ہے ۔

شرک اور بدعت سے اجتناب کے بعد تیسری بات اکل حلال ہے ۔ یعنی روزی حلال ہو کہ حرام روزی سے اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں کرتا ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو سفر کرتا ہے ، پراگندہ بال ، غبار آلودہ ، دراز کرتا ہے ۔ اپنے دونوں ہاتھ طرف آسمان کے کہتا ہے ۔ اے رب میرے ۔ اے رب میرے ! (میری حاجت روائی کر ، مشکلکشائی فرما) ۔ حضور فرماتے ہیں کہ کھانا اسکا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور لباس اسکا حرام ہے اور حرام کے ساتھ وہ پرورش کیا گیا ہے فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ ایسے شخص کی دعا کہاں سے قبول کی جائے ۔ (صحیح مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا کھانا پینا ، اور لباس مال حلال سے ہونا چاہیئے تاکہ اسکی دعائیں رنگ لائیں ۔

چوتھی بات یہ یاد رکھیں کہ زبان کو جھوٹ سے بچائیں ۔ اکل حلال کے ساتھ صدق مقال ضروری ہے ۔ ایسے ہی

غیبت اور بہتان اور دوسرے رذائل سے بھی پوری طرح مجتنب رہیں ۔ بلکہ آنکھوں ، کانوں ، ہاتھوں ، پاؤں اور زبان پر کڑا پہرہ رکھیں ۔ یہ اعضا اللہ کی مرضی کے مطابق حرکت کریں ۔ ان کو اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کریں ۔ خیالات پاکیزہ ہوں ۔ اخلاق نیک ، طہارت ظاہری و باطنی لازم جانیں ۔ بندگان خدا کے حقوق کا خیال رکھیں ۔ کسی پر ظلم اور زیادتی نہ ہو ۔ مقدور بھر صدقات وخیرات بھی کرتے رہیں ۔

جب آپ دُعائیں پڑھیں یا وظیفہ شروع کریں تو اس کے ترجمہ کی طرف دھیان رکھیں اور پورے خلوص ۔ خشیت ۔ توجہ ۔ استحضار اور فلک بوس یقینِ اجابت سے پڑھیں ۔ گویا آپ اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے ۔ اور آپ اسے سُنا رہے ہیں ۔ اس سے منت سماجت کر رہے ہیں ۔ مانگ رہے ہیں ۔ گدا کر رہے ہیں ۔ پوری عاجزی ، بےبسی ، لاچاری ، اضطراب اور کرب کی حالت میں اس کے حضور حاضر ہیں ۔ عبدِ ذلیل ، ربِّ جلیل کے باب رحمت کو دستک دے رہا ہے ؎

ہمہ شب دریں امیدم کہ نسیم صبحگاہی
بہ پیام آشنائے بنوازد آشنا را

دُعاؤں کا محلّ وقوع

ارشادِ خداوندی ہوتا ہے :

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ (پ ۲۰ ع ۱)

"کیا ہے کوئی جو بے قرار و لاچار کی فریاد کو سُنے جب کہ وہ اُسے پکارے اور (پھر) وہ تکلیف (اس سے) دور کرے"

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی اسکی مخلوق کی دُعا آہ و زاری — گڑگڑاہٹ اور گریہ و فغاں سُننے والا اور مصائب و نوائب دُور کرنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ کے سوا تمام انسان نبیوں سے لے کر اُمتوں تک سب کے سب اللہ کے محتاج اور زندگی رواں دواں رکھنے کے لئے اس کے در کے سوالی ہیں اور ان سب بزرگ ترین ہستیوں اور اولیاء اللہ پر تکلیفوں، مصیبتوں، رنجوں، غموں، بیماریوں، لاچاریوں اور محتاجیوں کے پہاڑ گرے۔ ان بندگان خدا نے (اللہ کا ان پر درود و سلام ہو) اللہ ہی کے در پہ گر گر کر دعائیں مانگیں۔ انتہائی عاجزی اور خلوص

و خشیت سے صاحب جلال و جبروت کے در پر دستک دی۔ آہِ نیم شبی اور گریہ سحر گاہی سے رحم کی درخواستیں گزاریں۔ تو مجیب الدعوات ذات نے ان کے غم و الم کی بدلیاں چھٹا دیں۔ تاریک رات کے سینے سے فرحت و انبساط — اور حاجت روائیوں کی عیدوں کا سپیدہ پھوٹ نکلا۔ مذکورہ آیت سے آگے اللہ ارشاد فرماتا ہے : ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللہِ۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود (حاجت روا) بھی ہے ؟ یعنی ایسا معبود و حاجت روا جو لاچاروں کی دُعا سُنتا، اور ان کا دُکھ دُور کرتا ہو ؟ اس سوالیہ کا جواب زندہ ضمیر یہی دے گی کہ : اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں حاجت روا، مشکلکشا۔ عاجزوں لاچاروں، بے بسوں اور پریشان حالوں کی آہ و فغاں سننے والا اور ان کی بگڑی بنانے والا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پاک پر نظر ڈالیے۔ سوا لاکھ صحابہ رضؓ کے شب و روز کا مطالعہ کیجیے۔ کربلا کے میدان کا نقشہ دیکھئے تو آپ پر یہ حقیقت منکشف کر ہو جائے گی کہ اترنے والی مصائب کو روکنے والا اور نازل شدہ نوائب کو دُور کرنے والا بجز اللہ واحد القہار کے کوئی نہیں ہے۔

ارشادِ خداوندی ہوتا ہے :

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ (پ ۹ ع ۱۴)

" اور جن کو تم (لاچاریوں اور پریشانیوں میں) اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ نہ تو اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ تمہاری مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں "

معلوم ہُوا۔ دعا اور پکار صرف اللہ ہی کے آگے ہونی چاہیئے کسی غیر کو نہیں پکارنا چاہیئے۔ یہ حکم اللہ دے رہا ہے۔

مزید سنئے:

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ (پ ۲۹ ع ۱۱)

"پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو"

اَحَدًا — نکرہ ہے جو عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ مطلب یہ ہُوا کہ اللہ کے سوا اس کی ساری مخلوق میں سے کسی کو نہ پکارو۔ 'احدًا' میں ہر غیر اللہ آگیا۔

مزید ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ (پ ۱۱ ع ۱۶)

" اور نہ پکار اللہ کے سوا اس کو جو نہ نفع دے سکے تجھ کو اور نہ ضرر پہنچا سکے تجھ کو، پھر اگر تو نے ایسا کیا۔ (یعنی اگر کسی غیر اللہ کو پکارا) تو تم اس وقت ظالموں سے ہو جاؤ گے "

اِس آیت سے ثابت ہُوا کہ کوئی بھی فوق الاسباب طور پر نافع اور ضار نہیں ہے۔ پس ان کو پکارنا ظلم ہُوا۔

فرمان ایزدی ہے:

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ (پ ۲۶ ع ۱)

" اور اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہے جو (مصیبتوں اور غموں میں، اللہ کو چھوڑ کر) ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک ان کو جواب نہیں دے سکتے اور وہ ان کے پکارنے سے بھی بے خبر ہیں "

یہ آیات صاف بتا رہی ہیں کہ دعا و پکار اور آہ و فغاں — غموں، اندوہوں اور لاچاریوں میں صرف اللہ ہی کے حضور کرنی چاہیئے۔ کسی غیر اللہ کے آگے دعا و پکار کرنی اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔ تو یہ عقیدہ قرآن کے حکم کے مطابق دل میں جمالیں کہ دعا و پکار — غموں، فکروں میں اللہ ہی کی جناب میں کریں۔ کبھی کسی غیر اللہ کو نہ پکاریں کیونکہ دُعا عبادت ہے اور عبادت غیر اللہ کی منع ہے۔ جس کو اللہ نے اوپر کی آیت میں ظلم فرمایا ہے۔

اسی لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۴

نے ہماری جانیں آپ پر فدا ، ماں باپ فدا ، دنیا اور عقبیٰ تصدق ، بے شمار دعائیں اللہ کے آگے کی ہیں ہر ہر بات کے لئے ، ہر گھڑی ، ہر آن اللہ ہی کو پکارا ہے ، اور اُمت کو اپنے عمل سے یہ درس دیا ہے کہ وہ بھی اِن دعاؤں کے ساتھ ہی اللہ سے حاجت روائی چاہیں - دنیا و دین کی بھلائیاں اور خوبیاں مانگیں -

توجو لوگ رجالِ اُمت کی بنائی ہوئی دعاؤں یا وظیفوں کو پڑھتے ہیں ، اُنہیں چاہیئے کہ ایسی سب چیزوں کو چھوڑ کر : حِزْبُ الرَّسُوْل باقاعدہ پڑھا کریں کہ اس میں سب دعائیں جناب سید المرسلین - خاتم النبیین - رحمت للعالمین - سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلی ہوئی ہیں - جس طرح رحمتِ عالم کے مرتبہ کا اولادِ آدم میں کوئی شخص نہیں ہے - ایسے ہی حضور کی دُعا کے مرتبہ کی کسی کی دُعا نہیں ہو سکتی - ترازو کے ایک پلڑے میں سرورِ کائنات کی دعاؤں کو رکھیں ، اور دوسرے پلڑے میں ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں اور ان کی تابع اُمتوں کی دعاؤں کو رکھیں تو پلڑا خواجہ کونین کی دعاؤں کا ہی بھاری ہوگا -

پیرِ مغاں سنبھل کے ادب کا مقام ہے
آتے ہیں میکدہ میں قدح خوار مصطفےٰ

۴۵

قرآں کی آیتوں میں سراپا ڈھلا ہُوا
تمثیل بے مثال ہے کردارِ مصطفےٰ
سجدوں کی چاندنی سے جبینیں نکھر گئیں
آنکھوں میں بس گئے در و دیوارِ مصطفےٰ
ڈھلنے لگی ہے سورۂ واللّیل میں صبا
کھلنے لگے ہیں گیسوئے خمدارِ مصطفےٰ
(شورش)

تو آپ ہی انصاف کریں کہ جہاں حافظ ناموسِ آدم خواجۂ بدر و حنین ، حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان کے موتی بکھرے ہوں - حدیثوں کے پھول کھلے اور دعاؤں کے نغمے عنبر فشاں ہوں - آفتابِ نبوت ضَو ریز اور بدرِ منیر کی چاندنی حسنِ عالم کو نکھار رہی ہو - سراجاً منیراً گھر گھر اجالا کرے ، اور مرورِ حیات ہر گام اور ہنگام پر پر پیشوا ہو اور پھر جب ؎

بکھر گئے ہیں فضاؤں میں نغمہ ہائے طرب
سراپا صبح منور ہوئی ہے ظلمتِ شب !

وہاں رجالِ اُمت کے ساختہ وظائف کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے -

جو موحد مسلمان — اچھے کردار ، اعلیٰ اخلاق ، صوم و صلوٰۃ

اکلِ حلال اور صدقِ مقال کی پوری پوری پابندی کے ساتھ ہاتھوں، پاؤں، آنکھوں، کانوں اور زبان پر کڑا احتساب کر کے۔ جھوٹ، وعدہ خلافی، غیبت، بہتان، حسد، تکبر، کینہ، دھوکا، فریب، حق تلفی اور ایذا رسانی سے بچتے ہوئے "حزب الرسول" کو ترجمے پر غور کر کے، خلوص اور حضورِ قلب سے ہر روز پڑھے گا۔ انشاء اللہ وہ شخص دنیا اور دین کی کامیابیوں اور کامرانیوں کی معراج کو پا لے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے غموں، فکروں، مصیبتوں، ابتلاؤں، بلاؤں، محتاجیوں، پریشانیوں، دکھوں، دردوں، مرضوں، کربوں، لاچاریوں، دینی غفلتوں اور کسلوں سے نجات دے گا۔ اسے حیاتِ طیبہ کے ساتھ زندہ رکھے گا۔ اس کی حیاتِ مستعار کا ہر لمحہ برکت سے معمور ہوگا۔ تمام کام دنیا اور دین کے اس پر سہل اور آسان ہوں گے۔ رب العزت کی طرف سے اسے بشارتیں ملیں گی اور قربِ خدا حاصل ہوگا اور اللہ کے فضل سے یہ مردِ مومن: أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ کے زمرے میں داخل ہو جائے گا۔ (اللہ! ہم سب کو یہ مرتبہ نصیب کر! آمین)۔

دُعاؤں کے نغموں کا رَس

جب آپ قرآن پڑھ کر یا حزب الرسول پڑھ کر یا نمازوں کے بعد دعا مانگیں تو اس طرح مانگیں:

کہ دونوں ہاتھ اٹھائیں۔ ان کو کشادہ کریں۔ چہرے اور دونوں کندھوں کے برابر اٹھائیں۔ ہاتھوں کو اتنا دراز کریں کہ بغلیں کھل جائیں۔ کندھوں سے زیادہ بلند نہ کریں۔ بس چہرے کے سامنے رہیں۔ اللہ کی حمد، اور رسولِ رحمت پر درود پڑھ کر دعا کریں اور ختم بھی حمد و صلوٰۃ پر کریں۔ دعا مانگتے وقت بڑی عاجزی، انکساری، تضرع، گڑگڑاہٹ، خضوع و خشوع اور حضورِ قلب سے اللہ کو پکاریں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا: ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا۔ "پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر۔"

نیز ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا۟ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۝

وہ نیک اور متقی لوگ دوڑتے تھے نیکیوں کی طرف اور پکارتے تھے ہم کو شوق و رغبت اور

ڈرے ۔

تو دعا کرتے وقت بڑے شوق اور خوف سے ، اللہ سے مانگنا چاہیئے ۔ اس طرح اللہ سے مانگیں کہ گویا آپ اللہ کو دیکھ رہے ہیں ۔ اس کے پاس حاضر ہیں اور اللہ آپ کی باتیں سُن رہا ہے ۔ آپ کی ہر ہر حرکت دیکھ رہا ہے ۔ آپ کے ذہن ، خیال ، تصور ، نیت ، ارادہ پر اس کی نظر ہے ۔ دعا کرتے وقت آپ پر استغراق کی حالت طاری ہو جائے اور آپ اس طرح محویت کے عالم میں گم ہو جائیں کہ سوائے ذاتِ لم یزل کے آپ سب کچھ بھول جائیں آپ کا رُواں رُواں دعا بن کر پکار اُٹھے :

اس عزم و یقین کے ساتھ کہ مالک اور داتا اپنے فضل سے ضرور جھولی میں خیر ڈالے گا اور آپ اصلاً اس کے در اجابت سے خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے کہ ؎

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر اٹھتے ہیں حجاب آخر

اوقاتِ اجابت

دعا تو آدمی ہر وقت کر سکتا ہے اور اللہ اپنے بندے کی دعا ہر وقت ، ہر گھڑی ، ہر ساعت اور ہر آن سُنتا ہے ۔ اس کے دروازے سدا کھلے رہتے ہیں ۔ لیکن بعض اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے ۔ یہ اوقات اللہ یا اس کے رسول کے بتانے سے متعین کئے جا سکتے ہیں ۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

اِنَّ فِی لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً الدُّعَاءُ فِیْهَا مُسْتَجَابَةٌ (ترمذی شریف)

بیشک جمعہ کی رات میں ایک ایسی گھڑی ہے ۔ جس میں دعا قبول ہوتی ہے ۔

جمعرات کے علاوہ جمعہ کے دن میں بھی ایک ایسی ساعت ہے ۔ ارشادِ نبوی ہوتا ہے :

اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّی یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ ۔ (بخاری)

بیشک جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس مسلمان کو وہ گھڑی نماز پڑھتے ہوئے مل جائے ۔ اس میں وہ اللہ

سے دعا کرے تو اللہ اس کو عطا کر دیتا ہے ۔
اذان کے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَ عِنْدَ الْبَاسِ ۔ (ابوداؤد) — " دو وقت ایسے ہیں کہ اُن میں دعا رَدّ نہیں کی جاتی ۔ ایک تو اذان کا وقت اور دوسرا جنگ کا وقت "

اذان اور اقامت کے درمیان بھی دعا عموماً قبول ہوتی ہے ۔ حضورؐ فرماتے ہیں :

لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ ۔ (ترمذی)

" اذان اور اقامت کے درمیان دعا رَدّ نہیں کی جاتی "
نزل الابرار میں حضورؐ فرماتے ہیں کہ :

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

کے بعد بھی دُعا قبول ہوتی ہے ۔
جب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہونے لگے تو اس وقت بھی قبول ہوتی ہے ۔ ارشادِ نبوی ہوتا ہے :

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ ۔ (رواہ احمد) جب اقامت کہی جائے تو اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے

جاتے ہیں ۔ اور دعا قبول ہوتی ہے ۔
ترمذی شریف میں ہے کہ ایک شخص نے حضور انور م سے دریافت کیا کہ دعا کس وقت قبول ہوتی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا :

جَوْفُ اللَّيْلِ وَ دُبُرَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَاتِ

" پچھلی رات کو اور فرض نمازوں کے بعد "
تلاوتِ قرآن کے وقت اور قرآن کے ختم کرنے کے وقت بھی دعا عام طور پر قبول ہوتی ہے ۔ ارشادِ رحمتِ عالمؐ ہوتا ہے :

مَنْ قَرَاءَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ ۔ (ترمذی)

" جو شخص قرآن پڑھے ۔ اُسے چاہیئے کہ وہ قرآن کے ساتھ صرف اللہ ہی سے سوال کرے ۔ ہاں ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ قرآن پڑھیں گے اور لوگوں سے مانگیں گے "

قرآن پڑھنے کے وقت قبولیت دعا کا وقت ہے ۔ خوب خوب اللہ سے مانگئے ۔ جو لوگ قرآن کو ذریعہ سوال بناتے ہوتے ہیں اُنہیں توبہ کرنی چاہیئے ۔ قرآن پڑھ کر یا ختم کرکے

لوگوں سے مانگنا بہت بُرا ہے۔
سجدے کی حالت میں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں: اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ ﴿ترمذی﴾
بندہ سجدے کی حالت میں اپنے پروردگار سے بہت ہی قریب ہوتا ہے۔ تو سجدے میں کثرت سے دُعا کیا کرو۔
اوقات ذیل میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔
روزہ دار کی دعا جس وقت وہ روزہ افطار کرتا ہے۔
بارش کے وقت!
آبِ زمزم پیتے وقت! (حصن حصین۔ ترمذی)
مُرغ کی اذان کے وقت۔
امام کے وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھ کر آمین کہنے کے بعد۔
مسلمانوں کے اجتماع کے وقت۔
ذکر کی مجلسوں میں!
کعبہ کی زیارت کے وقت۔
مطاف میں۔ یعنی طواف کرنے کی جگہ میں۔
ملتزم کے نزدیک
کعبہ کے پرنالے کے نیچے
خانہ کعبہ کے اندر۔

زمزم کے نزدیک!
صفا اور مروہ پر!
مسعیٰ میں، یعنی صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ میں۔
مقام ابراہیم کے پیچھے۔
عرفات میں۔ مزدلفہ میں۔ منا میں۔ تینوں جمروں کے پاس۔ مظلوم کی دعا۔ دُعا حج کرنے والے کی جب تک واپس آئے نیک بخت آدمی کی دعا۔ باپ کی دُعا۔ بادشاہ عادل کی دعا۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والی اولاد کی دعا۔ مسافر کی دُعا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿ پڑھنے والے کی دُعا۔
مندرجہ ذیل اسم اعظم پڑھنے والے کی دُعا:
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿
مندرجہ ذیل پڑھنے والے کی دُعا:
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ﴿
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ﴿ (تین بار)
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ پڑھنے والے کی دعا۔
سچے دل سے توبہ کرنے والے کی دُعا۔

رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں:

"گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے
جیسے کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں"۔

(حصن حصین)

پیارے بھائیو!

یاد رکھو! کہ ہر قسم کی عبادت کی منظوری اور خصوصاً دعاؤں کی قبولیت حلال کی روزی کھانے، سچ بولنے، اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنے پر موقوف ہے۔ پھر کوشش کریں اور جان توڑ کوشش کریں کہ قرآنی مرد مومن کے اوصاف و اخلاق پیدا ہوں۔

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

(اقبالؒ)

منزل پہلی

شنبہ

ساقی نوائے نکہت و نزہت کا وقت ہے
اب تو حریم ساغر و مینا کا در کھلے

منزل پہلی — شنبہ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے (جو) سب جہانوں کا پروردگار (ہے)

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ

نہایت رحم والا مہربان مالک ہے روز

الدِّیْنِ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ

جزا کا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے

نَسْتَعِیْنُ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○

مدد مانگتے ہیں دکھا ہم کو (دین کا) سیدھا راستہ

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ

راستہ ان لوگوں[1] کا جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کا

الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ○

جن پر تیرا غضب[2] نازل ہوا اور نہ راستہ گمراہوں[3] کا۔

[1] اللہ کے قانون پر چلنے والے، اسکی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے والے عامل لوگ مراد ہیں جیسے نبی، صدیق، شہید، صالح لوگ (علیہم السلام)

[2] اللہ کے قانون اور احکام سے بغاوت اور اسکے رسولوں کی مخالفت کرنیوالے لوگ ان پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔ وہ عذابوں سے ہلاک ہوگئے

[3] گمراہ وہ لوگ ہیں جو راہ راست بھول کر ٹیڑھے راستے پر چلنے لگیں، اور سیدھا راستہ کتاب وسنت پر عمل کرنے کا نام ہے۔ گمراہ لوگوں سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ

اے رب ہمارے قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی سننے والا

الْعَلِیْمُ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ

جاننے والا ہے اللہ ہی ہے نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے

الْقَیُّوْمُ○ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا

اسکے سدا زندہ سب کا تھامنے والا۔ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ

نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا

نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ

کون ہے جو اس کے حضور بلا

عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

اذن سفارش کر سکے جانتا ہے جو (خلقت کے)

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا

آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور نہیں

يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا
احاطہ کر سکتے (لوگ) اس کے علم سے کچھ بھی

بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں

وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا
پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس (پاک ذات)

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَاِلٰهُكُمْ
کو تھکاتی نہیں اور وہ بلند اور بڑا ہے اور معبود تمہارا

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
معبود ایک ہے نہیں کوئی معبود سوائے اُسکے بڑا مہربان

الرَّحِيْمُ ○ الٓمّٓ ○ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ
نہایت رحم والا اللہ ہی ہے نہیں کوئی

اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ رَبَّنَآ اٰتِنَا
معبود سوائے اسکے زندہ سب کا تھامنے والا اے پروردگار ہمارے

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
ہمیں دنیا میں (بھی) نیکی دے اور آخرت میں (بھی)

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَآ
نیکی دے اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے اے پروردگار

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے اور ثابت قدم رکھ ہم کو

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ رَبَّنَا لَا
اور مدد دے ہم کو کافروں کی قوم پر اے پروردگار

تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَ
ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں یا چوک جائیں اے پروردگار

لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
ہمارے اور نہ رکھ بوجھ ہم پر جیسے تو نے رکھا تھا اُن لوگوں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا
پر جو پہلے ہم سے تھے اے پروردگار ہمارے اور نہ اٹھوا ہم

لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا

سے اتنا بوجھ کہ نہیں طاقت ہم کو اس کی اور معاف کر ہم سے اور بخش ہم

وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى

کو، اور رحم کر ہم پر، تو ہے مددگار ہمارا، پس مدد دے ہم کو

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

کافروں کی قوم پر اے پروردگار ہمارے نہ کج کر ہمارے

بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

دلوں کو پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی تو نے ہم کو اور عطا فرما ہم کو

رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ رَبَّنَا اِنَّنَا

اپنی جناب سے رحمت بیشک تو بڑا دینے والا ہے اے پروردگار ہمارے

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

بیشک ہم ایمان لائے ہیں (تجھ پر) پھر بخش دے ہم کو ہمارے گناہ اور بچا

النَّارِ ○ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي

ہم کو دوزخ کے عذاب سے - کہہ اے اللہ مالک ملک کے دیتا ہے تو جس

الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

کو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے -

تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے

بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

جس کو چاہے، تیرے ہاتھ میں ہے خیر- بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے تو دن کو

الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ

رات میں اور نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

مردہ کو زندہ سے - اور رزق دیتا ہے جس کو چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

بغیر حساب کے اے پروردگار میرے عنایت کر مجھ کو اپنی

ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ○

جناب سے نیک اولاد بے شک تو دعا کا سننے والا ہے ۔

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ

اے ہمارے پروردگار ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ اتاری تو نے اور پیروی کی

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

ہم نے رسول کی پھر لکھ ہم کو ساتھ گواہوں کے ۔ اے پروردگار ہمارے بخش ہم کو

ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ

گناہ ہمارے اور زیادتی ہمارے کام میں اور ثابت قدم رکھ ہمارے

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ○

قدم اور مدد دے ہم کو کافروں کی قوم پر

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ○ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ

کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا کارساز ہے اے پروردگار ہمارے نہیں

هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پیدا کیا تو نے یہ (عالم) عبث ۔ پاک ہے تیری ذات (فعل عبث سے) پس بچا ہم

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي

اے پروردگار ہمارے بیشک سنا ہم نے ایک منادی کرنیوالے (یعنی

لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۚ

پیغمبر) کو منادی کرتے ہوئے ایمان کی کہ ایمان لاؤ اپنے پروردگار کیساتھ پس

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

ایمان لائے ہم ۔ اے پروردگار ہمارے بخش دے ہم کو گناہ ہمارے اور دور کر ہم سے

سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ○ رَبَّنَا

برائیاں ہماری اور خاتمہ کر ہمارا (اپنے) نیک بندوں کیساتھ ۔ اے پروردگار

وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا

ہمارے اور دے ہم کو جو کچھ کہ وعدہ کیا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے اور نہ

تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

رسوا کر ہم کو دن قیامت کے ۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں

الْمِيعَادَ ○ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً

کرتا اے پروردگار ہمارے اتار ہم پر ایک خوان

مِنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا

آسمان سے کہ ہو (وہ خوان) ہمارے لئے عید ہمارے پہلوں کیلئے

وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ

اور ہمارے پچھلوں کیلئے (بھی عید) اور (ہو) نشانی تیری طرف سے اور رزق دے

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

ہم کو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان لائے ہیں

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ

پس لکھ لے ہم کو گواہوں کیساتھ اے پروردگار ہمارے نہ کر ہم کو

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

ظالموں کی قوم کے ساتھ تو ہے دوست ہمارا پس بخش ہم کو

وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ○ وَ اكْتُبْ

اور رحم کر ہم پر اور تو بہتر بخشنے والا ہے اور لکھ

لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ

ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی اور آخرت میں (بھی)

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ○ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ

ہم نے توبہ کی تیری طرف۔ اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی

اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

جانوں پر اور اگر نہ بخشے گا تو ہم کو اور نہ رحم کریگا تو ہم پر البتہ ہو جائیں

الْخٰسِرِيْنَ ○ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ

گے ہم خسارہ پانے والوں سے۔ اے پروردگار ہمارے فیصلہ کر ہمارے اور ہماری

قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○

قوم کے درمیان ساتھ حق کے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

اے پروردگار ہمارے انڈیل ہم پر صبر اور مار ہم کو بحالت، مسلمان۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ۔ اس پر بھروسہ کیا میں نے

وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ عَلَى اللّٰهِ

اور وہ ہے پروردگار عرش عظیم کا اللہ پر ہمارا

تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

بھروسہ ہے۔ اے پروردگار ہمارے مت کر ہم کو فتنہ واسطے قوم

الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

ظالموں کے اور نجات دے ہم کو اپنی رحمت کے ساتھ کافروں

الْكٰفِرِيْنَ ○ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْاَلَكَ مَا

کی قوم سے اے میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے یہ کہ

لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ

سوال کروں تجھ سے وہ چیز کہ نہیں ہے مجھے اسکا علم اور اگر نہ بخشے گا تو مجھ کو

اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

اور نہ رحم کریگا تو مجھ پر ہو جاؤنگا میں خسارہ پانے والوں سے۔ پیدا کرنیوالے آسمانوں

وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اور زمین کے تو ہی ہے کارساز میرا دنیا میں اور آخرت میں

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○

اٹھا لے مجھ کو دنیا سے اپنی فرمانبرداری کی حالت میں اور ملا دے مجھ کو نیک بندوں کیساتھ

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ

اے رب میرے کر مجھ کو قائم رکھنے والا نماز کا اور میری اولاد کو (بھی)

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

اے رب ہمارے اور قبول کر دعا میری اے رب میرے بخش دے مجھ کو، اور

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

میرے ماں باپ کو اور (سب) ایمان والوں کو جس دن حساب ہونے لگے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○

اے رب میرے رحم کر میرے والدین پر جسطرح انہوں نے مجھے چھوٹے سے کو

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

پالا ہے۔ اے رب میرے داخل کر مجھ کو (مدینہ میں) داخل کرنا اچھا اور نکال

اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ

مجھ کو (ظالموں کی بستی سے) نکالنا اچھا، اور اپنے پاس سے مجھ کو دشمنوں پر فتحیابی

مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○ رَبَّنَآ اٰتِنَا

کے ساتھ غلبہ دے اے رب ہمارے دے ہم کو

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

اپنی جناب سے رحمت اور تیار کر ہمارے لئے ہمارے کام سے

رَشَدًا ○ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَ

بھلائی   اے رب میرے کھول دے میرے لئے سینہ میرا اور آسان

يَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ط رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ط اَنِّيْ

کر میرے لئے کام میرا - اے رب میرے زیادہ کر مجھ کو علم (اے رب میرے) بیشک

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

پہنچی ہے مجھ کو ایذا (بیماری) اور تو بہت مہربان ہے سب مہربانوں سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ

نہیں ہے کوئی معبود (مشکلکشا) سوائے تیرے پاک ذات ہے تیری بیشک

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا

میں ظالموں سے ہوں -   اے رب میرے نہ چھوڑ مجھ کو اکیلا (بے اولاد)

وَ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ○ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ

اور تو بہتر وارث ہے -   اے رب میرے اتار مجھ کو

مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○

اتارنا مبارک اور تو بہتر اتارنے والا ہے   اے

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

رب میرے پس نہ کر مجھ کو ظالموں کی قوم میں -   اے

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ

رب میرے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے شیطانوں کے وسوسے

وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○ رَبَّنَا

ڈالنے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اے رب میرے کہ حاضر ہوں میرے پاس

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ

اے رب ہمارے ایمان لائے ہم - پس بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو بہتر

الرّٰحِمِيْنَ ○ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ

رحم کرنے والا ہے   اے رب میرے بخش اور رحم کر اور تو

اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ رَبَّنَا اصْرِفْ

بہتر رحم کرنے والا ہے -   اے رب ہمارے پھیر دے ہم سے

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

ہم سے عذاب دوزخ کا بیشک دوزخ کا عذاب (بڑی بھاری)

غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

مصیبت ہے تحقیق وہ بری ہے جگہ قرار کی اور رہنے کی

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا

اے رب ہمارے بخش ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد

قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

(کیطرف) سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝

اے رب میرے بخش مجھ کو حکم اور ملادے مجھ کو ساتھ نیک بندوں کے

وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝

اور کر دا سطے میرے ذکر خیر آنے والی نسلوں میں

وَاجْعَلْنِي مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝

اور کر مجھ کو جنت نعیم کے وارثوں سے

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

اور نہ رسوا کر مجھ کو اس دن کہ مردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے، جس دن نہ نفع

مَالٌ وَّلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ

دے گا مال اور نہ بیٹے مگر جو کوئی لائے اللہ کے پاس دل

سَلِيمٍ ۝ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

سلامت اے رب میرے توفیق دے مجھ کو کہ شکر کروں تیری نعمت کا

الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ

وہ جو انعام کی تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر اور یہ کہ

أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ

عمل کروں میں نیک کہ پسند کرے تو اسکو اور داخل کر مجھ کو اپنی رحمت

فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ

سے اپنے نیک بندوں میں اے رب میرے بیشک میں نے ظلم

نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي - رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ

کیا اپنی جان پر پس بخش مجھ کو اے رب میرے تحقیق اس چیز کے لئے

منزل پہلی — ٧٤ — شنبہ

مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ○ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ

جو تو بھیج دے مجھے خیر سے محتاج ہوں اے رب میرے مدد دے مجھے مفسدوں

الْمُفْسِدِيْنَ ○ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

کی قوم پر — اے رب میرے بخش مجھ کو اولاد نیکیوں سے

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ

اے رب میرے سما لیا تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں پس بخش

لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ

ان لوگوں کو کہ توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی — اور بچا ان کو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ

عذاب دوزخ سے — اے رب ہمارے اور داخل کر ان کو جنات

عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

عدن میں کہ وعدہ دیا ہے تو نے ان کو اور جو لائق بہشت کے ہیں۔

اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ

ان کے باپوں سے اور ان کی بیبیوں سے اور ان کی اولاد سے بیشک

منزل پہلی — ٧٥ — شنبہ

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ

تو غالب حکمت والا ہے — اور بچا ان کو برائیوں سے اور

وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ

جسکو تو بچائے گا برائیوں سے اس دن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اس سے

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ

اور یہ بات وہی ہے مراد پانا بڑا۔ اے رب میرے توفیق دے مجھے

اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ

کہ شکر کروں تیری نعمت کا جو انعام کی تو نے مجھ پر اور میرے

عَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

والدین پر اور یہ کہ عمل کروں نیک کہ پسند کرے تو اسکو اور

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ

نیک بخت بنا میرے لئے میری اولاد کو تحقیق توبہ کی میں نے طرف تیری

وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

اور تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں — اے رب ہمارے بخش ہم کو

وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں ۔

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے

رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ رَبَّنَا عَلَيْكَ

اے رب ہمارے تحقیق تو شفقت کرنیوالا مہربان ہے ۔ اے رب ہمارے تجھ پر

تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○

بھروسہ کیا ہم نے اور تیری طرف رجوع کیا ہم نے اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اے رب ہمارے نہ بنا ہم کو فتنہ واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور

اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

بخش ہم کو اے رب ہمارے تحقیق تو غالب حکمت والا ہے ۔

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ

اے رب ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور بخش ہم کو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ

تو ہر چیز پر قادر ہے ۔ اے رب میرے بخش مجھ کو اور

لِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ

میرے والدین کو اور جو شخص ایمان والا میرے گھر میں داخل ہوا

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِسْمِ اللّٰهِ

اس کو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے۔ شروع ساتھ نام اللہ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○

بخشش کرنے والے مہربان کے کہہ وہ اللہ ایک ہے ۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ

اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

واسطے اس کے ہمسر شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے

الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ

والے مہربان کے کہہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ پروردگار صبح کے تمام

شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا

وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○

اندھیرا چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ بِسْمِ

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب حسد کرے شروع ساتھ

اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ

نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے کہہ پناہ مانگتا ہوں میں

النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○

ساتھ پروردگار لوگوں کے (ساتھ) بادشاہ لوگوں کے (ساتھ) معبود لوگوں کے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ

نظر نہ آنے والے وسوسہ ڈالنے والے (شیطان کے) شر سے

يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ

جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں -

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○[1]

جنوں میں سے اور انسانوں میں سے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

الرَّحْمٰنُ[2]	الرَّحِيْمُ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوْسُ	السَّلَامُ
بڑا مہربان	نہایت رحم والا	بادشاہ	پاک	سلامت

[1] قرآنی دعائیں ختم ہوئیں۔ اب آگے سب حدیثی دعائیں ہیں۔

[2] قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ اور واسطے اللہ کے نام ہیں اچھے (ننانوے نام) پس پکارو اللہ کو ساتھ ان ناموں کے (پ۹ ع۱۲) اور حدیث شریف میں جناب رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا ہے: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (ترمذی) "تحقیق اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی یاد کرے گا ان کو داخل ہوگا بہشت میں"۔ ان ناموں کے یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو پڑھا کرے اور ان کے ترجمے اور مطلب پر غور کرتے ہوئے خود کو ان صفات سے متصف کرے۔ مثلاً اللہ کی صفت ہے الرحمٰن۔ نہایت مہربان۔ تو یہ اسم اپنے پڑھنے والے سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ مخلوق خدا کے لئے سراپائے مہربانی و شفقت ہو۔

اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ
امن دینے والا	محافظ	غالب	زبردست	بڑائی والا
اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ
پیدا کرنیوالا	بنانے والا	صورت بنانیوالا	بہت بخشنے والا	زور والا
اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ
بڑا دینے والا	روزی دینے والا	کھولنے والا	جاننے والا	بند کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ
فراخ کرنیوالا	پست کرنیوالا	اونچا کرنیوالا	عزت دینے والا	ذلت دینے والا
اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ	اَللَّطِيْفُ
سننے والا	دیکھنے والا	فیصلہ کرنیوالا	انصاف کرنیوالا	باریک بین
اَلْخَبِيْرُ	اَلْحَلِيْمُ	اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ
خبردار	بردبار	بزرگ	پردہ پوش	قدردان
اَلْعَلِيُّ	اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ	اَلْحَسِيْبُ
بلند	بڑا	نگہبان	غذا دینے والا	کافی

اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ	اَلْوَاسِعُ
بزرگ قدر	کرم کرنیوالا	رکھوالا	قبول کرنیوالا	کشادہ رحمت
اَلْحَكِيْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِيْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِيْدُ
حکمت والا	دوست دار	بزرگ	اٹھانے والا	گواہ
اَلْحَقُّ	اَلْوَكِيْلُ	اَلْقَوِيُّ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْوَلِيُّ
سچا	ضامن	زبردست	مضبوط	دوست
اَلْحَمِيْدُ	اَلْمُحْصِيْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِيْدُ	اَلْمُحْيِيْ
ستودہ	گھیرنے والا	پہلی بار پیدا کرنیوالا	لوٹانے والا	زندہ کرنیوالا
اَلْمُمِيْتُ	اَلْحَيُّ	اَلْقَيُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ
مارنے والا	سدا زندہ	تھامنے والا	موجود کرنیوالا	بزرگی والا
اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ
اکیلا	تنہا	بے نیاز	قدرت والا	قدرت دینے والا
اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْاَوَّلُ	اَلْآخِرُ	اَلظَّاهِرُ
سب سے پہلے	سب سے پیچھے	اول	آخر	کھلا ہوا

اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیُ	اَلْمُتَعَالِیُ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ
پوشیدہ	مالک	برتر	نیکی کرنیوالا	توبہ قبول کرنیوالا
اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّءُوْفُ	مَالِكُ	اَلْمُلْكِ
بدلہ لینے والا	معاف کرنیوالا	شفقت کرنیوالا	مالک	ملک کا
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ			اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ
صاحب بزرگی اور بخشش کا			عدل کرنیوالا	جمع کرنیوالا
اَلْغَنِیُّ	اَلْمُغْنِیْ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ
بے پروا	آسودہ کرنیوالا	روکنے والا	ضرر پہنچانیوالا	نفع دینے والا
اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیُ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیْ	اَلْوَارِثُ
روشنی والا	راہ دکھانیوالا	نیا پیدا کرنیوالا	باقی رہنے والا	سب کا وارث
	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ	(مشکوٰۃ)	
	نیک راہ بتانیوالا	صبر والا		

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ

اے اللہ بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ تو اللہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ

(معبود برحق) ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو اکیلا ہے بے نیاز وہ

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا

جو نہ جنا اس نے اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے اس کا کوئی

اَحَدٌ ○ (ترمذی) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ

ہمسر — اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ

الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ

تیرے لئے ہے سب تعریف نہیں کوئی معبود سوائے تیرے مہربان ہے

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ

احسان کرنیوالا بنانیوالا آسمانوں اور زمین کا — اے صاحب بزرگی

وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ ○ (ابن ماجہ)

اور بخشش کے سدا زندہ اے سب کے تھامنے والے مانگتا ہوں تجھ سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا

اے اللہ تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو کہ اللہ تو ہی ہے۔ نہیں کوئی

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَ

معبود سوائے تیرے ایک ہے بے نیاز ، نہیں جنا اور

لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ○ (مشکوٰۃ)

نہ جنا گیا اور نہیں ہے اس کا کوئی ہمسر ۔

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ

اے اللہ تو ہی ہے پروردگار میرا نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے تیرے

وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ

پیدا کیا تو نے مجھ کو اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد (میثاق) پر (قائم)

مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

ہوں اور تیرے وعدے پر (یقین کرنیوالا) بقدر اپنی طاقت کے، پناہ مانگتا ہوں ساتھ

أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ

تیرے اس چیز کی برائی سے کہ کی میں نے، اقرار کرتا ہوں میں واسطے تیرے نعمت تیری کا جو مجھ پر ہے

فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا پھر تو مجھ کو بخش دے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا ۔

إِلَّا أَنْتَ ○ (بخاری شریف) سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

سوا تیرے ۔ پاک ہے اللہ (شرک او عیب سے)

وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ○ (مشکوٰۃ)

اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ○ (در منثور کبیر)

اور اللہ سب سے بڑا ہے ۔ نہیں پھرنا گناہوں سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر ساتھ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ

اللہ کی مدد کے ۔ اے اللہ کر میرے دل میں نور اور میری

بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ

آنکھ میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے

عَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا

داہنے نور اور میرے بائیں نور

وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّأَمَامِيْ

اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے

نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا

نور اور میرے پیچھے نور اور کر پیدا میرے واسطے نور

وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّعَصَبِیْ نُوْرًا وَّلَحْمِیْ

اور میری زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت

نُوْرًا وَّدَمِیْ نُوْرًا وَّشَعْرِیْ نُوْرًا وَّبَشَرِیْ

میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے بدن

نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ

میں نور اور میری جان میں نور اور بڑا کر میرے لئے

نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ○ بِسْمِ اللّٰهِ

نور۔ اے اللہ بخش مجھ کو نور ساتھ نام اللہ کے

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ

بھروسہ کیا میں نے اللہ پر۔ اے اللہ ہم تیری پناہ پکڑتے ہیں

مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ

پھسلنے سے یا گمراہ ہونے سے یا ظلم ہونے سے یا مظلوم ہونے سے

اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا ○ لَآ اِلٰهَ

یا جہالت کرنے سے اوروں پر یا جہالت کئے جانے سے اپنے پر۔

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ اکیلا ہے وہ نہیں شریک اس کا اسی کے

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ

لئے ہے ملک اور اسی کیلئے ہے سب تعریف اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے جلاتا ہے

وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ○ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ پناہ دے مجھ کو دوزخ سے اے اللہ

اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے علم نفع دینے والا اور عمل مقبول

وَّرِزْقًا طَيِّبًا ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ

اور روزی پاکیزہ ساتھ نام اللہ کے جو

لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ

نہیں ضرر کرتی ساتھ نام اس کے کوئی چیز زمین میں

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (ترمذی)

اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي

اے اللہ عافیت دے مجھے میرے بدن میں۔ اے اللہ عافیت دے مجھے

سَمْعِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ

میرے سننے میں، اے اللہ عافیت دے مجھے میرے دیکھنے میں۔ نہیں کوئی

إِلَّا أَنْتَ ○ (ابوداؤد) رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ

معبود برحق سوا تیرے راضی ہوا میں اللہ کے رب ہونے سے اور

بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ○ (مشکوٰۃ)

اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے

أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ

صبح کی ہم نے دین اسلام پر اور کلمۂ توحید پر

الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِينِ نَبِيِّنَا وَعَلٰى مِلَّةِ

اور اپنے نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر اور اپنے

أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَّمَا كَانَ مِنَ

باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت (شاہراہ توحید) پر جو یک رخے

الْمُشْرِكِينَ ○ (دارمی) أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ

(موحد) تھے اور نہ تھے مشرکوں سے۔ صبح کی ہم نے اور صبح کی

الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ

ملک نے واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی ہے اور بڑائی

وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ

اور بزرگی اللہ کے لئے ہے اور سب خلقت اور (اس پر) حکم چلانا اور رات

وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ

اور دن اور جو کچھ رہتا ہے ان دونوں میں سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ اے

اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّ

اللہ کر اول اس دن کا بھلائی اور ... اور

أَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهُ فَلَاحًا يَّا اَرْحَمَ

درمیان اس کا سبب حاجت روائی کا اور آخر اس کا سبب نجات کا اے سب

الرّٰحِمِيْنَ (اذکار نووی) اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ

مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی کرنے والے۔ صبح کی ہم نے اور صبح کی

الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

ملک نے واسطے اللہ رب العالمین کے۔ اے اللہ میں

اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ

تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی اس دن کی فتح اس کی اور مدد اسکی

وَنُوْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ

اور روشنی اسکی اور برکت اس کی اور ہدایت اس کی جو تو نے اس میں رکھی ہے

مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ○ (ابوداؤد)

اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے (ہر) برائی سے جو دن میں ہے اور (ہر) برائی سے جو اسکے بعد ہے

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے واسطے اللہ رب العالمین کے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلِ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی اس رات کی

فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَ

فتح اس کی اور مدد اس کی اور روشنی اس کی اور برکت اسکی اور

هُدَاهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ

ہدایت اس کی (جو تو نے اس میں رکھی ہے) اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے (ہر)

شَرِّ مَا بَعْدَهَا ○ (ابوداؤد) اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ

برائی سے جو رات میں ہے اور (ہر) برائی سے جو اسکے بعد ہے۔ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ اَللّٰهُمَّ

پورے کلموں کے ساتھ تمام مخلوق کی برائی سے اے اللہ

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے سلامتی دنیا اور آخرت میں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے معافی اور سلامتی

فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَہْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰہُمَّ

اپنے دین میں اور اپنی دنیا میں اور اپنے گھر میں اور اپنے مال میں۔ اے

اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ۔ اَللّٰہُمَّ

اللہ ڈھانک عیب میرے اور امن میں رکھ مجھ کو میرے خوف کی چیزوں سے۔ اے اللہ

احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ

حفاظت کر میری میرے آگے سے اور میرے پیچھے سے

وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ

اور میرے داہنے سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور

وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ○ (ابوداؤد)

پناہ پکڑتا ہوں تیری عظمت کی اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں میں ناگہاں اپنے نیچے سے (زمین میں

اَللّٰہُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ

دھنس جانے سے) اے اللہ تیری مدد سے صبح کی ہم نے اور تیری مدد سے شام کی ہم نے

نَحْیٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ○

اور تیری مدد سے جیتے ہیں ہم اور تیری مدد سے مرتے ہیں ہم اور تیری طرف ہے پھر جانا

اَللّٰہُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ

اے اللہ تیری مدد سے شام کی ہم نے اور تیری مدد سے صبح کی ہم نے اور تیری

نَحْیٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ (ترمذی)

قدرت سے جیتے ہیں ہم اور تیری مدد سے مریں گے ہم اور طرف تیری ہے جی اٹھنا

اَللّٰہُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَةِ فَاطِرَ

اے اللہ جاننے والے چھپے اور کھلے کے اور پیدا کرنے والے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّ

آسمانوں اور زمین کے، پالنے والے ہر چیز کے اور

مَلِیْكَہٗ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ -

مالک اس کے۔ گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے تیرے

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کے شر سے

الشَّیْطَانِ وَشِرْكِہٖ ○ (ترمذی) اَللّٰہُمَّ مَا

اور اس کے شرک (میں ڈالنے) سے اے اللہ جو

اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ

صبح کو ملے مجھے کوئی نعمت یا کسی کو ملے تیری مخلوق سے۔ پس

فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ

سب تجھ اکیلے کی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیرے ہی

الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَمْسٰى بِیْ

لئے ہے سب تعریف اور تیرے ہی لئے ہے شکر۔ اے اللہ جو شام کو ملے

مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ

مجھے کوئی نعمت یا کسی کو ملے تیری مخلوق میں سے۔ پس سب تجھ

وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ

اکیلے کی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیرے ہی لئے ہے سب

لَكَ الشُّكْرُ ○ (ابوداؤد) اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا

تعریف اور تیرے ہی لئے شکر — اے اللہ صبح کی ہم نے در حالیکہ

نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ

گواہ کرتے ہیں ہم تجھ کو اور گواہ کرتے ہیں تیرے عرش کے اٹھانیوالوں کو اور

مَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ

تیرے فرشتوں کو اور تیری سب مخلوقات کو کہ تحقیق تو ہے اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

(معبود برحق) نہیں کوئی معبود سوا تیرے اکیلا ہے تو نہیں کوئی شریک واسطے

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ○ ابوداؤد

تیرے اور بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بندہ تیرا ہے اور رسول تیرا

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ○ (ابوداؤد)

اے اللہ بچا مجھ کو اپنے عذاب سے اس دن کہ اٹھائیگا تو اپنے بندوں کو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیری بزرگ ذات کے ساتھ

وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَآ اَنْتَ

اور تیرے پورے کلموں کے ساتھ برائی اس چیز کی سے۔ کہ تو

اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ

پکڑنے والا ہے بال اسکی پیشانی کے۔ اے اللہ تو دور کرتا ہے

الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ

قرض کو اور گناہ کو اے اللہ نہیں شکست

جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا

دیا جاتا لشکر تیرا اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا، اور نہیں

یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ

نفع دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے دولت مندی۔ پاک ہے تو

وَبِحَمْدِكَ (ابوداؤد) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ

اور پاک یاد کرتا ہوں میں ساتھ تعریف تیری کے۔ بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ

(ایسا اللہ) کہ نہیں کوئی معبود سوائے اسکے سدا زندہ سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہوں

اِلَیْهِ (ترمذی) اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ

میں اس کی طرف۔ اے اللہ پروردگار آسمانوں کے اور پروردگار

الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ

زمین کے اور پروردگار ہر چیز کے پھاڑنے والے دانے اور

وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَ

گٹھلی کے اتارنے والے تورات اور انجیل اور

الْقُرْاٰنِ۔ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ

قرآن کے۔ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے ہر برے کی برائی

اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ

سے کہ تو پکڑنیوالا اسکے بال اسکی پیشانی کے[1]۔ تو ہی ہے پہلے[2] پس نہیں پہلے تجھ

قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ

سے کوئی چیز اور تو ہی ہے آخر[3] پس نہیں ہے پیچھے تیرے کوئی چیز اور

شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَ

تو ہی سب سے ظاہر[4] پس نہیں ہے اوپر[5] تیرے کوئی چیز اور تو ہے

[1] پیشانی کے بال پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ سب مخلوق اسکے آگے بے بس اور مجبور ہے کوئی اسکے حضور دم نہیں مار سکتا تو ہر برائی بھی اس کے ہاتھ میں مسخر و مقید ہے اسکے حکم کے بغیر کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی [2] یعنی قدیم، بلا ابتدا [3] یعنی باقی بغیر انتہا۔ [4] ظاہر اپنے افعال و صفات کے ساتھ [5] یعنی تجھ سے بڑھ کر کوئی چیز ظاہر اور واضح نہیں۔

أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ

پوشیدہ (بہ اعتبار ذات) پس نہیں ہے پوشیدہ تجھ سے کوئی چیز۔ ادا کر مجھ سے

عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ (ابوداؤد) اِنِّيْ

قرض ؎ اور بے نیاز کر مجھ کو محتاجی (خلق) سے تحقیق میں نے

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ

متوجہ کیا منہ اپنا اس ذات کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور

الْاَرْضَ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط اِنَّ

زمین کو اور نہیں ہوں میں مشرکوں سے تحقیق

صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ

نماز میری اور قربانی میری اور جینا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ

کے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور اسی (توحید) کا

؎ یعنے اللہ تعالیٰ اتنا پوشیدہ ہے کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔

؎ مالی قرض بھی اور حقوق اللہ بھی اور حقوق العباد کا قرض بھی۔

اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ - اَللّٰهُمَّ

مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں ۔ اے اللہ

اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبِّيْ وَ

تو ہی بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔ رب میرا ہے

اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ وَاعْتَرَفْتُ

اور میں ہوں غلام تیرا۔ ظلم کیا میں نے اور میں اعتراف کرتا ہوں

بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا

اپنے گناہ کا پس بخش دے مجھ کو گناہ میرے سب ۔

اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

بے شک کوئی گناہ نہیں بخشتا سوا تیرے اور

وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ

راستہ دکھا مجھ کو اچھے اخلاق کا نہیں راہ دکھاتا

لِاَحْسَنِهَآ اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ

کوئی اچھے اخلاق کا سوا تیرے اور پھیر دے مجھ سے

سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا

بری عادتوں کو - نہیں پھیرتا کوئی مجھ سے بری عادتوں کو

إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَ

سوا تیرے، حاضر ہوں تیری خدمت میں اور امیدوار ہوں تیری بھلائیوں

الْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ

کا اور سب بھلائیاں تیرے ہاتھوں میں ہیں اور برائیاں

لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ

تیری طرف منسوب نہیں ہیں - میں تیری مدد سے (جی رہا) ہوں اور تیری طرف

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ وَأَسْتَغْفِرُكَ

آنے والا ہوں - بابرکت ہے تو اور بلند ہے تیری شان اور میں تجھ سے بخشش

وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ ○ (صحیح مسلم) اَللّٰهُمَّ

چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں اے میرے اللہ

اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَ

بخش مجھ کو گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور

فُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ

چھڑا[1] گروی میری اور کر مجھ کو مجلس

الْأَعْلٰى ○ (ابوداؤد) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

بلند[2] میں سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے

كَفَانِيْ وَآوَانِيْ وَأَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ

کفایت کیا مجھ کو (خلقت سے بے پروا کر کے) اور جگہ دی مجھ کو (مکان

وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِيْ

دیکر) اور کھلایا مجھ کو اور پلایا مجھ کو اور جس نے احسان کیا مجھ پر اور زیادہ دیا

أَعْطَانِيْ فَأَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور جس نے (اور) دیا مجھ کو پس بہت دیا شکر اللہ کے لئے ہے

عَلٰى كُلِّ حَالٍ - اَللّٰهُمَّ رَبَّ

ہر حال میں - اے اللہ پروردگار

[1] چھڑا گروی میری یعنی رہائی دے نفس میرے کو بندوں کے حقوق سے -
[2] بلند مجلس سے فرشتوں اور نبیوں کی مجلس مراد ہے -

كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ

ہر چیز کے اور مالک اس کے اور معبود ہر چیز

شَيْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (ابوداؤد)

کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے دوزخ سے

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ

اے اللہ دور کرنے والے فکر کے اور کھولنے والے غم کے

مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ

قبول کرنے والے دعا عاجزوں کی بخشش کرنے والے

الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ

دنیا والوں کے اور مہربان دنیا کے تو ہی رحم کرنے والا ہے مجھ پر

فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا

پس رحم کر مجھ پر، وہ رحم کہ بے نیاز کر دے تو مجھ کو

عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ○ (حصن حصین)

بہ سبب اس کے ان کی مہربانی سے کہ سوا تیرے ہے۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ

صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے اور سب تعریف

لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ ہی کے لئے ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى

اس کا۔ اسی کے لئے ہے بادشاہت، اور اسی کے لئے ہے تعریف اور

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ رَبِّ اَسْئَلُكَ

وہ ہر چیز پر قادر ہے اے رب میرے مانگتا ہوں میں تجھ

خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ

سے بھلائی اس چیز کی کہ اس دن میں ہے اور بھلائی اس چیز کی کہ بعد اسکے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا

ہے۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس چیز کی برائی سے کہ اس

الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ○ (ترمذی)

دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ بعد اس کے ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ

اے اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اولاد محمد صلی اللہ

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

علیہ وسلم پر جیسے رحمت بھیجی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

اور اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔ تحقیق تو تعریف کیا گیا

مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بزرگ ہے اے اللہ برکت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اور اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے برکت بھیجی تو نے

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

منزل دوسری

یک شنبہ

کبھی نالہ ہائے شب ہوں کبھی مغمۂ سحر ہو
کہ صبا نے ساز چھیڑا بہ سکوت خوش نگاراں

منزل دُوسری ـــ یک شنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَسْمَعُ

اے اللہ بیشک تو جانتا ہے (میرا حال) اور دیکھتا ہے میری جگہ کو اور سنتا

كَلَامِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَ

ہے میرے کلام کو اور جانتا ہے تو میرے چھپے کو اور ظاہر کو ، اور

لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَ

پوشیدہ نہیں ہے تجھ پر میرا کچھ حال ۔ اور

اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ

میں ہوں خستہ حال ۔ فقیر ۔ فریاد کرنے والا ۔ پناہ مانگنے والا

الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ

خوف کھانے والا ، ڈرنے والا ۔ اقرار کرنے والا ۔ اعتراف کرنے والا ۔

بِذَنْبِيْ أَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَ
اپنے گناہ کا، مانگتا ہوں میں تجھ سے مانگنا مسکین کا اور
أَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ
گڑگڑاتا ہوں طرف تیری گڑگڑانا گنہگار ذلیل کا
وَأَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ
اور مانگتا ہوں تجھ سے مانگنا ڈرنے والے مصیبت زدہ کا جو
خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ
دب گئی تیرے لئے گردن اس کی اور بہہ نکلیں تیرے لئے
عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ
آنکھیں اس کی اور دبلا ہوا تیرے لئے جسم اسکا اور خاک آلودہ ہوئی
لَكَ أَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ
تیرے لئے ناک اس کی۔ اے اللہ! میرے پروردگار! مجھے اپنی دعا
رَبِّ شَقِيًّا وَّكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا
سے محروم نہ کر اور ہو تو مجھ پر نرمی کرنے والا مہربان۔

يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ
اے وہ کہ سب سوال کئے گیوں سے بہتر اور سب دینے والوں سے اچھا ہے
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
اے سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنیوالے اور سب تعریف اللہ کو ہے جو
الْعٰلَمِيْنَ اٰمِيْنَ ○ (طبرانی) اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ
رب ہے سب جہانوں کا (الٰہی) قبول کر۔ اے اللہ بیشک تو جانتا ہے
سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ
میرا چھپا اور کھلا - پس قبول کر میرا عذر
وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ
اور جانتا ہے تو حاجت میری پس عطا کر مجھ کو میری مانگی چیز اور جانتا ہے
مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ
تو جو میرے جی میں ہے پس بخش مجھ کو گناہ میرے۔ اے اللہ! تحقیق میں
أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا
مانگتا ہوں تجھ سے ایمان جو رچ جائے میرے دل میں اور یقین

صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ

سچا۔ یہاں تک کہ جان لوں میں کہ یقیناً مجھ کو کچھ نہ پہنچے گا

اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ رِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ

مگر جو لکھ دیا تو نے میرے لئے اور مانگتا ہوں رضامندی اس پر جو قسمت کیا تو نے

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ (دعوات بیہقی) اَللّٰهُمَّ

میرے لئے اے سب رحم کرنے والوں سے بڑے رحم کرنے والے اے اللہ

قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ

قناعت دے مجھ کو ساتھ اس چیز کے کہ روزی دی تو نے مجھے اور برکت دے میرے

وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ ○ (حصن حصین)

لئے اس میں اور خلیفہ (نگہبان) ہو میری ہر غائب چیز پر ساتھ بھلائی کے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ

اے اللہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے جس طرح کہ تو فرماتا ہے۔

وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ

اور بہتر اس سے کہ ہم کہتے ہیں   اے اللہ تیرے ہی لئے میری نماز اور

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ

میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اور طرف تیری ہے جانا میرا

وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

اور واسطے تیرے ہی ہے اے رب میرے میراث میری اے اللہ تحقیق میں پناہ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَاسِ الصَّدْرِ

مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور سینہ کے وسوسوں سے

وَشَتَاتِ الْاَمْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ مِنْ

اور کام کی پریشانی سے۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے

خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَاَعُوْذُ بِكَ

بھلائی اس چیز کی جو لاتی ہے اسے ہوا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ ○ (ترمذی بیہقی)

اس چیز کی برائی سے جو لاتی ہے اسے ہوا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ اسکا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے ہے سب تعریف وہ زندہ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اے اللہ! کر

فِي قَلْبِي نُورًا وَّسَمْعِي نُورًا وَّبَصَرِي

میرے دل میں روشنی اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ

نُورًا. اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ

میں روشنی ۔ اے اللہ! کھول دے میرے لئے سینہ میرا اور آسان

لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ

کر میرے لئے کام میرا، اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سینہ کے وسوسوں

الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ

سے، اور کام کی پریشانی سے اور قبر کے فتنہ سے ۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز کی برائی سے

يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ

جو داخل ہوتی ہے رات میں اور اس چیز کی برائی سے جو داخل ہوتی ہے دن

وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيحُ وَشَرِّ

میں اور اس چیز کی برائی سے جو چلتی ہے ساتھ اسکے ہوا ۔ اور زمانے کی

بَوَائِقِ الدَّهْرِ ○ (ابن ابی شیبہ) اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا

آفتوں کی برائی سے ۔ اے اللہ راہ دکھا ہم کو

بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا

ساتھ ہدایت کے اور زینت دے ہم کو ساتھ پرہیزگاری کے اور بخش ہم کو

فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

آخرت میں اور دنیا میں ۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں

رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا. اَللّٰهُمَّ

تجھ سے رزق حلال ۔ پاک ۔ برکت والا ۔ اے اللہ!

إِنَّكَ أَمَرْتَنِي بِالدُّعَاءِ وَلَكَ الْإِجَابَةُ

بے شک تو نے حکم دیا مجھ کو ساتھ دعا کے اور تیرا کام ہے قبول کرنا

وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَا تَنْكُثُ

اور تحقیق تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور نہیں توڑتا

عَهْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا أَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ

عہد اپنا اے اللہ جو چیز پسند ہو تجھ کو بھلائی سے

فَحَبِّبْهُ إِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ إِلَيْنَا وَمَا

پس محبت دے اس کی ہم کو اور آسان کر دہ ہم پہ اور جو چیز

كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ إِلَيْنَا وَ

ناپسند ہو تجھ کو برائی سے پس بری دکھا وہ ہم کو اور

جَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْإِسْلَامَ بَعْدَ

بچا ہم کو اس سے اور نہ چھین لے ہم سے اسلام پیچھے

إِذْ هَدَيْتَنَا ○ (طبرانی) اَللّٰهُمَّ رَبَّ

اسکے کہ ہدایت کی تو نے ہم کو اے اللہ! پروردگار

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ

ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے کہ سایہ کئے ہوئے ہیں آسمان اس پہ

الْأَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ

اور اے پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے کہ اٹھا رہی ہیں زمینیں اور اے پروردگار شیطانوں

وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ

کے اور ان کے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے ان کو، ہو میرے لئے پناہ دینے والا اپنی

خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ

ساری مخلوقات کی برائی سے اس سے کہ زیادتی کرے مجھ پہ کوئی

أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ

ان میں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا

وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا

اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔ نہیں

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ○ (ترمذی) اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ

کوئی معبود مگر تو اے اللہ مطیع کیا میں نے

نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ

جان اپنی کو تیری طرف اور متوجہ کیا میں نے منہ اپنا طرف تیری

وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ

اور سونپا میں نے کام اپنا طرف تیری اور لگائی میں نے پیٹھ اپنی

اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاءَ

طرف تیری، تیری رحمت کی خواہش اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے نہیں

وَلَا مَنْجَاءَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ ۔ اٰمَنْتُ

ہے کہیں پناہ اور نہ جگہ نجات کی سوا تیری بارگاہ کے۔ ایمان لایا میں

بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ

تیری کتاب پر جو اتاری تو نے اور تیرے نبی پر جو

الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ○ (بخاری) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ

بھیجا تو نے — اے اللہ بخش دے مجھ کو خطا میری

وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ

اور نادانی میری اور زیادتی میری میرے کام میں اور (وہ گناہ) جو تو

اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ هَزْلِیْ

مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ بخش دے مجھ کو ہنسی سے کئے ہوئے گناہ

وَجِدِّیْ وَخَطَاِیْ وَعَمَدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ

میرے اور قصداً کئے ہوئے اور بھول کر کئے ہوئے اور جان کر کئے ہوئے اور یہ

عِنْدِیْ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ

سب عیب میرے اندر ہیں۔ اے اللہ بخش دے مجھ کو جو گناہ پہلے کئے ہیں نے اور

مَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

جو پیچھے کئے ہیں میں نے اور جو پوشیدہ کئے میں نے اور جو علانیہ کئے میں نے

وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ

اور وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور

وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ○ (بخاری شریف) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ

قادر ہے — اے اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر

وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ○ (صحیح مسلم) رَبِّ

اور ہدایت کر مجھ کو اور عافیت دے مجھ کو اور روزی دے مجھ کو۔ اے رب

اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ

میری مدد کر میری اور نہ مدد کر دشمنوں کی خلاف میرے اور غلبہ دے مجھ کو اور نہ غلبہ دے

عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَیَسِّرِ

ان کو مجھ پر اور تدبیر کر میرے لئے اور نہ تدبیر کر ان کیلئے میرے نقصان پر اور آسان

الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ

کر ہدایت میرے لئے اور مدد کر میری اس پر جو ظلم کرے مجھ پر

رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَکَ شَکَّارًا

اے رب میرے کر مجھ کو کر ہوں میں تجھ کو بہت یاد کرنیوالا۔ تیرا بہت شکر

لَکَ رَهَّابًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُخْبِتًا

کرنیوالا۔ تجھ سے بہت ڈرنے والا۔ تیری بہت اطاعت کرنیوالا تیرے لئے فروتنی کرنے

اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ

والا تیری طرف گڑگڑانے والا توبہ کرنے والا۔ اے رب میرے قبول کر توبہ میری

وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ

اور دھو گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ

حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَ

دلیل میری اور سیدھی رکھ زبان میری اور ہدایت دے دل میرے کو اور

اسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ ○ (ابوداؤد) اَللّٰهُمَّ

نکال دے کینہ میرے سینہ کا اے میرے اللہ

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ

میں مانگتا ہوں تجھ سے تمام بھلائیاں دنیا کی

وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ

اور آخرت کی جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا اور

وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ

تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے

اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ

جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا اے اللہ میں

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ عَبْدُکَ

مانگتا ہوں تجھ سے وہ بھلائیاں جن کو مانگا تجھ سے تیرے بندے

وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ

اور تیرے نبی نے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ان برائیوں سے جن سے پناہ

مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

چاہی تیرے بندے اور تیرے نبی نے اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ

الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ

سے جنت اور ہر وہ بات یا عمل جو جنت کے قریب کرے ۔

عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ

اور پناہ چاہتا ہوں تیری دوزخ سے اور ہر اس بات یا عمل سے

إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ

جو دوزخ کے قریب کرے اور مانگتا ہوں تجھ سے کہ کر دے

تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِي خَيْرًا ۝ (حاکم) اَللّٰهُمَّ

ہر فیصلہ تقدیر میرے حق میں بہتر اے میرے اللہ

اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي

کشادہ رکھنا مجھ پر رزق اپنا میرے بڑھاپے

وَانْقِطَاعِ عُمُرِي ۝ (حاکم) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا

اور میری عمر کے ختم ہونے تک اے اللہ تو ہم کو زیادہ دے اور

تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا

گھٹا نہیں اور عزت دے ہم کو اور نہ ذلیل کر ہمیں اور عطا کر ہم کو

لَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَتُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا

اور نہ محروم کر ہمیں اور غلبہ دے ہمیں دشمنوں پر اور نہ غالب کر ہم پر

وَارْضَ عَنَّا ۝ (ترمذی) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا

(دشمنوں کو) اور راضی کر ہم کو اپنی رضا پر) اور راضی ہو ہم سے ۔ اے اللہ نفع دے مجھ

عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي

کو ساتھ اس کے جو سکھایا تو نے مجھے اور سکھا مجھ کو جو نفع دے مجھ کو اور زیادہ

عِلْمًا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

کر مجھے علم ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے ہر حال میں

وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ ۝

اور میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے دوزخیوں کے حال سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت

وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ○ (صحیح مسلم) اَللّٰهُمَّ

اور پرہیزگاری اور عفت اور (خلق سے) بے پروائی اے اللہ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَ

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صحت (تندرستی) اور عفت اور دیانتداری

الْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَاءَ بِالْقَدَرِ ○ (مشکوٰۃ)

اور خوش خلقی اور راضی رہنا تقدیر پر

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ

اے اللہ پاک کر دے دل میرا نفاق سے اور عمل میرا

مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكِذْبِ

ریاء و نمود سے اور زبان میری جھوٹ سے

وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ

اور آنکھ میری خیانت سے، بے شک تو جانتا ہے

خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ○

آنکھوں کی خیانت اور دلوں کی چھپی باتیں۔ (بیہقی)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِیْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِیْ

اے اللہ کر دے میرے باطن کو اچھا میرے ظاہر سے

وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِیْ صَالِحَةً ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اور کر دے میرے ظاہر کو بہت اچھا اے اللہ میں

اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ

مانگتا ہوں تجھ سے اچھی چیز جو عطا کرتا ہے تو لوگوں کو

الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَ

اہل اور مال اور اولاد سے جو نہ آپ گمراہ ہوں اور

لَا الْمُضِلِّ ○ (ترمذی) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ

نہ دوسروں کو گمراہ کرنیوالے ہوں۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور

وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ

محبت اس کی جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور محبت اس عمل کی جو پہنچائے مجھ کو

يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ

تیری محبت کو۔ اے اللہ کر محبت اپنی بہت پیاری میری طرف

اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ○ ترمذی

میری جان سے اور میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ

اے اللہ تو میرے دین کو سنوار دے جو حفاظت کرنے والا ہے میرے

اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ

کام کی اور میری دنیا سنوار دے جس میں میری روزی ہے

وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ

اور میری آخرت سنوار دے جہاں میں نے لوٹ کر جانا ہے

وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ

اور بنا دے زندگی میری کو ہر بھلائی کی زیادتی کا سبب

وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ

اور موت کو ہر برائی سے راحت کا

شَرٍّ ○ صحیح مسلم لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اِنَّمَا

باعث غلام تیرے حضور حاضر ہے اے اللہ غلام حاضر ہے بیشک

الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ ○ طبرانی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

بھلائی۔ آخرت کی بھلائی ہی ہے اے اللہ بے شک تو

قُلْتَ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ

نے کہا ہے دعا کرو مجھ سے قبول کروں گا دعا تمہاری اور بیشک

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا

تو خلاف نہیں کرتا وعدہ کو اور تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے جیسے کہ

هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ

ہدایت کی تو نے مجھ کو واسطے اسلام کے، نہ چھین لینا اس کو مجھ سے

حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ رَبِّ اغْفِرْ

یہاں تک کہ مارے تو مجھ کو درحالیکہ میں مسلمان ہوں۔ اے رب بخش

وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ○ حصن حصین

اور رحم کر تحقیق تو غالب تر بزرگ تر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی

اے اللہ ہدایت کر مجھ کو سیدھی راہ کی اور پاک کر مجھ کو ساتھ تقویٰ کے

وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ○ (ابن ابی شیبہ)

اور بخش مجھ کو آخرت میں اور دنیا میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے علم نفع دینے والا اور رزق

وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ○ (مستدرک حاکم)

کشادہ اور شفاء ہر مرض سے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ

اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو ہے اور میرا مددگار ہے ساتھ تیری مدد کے

اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ○ (ترمذی)

قوت حاصل کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق سے لڑتا ہوں

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ۔ اَللّٰھُمَّ

اور نہیں ہے بچنا (گناہ) سے اور نہ طاقت (نیکی کی) مگر ساتھ تیرے ۔ اے اللہ

اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ

ہم تجھ ہی کو دشمنوں کے سینوں کے سامنے کرتے ہیں اور تجھ سے پناہ مانگتے ہیں

مِنْ شُرُوْرِھِمْ ○ (ابوداؤد) اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ

ان کے شر سے ۔ اے اللہ اتارنے والے

الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ

کتاب کے اور چلانے والے بادل کے اور شکست دینے والے

الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ ○ (بخاری)

لشکروں کے ، شکست دے ان کو اور مدد دے ہم کو ان پر

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا ○ (احمد)

اے اللہ ڈھانپ عیب ہمارے اور امن دے ہم کو گھبراہٹوں سے

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَکِلْنِیْ

اے اللہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں ۔ پس نہ حوالے کر مجھ کو

اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ

میرے نفس کے ایک لحظہ اور سنوار دے سب

شَأْنِيْ كُلَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ○ (ابوداود) اَللّٰهُمَّ

کام میرے ، نہیں کوئی معبود سوا تیرے اے اللہ

لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ

تیرے ہی لئے ہے سب تعریف پوری۔ نہیں کوئی تنگ کرنیوالا جس کو تو فراخ کرے

وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ

اور نہیں فراخ کرنے والا کوئی۔ جس کو تو تنگ کرے اور نہیں کوئی راہ دکھانے والا

اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا

جس کو تو گمراہ کرے اور نہیں کوئی گمراہ کرنے والا جس کو تو راہ دکھائے اور نہیں

مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ

کوئی دینے والا روزی جسکو تو منع کرے اور نہیں کوئی روکنے والا جس کو تو دے

وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ

اور نہیں کوئی قریب کرنے والا جسکو دور کرے تو (رحمت سے) ، اور نہیں کوئی

لِمَا قَرَّبْتَ - اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ

دوری (رحمت سے) ، دور کرنیوالا جسکو تو قریب کرے ۔ اے اللہ فراخ کر ہم پر

بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ

برکتیں اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے نعمت ہمیشہ رہنے والی

الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ - اَللّٰهُمَّ

جو نہ بگڑے اور نہ جاتی رہے - اے اللہ

اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ

تحقیق میں مانگتا ہوں امن ، خوف کے دن

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَآئِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس چیز کی برائی سے جو

اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا - اَللّٰهُمَّ

تو نے ہم کو دی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو تو نے ہم کو نہیں دی ۔ اے اللہ

حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ

ہم کو ایمان محبوب کر اور آراستہ کر اسے

قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

ہمارے دلوں میں اور ناپسند کر ہم کو کافر ہونا اور فاسق ہونا۔

وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ

اور نافرمان ہونا۔ اور کر ہم کو ہدایت والوں میں سے

اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ

اے اللہ مار ہم کو مسلمان، اور ملا ہم کو ساتھ نیکوکاروں کے

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ

ایسی حالت میں کہ نہ خوار ہوں ہم اور نہ فتنہ زدہ۔ اے اللہ مار

(۱؎ حاشیہ ص۱۲۹) اللہ کی دی ہوئی چیزوں میں برائی بھی ہو سکتی ہے مثلاً مال، اس سے تکبر بھی آجاتا ہے۔ پھر اگر مال سے زکوٰۃ نہ دی جائے تو یہی مال دوزخ میں لیجائے گا۔ ایسے ہی اللہ کی اور بہت سی دی ہوئی چیزیں ہیں۔ اگر ان کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کریں گے۔ تو سعادت اور خوش بختی ہے۔ اور اگر ان کا ناجائز استعمال کرینگے تو آدمی کے لئے شر بن جائیں گی۔

(۲؎ حاشیہ ص۱۲۵) بعض ایسی چیزیں ہیں۔ جن سے آدمی محروم ہوتا ہے تو یہ محروم آدمی ان چیزوں کو دوسرے کے پاس دیکھ کر کڑھتا اور حسد کرتا ہے یہ کڑھنا اور حسد کرنا اس چیز کا شر ہے جو نہیں ملی۔ اس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ

کافروں کو جو جھٹلاتے ہیں تیرے رسولوں کو۔

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ

اور روکتے ہیں لوگوں کو تیری راہ سے اور کر ان پر

رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ ○ (نسائی)

عذاب اپنا اور ہلاکی اپنی۔ اے سچے معبود یہ دعا قبول کر۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ○ (بخاری)

ہم پھرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں۔ بندگی کرنے والے ہیں واسطے اپنے پروردگار

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ۔ لَا

کے حمد کرنے والے ہیں۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بزرگ بردبار۔ نہیں

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش عظیم کا۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار

الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ بخاری

زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (صحیح مسلم) اَللّٰهُمَّ

اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو پروردگار سب جہانوں کا ہے اے اللہ

اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ ۝ حصن حصین

تحقیق میں پناہ چاہتا ہوں تجھ سے تیرے بندوں کے شر سے

اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ۝ ابوداؤد

اللہ (بیشک) اللہ ہی ہے رب میرا نہیں شریک کرتا ہوں میں ساتھ اسکے کسی چیز کو

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

بھروسہ کیا میں نے اوپر (اس) زندہ ذات کے جو نہ مرے گا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ

اور سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے نہیں پکڑی اولاد اور

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ

نہیں ہے اسکا کوئی شریک بادشاہت میں ۔ اور نہیں

يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ سورۂ بنی اسرائیل

ہے اسکے لئے دوست ذلت سے بچانے والا اور بڑائی کر اسکی بہت سی بڑائی

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۝ حصن حصین

اے سدا زندہ اے سب کے تھامنے والے ساتھ رحمت تیری کے میں فریاد کرتا ہوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ

اے اللہ میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا تیرے بندے کا ہوں اور بیٹا

اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ

تیری لونڈی کا ہوں پیشانی میری تیرے ہاتھ میں ہے جاری ہے میرے حق میں

حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ

حکم تیرا عدل ہے میرے حق میں فیصلہ تیرا۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے ساتھ

اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ

ہر نام کے کہ وہ ثابت ہے تیرے لئے (اور) اس سے تونے اپنی ذات کا نام رکھا ہے

ے یعنی میں پورا پورا تیرے بس میں ہوں تیرے آگے دم نہیں مار سکتا ے یعنی تیرے حکم کو توقف نہیں۔ تو جو چاہے سو کرے ے یعنے میرے معاملہ میں تیری تقدیر عدل ہے جو فیصلہ تو میرے بارے میں کرے۔ انصاف ہی انصاف ہے۔

اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا

تو نے اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا یا سکھایا تو نے اسکو اپنی مخلوق میں

مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ

سے کسی کو یا پسند کیا ہے تو نے اس کو نزدیک اپنے علم

الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ

غیب میں یہ کہ بنا دے تو قرآن بزرگ کو

رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ

بہار میرے دل کی اور روشنی میری آنکھوں کی اور دور کرنیوالا میرے غم کا

وَذَهَابَ هَمِّیْ ○ (حاکم) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور لے جانے والا میرے رنج کا نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ

الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

تحمل کرنے والا عزت والا ، پاک ہے اللہ پروردگار

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

عرش عظیم کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے

الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ

سب جہانوں کا ، مانگتا ہوں میں تجھ سے وہ کام جو سبب ہیں تیری رحمت کے

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ

اور موجب ہیں تیری بخشش کے اور (مانگتا ہوں) غنیمت

كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ

ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے ،

لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا

نہ چھوڑ میرا کوئی گناہ ، مگر بخش دے اس کو ، اور نہ

هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ

کوئی غم مگر دور کر اس کو اور نہ کوئی حاجت کہ وہ

لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ

تیری مرضی کے موافق ہو مگر پوری کر تو اس کو اے مہربان

الرَّاحِمِیْنَ ○ (ترمذی)

سب مہربانوں کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

اے اللہ رحمت بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر آلِ محمدؐ کے

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ

جیسے رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کے اور

عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اوپر آل ابراہیم کے بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اے اللہ برکت بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

آل محمدؐ کے جیسے برکت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

کے اور اوپر آل ابراہیم کے

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

منزل تیسری

دو شنبہ

مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا
تھم اے راہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا

منزل تیسری ——— دوشنبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ

اے اللہ الفت ڈال درمیان ہمارے دلوں کے اور اصلاح کر

ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ

درمیان ہمارے اور دکھا ہم کو راستے سلامتی کے اور نجات دے ہم

وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا

کو گناہوں کے اندھیروں سے طرف ہدایت کی روشنی کے اور بچا ہم کو گناہوں

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ

سے جو کچھ ظاہر ہوئے ان میں سے اور جو کچھ چھپے ہیں اور برکت دے

بَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا

ہمارے لئے ہماری سماعتوں اور ہماری بینائیوں میں اور ہمارے دلوں میں

وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ

اور ہماری بیبیوں میں اور ہماری اولاد میں اور قبول کر توبہ ہماری تحقیق تو ہی

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور کر ہم کو شکر کرنے والا اپنی

لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا

نعمت کا۔ تعریف کرنے والا اسکا۔ قبول کرنیوالا اسکا اور پوری کر اسکو

عَلَيْنَا ۝ (ابوداؤد) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ

ہم پر اے اللہ بخشش ہم کو اور رحم کر ہم پر اور راضی ہو

عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا

ہم سے اور قبول کر ہم سے اور داخل کر ہم کو جنت میں اور نجات دے

مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ ۝ (ابوداؤد)

ہم کو آگ سے اور سنوار دے ہمارے لئے سب کام ہمارے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ثابت رہنا امر دین میں

وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ

اور مانگتا ہوں تجھ سے پختہ ہدایت اور مانگتا ہوں تجھ سے

شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ

شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے

لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا

زبان سچی اور دل سلامت (برے عقائد سے) اور عادتیں

مُّسْتَقِيْمًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ

راستبازی کی اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس چیز کی برائی سے کہ جانتا

وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ

ہے تو اور مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس چیز کی کہ جانتا ہے تو اور بخشش مانگتا

مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

ہوں تجھ سے اس گناہ سے کہ جانتا ہے تو بیشک تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ

اے اللہ نصیب کر ہم کو خوف اپنے سے وہ چیز کہ حائل ہو تو بسبب اسکے

بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ

درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے اور نصیب کر

طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ

ہم کو طاعت اپنی کہ پہنچائے تو ہم کو بسبب اسکے بہشت اپنے میں اور

مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ

نصیب کر یقین سے کہ آسان کرے تو بسبب اس کے ہم پر مصیبتیں دنیا

الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ

کی اور فائدہ مند کر ہم کو ساتھ شنوائیوں ہماری کے اور بینائیوں ہماری کے

قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ

اور قوت ہماری کے جب تک تو زندہ رکھے ہم کو اور کر فائدہ مندی کو وارث

مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا

ہمارا اور کر غصہ ہمارا اس پر جس نے ظلم کیا ہم پر اور مدد دے ہم کو

عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا

اس پر کہ دشمن رکھے ہم کو اور نہ کر مصیبت ہماری

فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ

دین ہمارے میں اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا

هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا

غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ مسلط کر ہم پر

مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ○ (ترمذی) اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ

اس کو جو نہ رحم کرے ہم پر اے اللہ ڈال میرے دل میں

رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ○ (ترمذی)

ہدایت میری اور بچا مجھ کو میرے نفس کی برائی سے

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاَعْزِمْ لِيْ عَلٰى

اے اللہ بچا مجھ کو میرے نفس کی برائی سے اور حکم کر میرے لئے

رُشْدِ اَمْرِيْ - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ

میرے کام کی بھلائی پر۔ اے اللہ بخش مجھ کو وہ گناہ کہ پوشیدہ کئے میں نے

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُ

اور ظاہر کئے میں نے اور چوک کر کئے میں نے اور جو جان کر کئے میں نے

وَمَا جَهِلْتُ (مستدرک حاکم) ○ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

اور نادانی سے کئے ہیں نے مانگتا ہوں میں اللہ سے عافیت

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (ترمذی) ○ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

دنیا میں اور آخرت میں اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں

فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ

تجھ سے توفیق نیکیوں کے کرنے کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور

حُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي

محبت مسکینوں کی اور یہ کہ بخشے تو مجھ کو اور رحم کرے تو مجھ پر

وَإِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ

اور جب چاہے تو کسی قوم کے ساتھ فتنہ (پس) مار مجھ کو ایسے کہ میں

مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ

فتنہ میں نہ پڑوں اور مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور اسکی جو محبت

يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ ○ (ترمذی)

کرتا ہے تجھ سے اور محبت اس عمل کی کہ نزدیک کرے تیری محبت کی طرف

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي

اے اللہ نصیب کر مجھ کو محبت اپنی اور محبت اس شخص کی کہ نفع دے مجھ کو

حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِي مِمَّا

محبت اسکی تیرے نزدیک اے اللہ پس جیسے کہ نصیب کی تو نے مجھ کو وہ چیز کہ

أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ

دوست رکھتا ہوں میں پس کر اسکو سبب میری قوت کا اس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو

مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا

اے اللہ اور وہ چیز کہ باز رکھی تو نے مجھ سے اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں پس کر اس کو

فِيمَا تُحِبُّ (ترمذی) ○ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَ

سبب میری فراغت کا بیچ اس چیز کے کہ دوست رکھتا ہے تو اے اللہ فائدہ مند کر مجھ کو ساتھ میری

بَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَ

سماعت کے اور ساتھ میری بینائی کے اور کر ان کو وارث مجھ سے اور

انْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ

مدد دے مجھ کو اس شخص پر کہ ظلم کرے مجھ پر اور لے اس سے

بِشَارَۃٍ ○ (ترمذی) یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ

بدلہ میرا — اے دلوں کے پھیرنے والے ثابت رکھ دل میرا

عَلٰی دِیْنِکَ ○ (ترمذی نسائی) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا

اپنے دین پر — اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ ایمان

لَا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَۃَ نَبِیِّنَا

جو پھر نہ جائے اور وہ نعمت جو فنا نہ ہو اور رفاقت نبی اپنے

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت خلد کے اعلیٰ

دَرَجَۃِ الْجَنَّۃِ الْخُلْدِ ○ (نسائی) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

درجہ میں — اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں

صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ

تجھ سے صحت ایمان میں اور ایمان اچھے خلق میں اور

وَنَجَاحًا تَتْبَعُہٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَۃً مِّنْکَ وَ

مراد پانا جس کے پیچھے تو رستگاری لائے اور مانگتا ہوں تجھ سے

عَافِیَۃً وَّمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا ○ (نسائی) اَللّٰھُمَّ

رحمت اور عافیت اور بخشش تجھ سے اور خوشنودی — اے اللہ

بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ

ساتھ اپنے علم غیب کے اور ساتھ اپنی قدرت کے اوپر خلق کے

اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ

زندہ رکھ مجھ کو جب تک جانے تو زندگی کو بہتر میرے لئے اور وفات

اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

دے مجھ کو جب جانے تو وفات کو بہتر میرے لئے — اے اللہ میں

اَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ

مانگتا ہوں تجھ سے خوف تیرا باطن اور ظاہر میں

وَاَسْئَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ

اور مانگتا ہوں میں تجھ سے کلمہ حق کہنا حالت خوشی میں اور غضب

وَاَسْئَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی

میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے میانہ روی بیچ محتاجی اور کشادگی کے

وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ

اور مانگتا ہوں تجھ سے وہ نعمت کہ نہ فنا ہو اور ٹھنڈک آنکھ کی

لَا يَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ

کہ موقوف نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے راضی ہونا تیرے قضاء کے

وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ

اور ٹھنڈک زندگی کی پیچھے مرنے کے، اور لذت دیکھنے کی

اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ

طرف تیرے چہرے کے اور شوق تیری ملاقات کا، بغیر

ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ - اَللّٰهُمَّ

کسی تکلیف کے جو نقصان پہنچائے اور بغیر فتنہ کے جو گمراہ کرے اے

زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً

اللہ آراستہ کر ہم کو ساتھ زینت ایمان کے اور کر ہم کو راہ دکھانے

مُّهْتَدِيْنَ ○ نسائی، طبرانی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

والے راہ پانے والے اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے

مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ

تمام بھلائیاں دنیا کی اور آخرت کی جو کچھ کہ میں جانتا ہوں ان

مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ

سے اور جو کچھ کہ نہیں جانتا ہوں میں اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ

دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو کچھ کہ میں جانتا ہوں ان سے

وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ○ ابن ماجہ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا

اور جو کچھ کہ نہیں جانتا ہوں میں اے اللہ اچھا کر انجام ہمارا

فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ

سب کاموں میں اور بچا ہم کو

خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ○ حاکم

دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّ

اے اللہ نگاہ رکھ مجھ کو ساتھ اسلام کے کھڑے ہونے کی حالت میں اور

اُحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ

نگاہ رکھ مجھ کو ساتھ اسلام کے بیٹھے ہوئے اور نگاہ رکھ مجھ کو

بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا

ساتھ اسلام کے سوتے ہوئے اور نہ خوش کر میری مصیبت پر دشمن

وَّلَا حَاسِدًا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ

کو اور نہ حاسد کو اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ہر

كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

بھلائی کہ خزانے اس کے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ تحقیق میں

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ

پناہ مانگتا ہوں تجھ سے برائی اس چیز کی سے کہ تو پکڑنے والا

بِنَاصِيَتِهٖ وَ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ

ہے بال اسکی پیشانی کے اور مانگتا ہوں تجھ سے تمام بھلائیاں

الَّذِیْ هُوَ بِيَدِكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ

جو تیرے ہاتھ میں ہیں اے اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے اعمال کہ واجب کریں

مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

تیری رحمت کو اور لازم کریں تیری بخشش اور

السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ

سلامتی ہر گناہ سے اور غنیمت ہر

بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ○ طبرانی

نیکی سے اور مراد پانا ساتھ جنت کے اور نجات آگ سے

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا

اے اللہ نہ چھوڑ ہمارا کوئی گناہ جس کو تو بخش نہ دے اور نہ

هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَ

کوئی ایسا غم جس کو تو دور نہ کرے اور نہ کوئی قرض جس کو تو ادا نہ کرے

لَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اور نہ کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتوں سے

اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

جس کو تو روا نہ کرے اے بہت رحم کرنیوالے سب رحم کرنے والوں سے

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

اے اللہ مدد کر ہماری اپنے ذکر کرنے پر اور اپنے شکر کرنے پر اور اپنی

عِبَادَتِكَ ○ مستدرک حاکم اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِيْشَةً

اچھی عبادت کرنے پر اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے زندگی

نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ

پاکیزہ اور مرنا اچھا (توحید پر) اور پھرنا جو خوار نہ ہو اور نہ

مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ○ حاکم اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ

فضیحت کرنے والا ہو (حشر کے دن) اے اللہ تحقیق میں کمزور ہوں پس

فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ

قوت دے میری کمزوری کو اپنی خوشی کے حاصل کرنے میں اور کھینچ طرف نیکی کے

بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ

بال میری پیشانی کے اور کر اسلام کو میری نہایت رضا مندی

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ

اے اللہ تحقیق میں کمزور ہوں پس قوی کر مجھ کو اور تحقیق میں ذلیل ہوں

فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ○ حاکم اَللّٰهُمَّ

پس عزت دے مجھ کو اور تحقیق میں محتاج ہوں پس رزق دے مجھ کو اے

اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ

اللہ تو ہے پہلے سو نہیں پہلے تجھ سے کوئی چیز اور تو ہے پیچھے

فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ

سو نہیں پیچھے تیرے کوئی چیز پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر

دَآبَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ

زمین کے چلنے والے سے جسکی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اور پناہ مانگتا

مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ہوں تجھ سے گناہ سے اور کاہلی سے اور عذاب قبر سے

وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ

اور محتاجی کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ

گناہ کی جگہ حاضر ہونے سے اور قرض سے - اے اللہ پاک کر مجھ کو

خَطَايَایَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ

میرے گناہوں سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑا سفید

الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ

میل سے۔ اے اللہ دُوری ڈال میرے اور درمیان میرے گناہوں کے

كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؕ

جیسے دوری ڈالی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بہترین سوال اور اچھی

الدُّعَآءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَ

دعا اور اچھی مراد پانی اور اچھے عمل اور

خَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ

اچھا ثواب اور اچھی زندگانی اور اچھی

الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِىْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِىْ وَحَقِّقْ

موت اور ثابت رکھ مجھ کو (اسلام پر) اور بھاری کر بوجھ اعمال میرے کا اور

اِيْمَانِىْ وَارْفَعْ دَرَجَتِىْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِىْ

ثابت کر ایمان میرا اور بلند کر درجہ میرا اور قبول کر نماز میری

وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِىْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى

اور بخش گناہ میرے اور مانگتے ہیں ہم تجھ سے درجے بلند

مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ

جنت کے (الٰہی) قبول کر۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے

فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ

آغاز بھلائی کے اور اس کی انتہا ہیں اور بھلائیاں جامع اور بھلائی کا اول

وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ

اور اس کا آخر اور اسکا ظاہر اور اس کا باطن اور درجے

الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ

بلند بہشت کے۔ (الٰہی) قبول کر اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

خَيْرَ مَا اٰتِىْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا

نیکی اپنے لانے کی اور نیکی اپنے کئے کی اور نیکی اپنے

اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَهَرَ وَ

عملوں کی اور نیکی اسکی جو پوشیدہ ہے اور نیکی اسکی جو ظاہر ہے اور

الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ

درجے بلند بہشت کے (الٰہی) قبول کر، اے اللہ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے یہ بات کہ بلند کرے تو ذکر میرا اور دور کرے

وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ

تو بوجھ گناہ میرے کا اور اچھا کرے تو حال میرا اور پاک کرے تو دل میرا اور محفوظ رکھے تو ستر

وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُكَ

میرا اور روشن کرے تو دل میرا اور بخشے تو گناہ میرے اور مانگتا ہوں

الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ

میں تجھ سے بلند درجے بہشت کے (الٰہی) قبول کر اے اللہ

(خاتمہ ص۱۳۲) یعنی اے اللہ جو کام عبادت وغیرہ کے میں کروں تو ان کو بہتر نتیجہ نکال اور ان کے اجر سے نواز۔ اے اللہ جو باتیں میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا یا جو امور ظاہر ہو چکے ہیں اور جو ابھی پوشیدہ ہیں ان کی خیر و خوبی تجھ سے چاہتا ہوں۔

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ برکت دے میرے لئے سماعت میری میں اور

بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ

بینائی میری میں اور روح میرے میں اور ظاہر میرے میں اور باطن میرے میں

وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ

اور اہل و عیال میرے میں اور زندگانی میری میں اور مرنے میرے میں

وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَ اَسْئَلُكَ

اور عمل میرے میں اور قبول کر تو نیکیاں میری اور مانگتا ہوں

الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ ۝ (مستدرک حاکم)

میں تجھ سے درجے بلند بہشت کے (الٰہی) قبول کر۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَئِیْ وَ

اے اللہ بخش میرے لئے گناہ میرے اور چوک میری اور

عَمَدِیْ ۝ (ابن حبان) یَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ

دانستہ گناہ میرے۔ اے وہ ذات کہ جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکیں

وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَ لَا يَصِفُهُ

اور جس کی کنہ ذات کو گمان نہیں پہنچ سکتے اور جسکی تعریف نہیں کر سکتے

الْوَاصِفُوْنَ وَ لَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا

تعریف کرنے والے اور جس کو حادثے نہیں بدل سکتے۔ اور نہیں

يَخْشَى الدَّوَائِرَ وَيَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ

ڈرتا وہ زمانے کی گردشوں سے اور جانتا ہے وہ وزن پہاڑوں کے

وَمَكَائِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ

اور پیمانے دریاؤں کے اور گنتی مینہ کی بوندوں کی

وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ

اور گنتی درختوں کے پتوں کی اور گنتی اس چیز کی کہ اندھیرا

عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا

کیا ہے اس پر رات نے اور روشن ہوا ہے اس پر دن اور نہیں

تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَّلَا اَرْضٌ اَرْضًا

چھپا سکتا اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو اور ایک زمین دوسری

وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهِ

زمین کو اور نہ دریا اس چیز کو جو اس کی گہراؤ میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو جو اس کے اندر ہے

اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ

والے اللہ! کر میری آخر عمر کو بہتر عمر اور میرے آخر عمل کو

خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ۔

بہتر عمل اور کر میرے دنوں میں سے بہتر وہ دن کہ جس میں تجھ سے

يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى

ملوں اے مددگار اسلام کے اور مسلمانوں کے ثابت رکھ مجھ کو اسلام پر یہاں

اَلْقَاكَ ○ حصن حصین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ غِنَايَ

تک کہ ملوں میں تجھ سے۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بے پروائی

وَغِنَا مَوْلَايَ ○ مسند البزار اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا

اپنی خلق سے اور بے پروائی دوستوں کی۔ اے اللہ کر مجھ کو بہت صبر کرنے والا

وَاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا

اور کر مجھ کو بہت شکر کرنے والا اور کر مجھ کو میری آنکھوں میں چھوٹا

وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ○ (حصن حصین) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا — اے اللہ تحقیق

اَسْئَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

میں مانگتا ہوں تجھ سے پاکیزہ چیزیں اور چھوڑنا بری باتوں کا

وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ

اور محبت مسکینوں کی اور یہ کہ توبہ کی توفیق دے مجھ کو

وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِيْ

اور جب چاہے تو اپنے بندوں کے ساتھ فتنہ (یعنی بلا اتارے) تو اٹھالے مجھ

اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

کو طرف اپنی بغیر فتنہ میں مبتلا کئے۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے

عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ○ (طبرانی) اَللّٰهُمَّ

علم نفع دینے والا اور عمل مقبول اے اللہ

اِنِّيْ اَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ

تحقیق میں رہنمائی چاہتا ہوں تجھ سے اس کام کی جو بہتر ہو میرے لئے اور پناہ

مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ○ (ابن حبان) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ

چاہتا ہوں تجھ سے اپنے نفس کی برائی سے۔ اے اللہ تحقیق میں بخشش چاہتا ہوں تجھ سے

لِذَنْبِيْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِيْ وَ

اپنے گناہوں کی اور راہنمائی چاہتا ہوں تجھ سے اپنے کاموں میں کامیابی کی اور

اَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّيْ

توبہ کرتا ہوں طرف تیری پس لوٹ آ مجھ پر بیشک تو ہی ہے میرا رب

اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْ

اے اللہ پس کر رغبت میری طرف اپنی اور کر

غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا

تونگری میری میرے سینے میں اور برکت دے مجھ کو اس چیز میں

رَزَقْتَنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّيْ ○ (ابو یعلی)

جو تو نے مجھ کو دی اور قبول کر مجھ سے بیشک تو ہی ہے میرا رب

يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا

اے وہ ذات کہ جس نے ظاہر کی خوبی اور چھپا دی برائی۔ اے

مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ

وہ کہ نہیں پکڑتا[1] بسبب گناہوں کے اور نہیں پردہ دری

السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ

کرتا۔ اے بڑے معاف کرنے والے اے اچھے درگزر کرنے والے

يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ

اے کشادہ بخشش والے۔ اے دونوں ہاتھوں کو کھولنے والے

بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى

ساتھ رحمت کے، اے مالک ہر بھید کے، اے انتہا

كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ

ہر شکایت کے، اے اچھے درگزر کرنے والے اے بہت احسان

الْمَنِّ يَا مُبْدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا

کرنے والے اے نعمتوں کے شروع کرنے والے ان کے مستحق ہونے سے پہلے

[1] یعنی بہ مجرد گناہوں کے صادر ہونے کے نہیں پکڑتا۔ بلکہ توبہ کے لئے مہلت دیتا ہے بلکہ درگزر فرماتا ہے۔

يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ

اے پروردگار ہمارے اور اے سردار ہمارے اور اے مالک ہمارے اور اے انتہاء

رَغْبَتِنَا أَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ أَنْ لَّا تَشْوِيَ

ہماری رغبت کے، مانگتا ہوں میں تجھ سے اے اللہ یہ کہ نہ جلانا

خَلْقِيْ بِالنَّارِ ○ (مستدرک حاکم) تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ

صورت میری کو آگ میں پورا ہوا نور ہدایت تیرا پس سیدھی راہ دکھائی

فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ

تو نے پس تیرے لئے ہے سب تعریف بڑی ہوئی بردباری تیری پس بخشا تو نے

فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ

(بندوں کو) پس تیرے لئے سب تعریف فراخ ہوا ہاتھ تیرا پس دیا تو نے ہر کسی

فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ

کو پس تیرے لئے سب تعریف اے رب ہمارے تیری ذات سب ذاتوں سے

الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ وَ

بزرگ ہے اور رتبہ تیرا سب رتبوں سے بڑا ہے اور

عَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَ اَهْنَاُهَا

بخشش تیری سب بخششوں سے افضل ہے اور بہت گوارا ہے

تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ

اطاعت کی جاتی ہے تو اے رب ہمارے پس ثواب دیتا ہے تو اور نافرمانی کیا جاتا ہے تو

وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَ

اے رب ہمارے پس بخشتا ہے اور قبول کرتا ہے دعا عاجز کی اور دور کرتا ہے تو ضرر کو

تَشْفِي السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ

اور شفا دیتا ہے تو بیمار کو اور بخشتا ہے تو گناہ کو اور قبول کرتا ہے

التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ وَّ لَا

تو توبہ اور نہیں بدلہ دیتا تیری نعمتوں کا کوئی اور نہیں

يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ ○ حصن حصین اَللّٰهُمَّ

پہنچ سکتا تیری تعریف کو کلام کسی کلام کرنے والے کا اے اللہ

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے فضل تیرا اور رحمت تیری کیونکر رحمت

لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ ○ طبرانی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا

کا مالک سوا تیرے کوئی نہیں اے اللہ بخش ہم کو

ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَاءَنَا

گناہ ہمارے اور ظلم ہمارے اور بیہودگیاں ہماری اور قصداً گناہ ہمارے اور

وَعَمَدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ○ طبرانی احمد

چوک ہماری اور دانستہ گناہ ہمارے اور ان سب باتوں سے ہماری نادمی ہے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيْلَ

اے رب میرے بخش اور رحم کر اور مجھ کو سیدھی راہ

الْاَقْوَمَ ○ احمد اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

دکھا اے اللہ پروردگار پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے

اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَ

تو میرے گناہ بخش اور میرے دل کا غصہ دور کر اور بچا مجھ

اَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا ○ احمد

کو گمراہ کرنے والے فتنوں سے جب تک تو ہم کو زندہ رکھے

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْإِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ

اے اللہ سمجھا مجھ کو دلیل ایمان کی (کلمہ طیبہ وغیرہ) مرنے کے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ

ساتھ نام اللہ کے جو نہیں پہنچا سکتی نقصان اس کے نام کے ساتھ

اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَ

کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (ترمذی) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ

وہ سننے والا جاننے والا ہے پاک ہے اللہ اور

بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ

ساتھ تعریف اپنی کے اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنی ذات کی

عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۝ (صحیح مسلم) سُبْحَانَ اللّٰهِ

خوشنودی کے موافق اور عرش کے وزن اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔ پاک ہے اللہ

وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ

اور ساتھ اپنی تعریف کے نہیں طاقت مگر ساتھ اللہ کے جو چاہے اللہ

كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ

وہی ہوتا ہے اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا میں جانتا ہوں کہ بیشک

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ

اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اللہ کے

قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ (نسائی) لَا إِلٰهَ

علم نے گھیر رکھا ہے ہر چیز کو نہیں کوئی معبود

إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

مگر اللہ ایک زبردست پروردگار آسمانوں کا

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

اور زمین کا اور اسکا جو دونوں کے درمیان ہے زبردست بخشنے والا

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو ہے سلام اور تجھ ہی سے ہے سلامتی

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ (صحیح مسلم)

برکت والا ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ نہیں کوئی روکنے والا تیری عطا کو

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ

اور نہیں کوئی عطا کرنے والا تیرے روکے گئے کو اور نہیں نفع دیتی

ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ○ (بخاری) لَآ اِلٰهَ اِلَّا

دولت مند کو تیرے عذاب سے دولت مندی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود

اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلئے ہے بادشاہت

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا

نہیں پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے اللہ کے سوا

اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ

کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں وہی ہے نعمت کا مالک

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ

اور اسی کی ہے بزرگی اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اچھی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں خالص کرتے ہیں ہم اسی کیلئے عبادت

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ○ (بخاری) اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور اگرچہ برا منائیں کافر اللہ بہت بڑا ہے

كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ

بڑا اور سب تعریف اسی کے لئے ہے بہت پاک یاد کرتا

اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ (ابوداؤد) سُبْحَانَكَ

ہوں اللہ کو صبح اور شام پاک ہے تو

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

اے اللہ رب ہمارے اور ساتھ تعریف اپنی کے ہے تو اے اللہ بخشدے

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ

مجھ کو پاک ہے نہایت پاک پروردگار فرشتوں کا اور

الرُّوْحِ ○ (صحیح مسلم) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

جبرئیل کا اے اللہ رب ہمارے تیرے لئے ہے تعریف

مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا

آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے

بَیْنَھُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ

اس چیز کے کہ درمیان ان کے ہے اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے

اَھْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ

تو کسی چیز سے بعد اس کے۔ اے صاحب تعریف اور بزرگی کے، تو لائق تر ہے

الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا

اس چیز سے کہ کہے بندہ اور ہم سب تیرے بندے ہیں نہیں کوئی روکنے

اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا

والا اس چیز کو کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو کہ روک لی تو نے

یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ○ (صحیح مسلم) سُبْحَانَ

اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے دولتمندی۔ پاک ہے

ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِیَآءِ

صاحب غلبے کا اور بادشاہت اور بڑائی

وَالْعَظَمَةِ ○ (نسائی) اَللّٰھُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ

اور بزرگی کا اے اللہ واسطے تیرے رکوع کیا میں نے

اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ

اور تجھ پر ایمان لایا میں اور تیرا حکم بردار ہوا میں۔ دب گئے تیرے آگے

وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ

کان میرے اور آنکھ میری اور گودہ میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے

اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ

اے اللہ تجھے سجدہ کیا میں نے اور تجھ پر ایمان لایا میں اور

وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ

اور تیرا حکم بردار ہوا میں۔ سجدہ کیا میرے چہرے نے واسطے اس ذات

وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ

کے جس نے پیدا کیا اس کو اور صورت بنائی اسکی اور کھولے کان اسکے اور آنکھیں

اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ○ مسلم اَللّٰهُمَّ

اسکی اور برکت والا ہے اللہ بہتر ہے سب بنانے والوں کا۔ اے اللہ

اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ

بخش دے میرے گناہ سب چھوٹے اسکے اور بڑے اسکے اور اگلے

وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ ○ مسلم رَكَعَ

اس کے اور پچھلے اس کے اور ظاہر اس کے اور چھپے اسکے جھک گیا

لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي

تیرے آگے ظاہر میرا اور باطن میرا اور ایمان لایا تجھ پر دل میرا

أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهِ يَدَايَ وَمَا

اقرار کرتا ہوں میں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے (مولا) یہ ہیں ہاتھ میرے اور جو

جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي ○ حصن حصین اَللّٰهُمَّ سَجَدَ

گناہ کئے میں نے اپنی جان پر اے اللہ سجدہ کیا تجھ کو

لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَبِكَ آمَنَ

ظاہر میرے نے اور باطن میرے نے اور ایمان لایا تجھ پر

فُؤَادِي أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا

دل میرا - اقرار کرتا ہوں میں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور یہ ہے

جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ

جو کچھ گناہ کئے میں نے اپنی جان پر۔ اے بزرگ ، اے بزرگ

اغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

بخش مجھ کو پس تحقیق نہیں بخشتا بڑے گناہوں کو

الْعَظِيمَةَ إِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيمُ ○ حاکم سُبْحَانَ

کوئی سوائے رب عظیم کے پاک ہے

ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي

صاحب ملک کا اور بادشاہت کا پاک ہے صاحب

الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِیْ

عزت اور قدرت کا - پاک ہے وہ زندہ جو کبھی نہ

لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ

مرے گا - پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ عفو تیرے کے عذاب تیرے

وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ

سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ خوشنودی تیری کے غضب تیرے سے اور پناہ

بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ ۝ رَبِّ اَعْطِ

مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب تیرے سے بزرگ ہے ذات تیری اے رب میرے

نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ

دے میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری اور پاک کر اس کو تو سب سے بہتر

مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا

پاک کرنے والا ہے نفس کو تو اسکا کارساز اور مالک ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

حصن حصین

اے اللہ بخش مجھ کو جو گناہ پوشیدہ کئے میں نے اور ظاہر کئے میں نے -

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۝

اے زندہ اے سب کے تھامنے والے ساتھ تیری رحمت کے میں فریاد کرتا ہوں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے - اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ کیلئے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اس کا

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ - اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ

اسی کے لئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے سب تعریف اے اللہ

بِالْهُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ

دکھا مجھ کو سیدھی راہ اور پاک کر مجھ کو ساتھ تقویٰ کے اور

فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ۝ حصن حصین

بخش مجھ کو آخرت میں اور دنیا میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ

اے اللہ رحمت بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل

مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

محمدؐ کے جیسے رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیمؑ کے

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ

اور اوپر آل ابراہیمؑ کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

اے اللہ برکت بھیج اوپر محمدؐ کے اور

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

اوپر آل محمدؐ کے جیسے برکت بھیجی تو نے اوپر

اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

ابراہیمؑ کے اور اوپر آل ابراہیمؑ کے تحقیق

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

منزل چوتھی

سہ شنبہ

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی!
ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

منزل چوتھی ——— سہ شنبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَ
اے اللہ پالنے والے جبرائیل اور میکائیل اور

اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اسرافیل کے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے

عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ
جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کرتا ہے

بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○
درمیان اپنے بندوں کے جس چیز میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ
ہدایت کر مجھ کو اس چیز میں کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمیں حق سے

بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى

ساتھ اپنے حکم کے، بیشک تو ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ

راستے سیدھے کے پاک ہے تو اے اللہ

وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

اور اپنی خوبیوں کے ساتھ اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے

جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

شان تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اللہ بہت بڑا ہے

كَبِيْرًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ

بڑا میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ

کے شیطان مردود سے اس کے خطرے اور

نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ

اس کے پھونکنے اور اسکے وسوسے سے اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ

اَكْبَرُ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَ

بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے صاحب بادشاہت کا اور

الْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ

غلبے کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ

اے اللہ ہدایت کر مجھ کو ان لوگوں میں کہ ہدایت کی تو نے اور عافیت

فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ

دے مجھ کو ان لوگوں میں کہ عافیت دی تو نے اور کارسازی کر میری ان لوگوں میں

وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا

کہ کارسازی کی تو نے اور برکت دے مجھ کو اس چیز میں کہ دی تو نے اور بچا مجھ کو

قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ

برائی جو حکم کیا تو نے، پس تحقیق تو حکم کرتا ہے اور نہیں حکم کیا جاتا تجھ پر

اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ

تحقیق بات یہ ہے کہ نہیں ذلیل ہوتا جسکو تو دوست رکھے اور نہیں عزت پاسکتا

مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ

جس کو تو دشمن رکھے بابرکت ہے تو اے رب ہمارے اور

تَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ

بلند ہے تو بخشش مانگتے ہیں ہم تجھ سے اور رجوع کرتے ہیں

إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ○ حصن حصین

ہم تیری طرف اور درود بھیجے اللہ نبی پر

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں

وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ

اور تعریف کرتے ہیں تیری بھلائی سے اور نہیں ناشکری کرتے تیری نعمت

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ

کی۔ الگ ہوتے ہیں ہم اور چھوڑتے ہیں اسکو جو نافرمانی کرتا ہے تیری اے اللہ

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ

ہم خاص تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں

وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَخْشَى عَذَابَكَ

اور تیری طرف دوڑتے ہیں ہم اور تیری خدمت میں حاضر ہیں ہم اور ڈرتے ہیں تیرے

الْجِدَّ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ

عذاب حق سے اور امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی۔ بے شک تیرا عذاب

الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ○ حصن حصین اَللّٰهُمَّ

حق کافروں کو ملنے والا ہے اے اللہ

اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بخش ہم کو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو

وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ

اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اور الفت ڈال

بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ

ان کے دلوں کے درمیان اور اصلاح کر ان کے درمیان

وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ

اور مدد دے ان کو اپنے دشمن اور ان کے دشمن پر

اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

اے اللہ لعنت کر کافروں کو جو روکتے ہیں

عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ

راہ تیری سے اور جھٹلاتے ہیں تیرے رسولوں کو اور

يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ - اَللّٰهُمَّ خَالِفْ

لڑتے ہیں تیرے دوستوں سے ۔ اے اللہ پھوٹ ڈال

بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَ

درمیان ان کی باتوں کے اور پھسلادے قدم ان کے اور

اَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ

اُتارا ان پر عذاب اپنا جو نہیں روکتا ہے تو

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ (حصن حصین) اَللّٰهُمَّ

اس کو کافروں کی قوم سے اے اللہ

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے اے معبود برحق بے نیاز

الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ

وہ جو نہیں جنتا اور نہیں جنا گیا اور نہیں ہے اس

لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ

کے لئے کوئی ہمسر یہ کہ بخش تو میرے لئے گناہ میرے

اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ (نسائی)

بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس چیز کی کہ مانگا اسکو تجھ

سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَ

سے تیرے نیک بندوں نے اور پناہ

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ

مانگتا ہوں میں تجھ سے اس چیز کی برائی سے کہ پناہ مانگی اس

الصَّالِحُوْنَ ○ (الحصن حصین) خَيْرًا تَلْقَاهُ وَ شَرًّا

سے تیرے نیک بندوں نے بھلائی پاؤ گے تم اور بچو گے

تَوَقَّاهُ خَيْرًا لَّنَا وَشَرًّا لِّاَعْدَآئِنَا ۔

برائی سے بھلائی ہمارے لئے ہے اور برائی ہمارے (دین کے) دشمنوں کیلئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (ابن سنی) ○ اَللّٰهُمَّ

سب تعریف اللہ پروردگار سب جہانوں کیلئے ہے اے اللہ

اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّاٰتِ

تحقیق میں پناہ چاہتا ہوں ساتھ تیرے شیطان کے عمل سے اور برے

الْاَحْلَامِ فَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ شَيْئًا (نزل الابرار) ○ اَللّٰهُمَّ

خواب سے پس تحقیق وہ کوئی شے نہیں ہے اے اللہ

اِنِّيْٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ

تحقیق میں بھلائی مانگتا ہوں تجھ سے تیرے علم کی مدد سے اور قدرت مانگتا

بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ہوں تجھ سے تیری قدرت کے وسیلے سے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے

الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ

بڑے فضل سے پس تحقیق تو قدرت رکھتا ہے (اور میں بےبس) اور

تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

میں کچھ بھی قدرت نہیں رکھتا اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں اور تو ہی ہے پوشیدہ باتیں جاننے

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا

والا ہے غیبوں کا۔ اے اللہ اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق یہ کام بہتر ہے میرے

الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَ

لئے میرے دین میں اور میری زندگانی میں اور

عَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ

میرے کام کے انجام میں یا اس جہان میں اور اس جہان میں

فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ

پس میرے قابو میں کر دے اسکو اور میرے لئے آسان کر دے اسکو پھر میرے

فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ

لئے برکت دے اس میں اور اگر تحقیق جانتا ہے تو کہ تحقیق یہ کام

شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ

برا ہے میرے لئے میرے دین میں اور میری زندگانی میں اور میرے کام کے

أَمْرِىْ أَوْ عَاجِلِ أَمْرِىْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ
انجام میں یا اس جہان میں اور اس جہان میں پس پھیر اس کو

عَنِّىْ وَاصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِىَ الْخَيْرَ
مجھ سے اور پھیر مجھ کو اس سے اور مہیا کر میرے لئے بھلائی

حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِىْ بِهٖ ۝ (حصن حصین)
جہاں کہیں ہو پھر راضی کر مجھ کو ساتھ اس کے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری رضامندی کے تیرے غصے سے

وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ
اور ساتھ تیری معافی کے تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں

بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَآءً عَلَيْكَ
ساتھ تیرے تیری خفگی سے نہیں گن سکتا میں تعریف تیری

اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (نسائی)
تو ویسا ہے جیسی تعریف کی تو نے اپنی ذات کی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے نہیں شریک اس کا

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے سب تعریف اور وہ ہر

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف

لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ
اسی کے لئے ہے اور نہیں کوئی معبود اور اللہ بہت بڑا ہے اور

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ ۝ (بخاری)
نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے اے رب بخش

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ
دے مجھ کو۔ اے اللہ تیرے ہی لئے ہے سب تعریف تو ہی قائم رکھنے والا ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہیں

وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ
اور تیرے ہی لئے ہے سب تعریف تو روشن کرنے والا ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ
اور زمین کا اور جو ان میں ہیں اور تیرے ہی لئے ہے سب

أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ
تعریف تو ہی ہے حق اور وعدہ تیرا ہے حق اور ملاقات تیری ہے

حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ
حق اور کلام تیرا ہے حق اور بہشت ہے حق اور

وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ
دوزخ ہے حق اور سب نبی ہیں حق اور سفر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ط اَللّٰهُمَّ لَكَ
ہیں حق اور قیامت ہے حق اے اللہ واسطے تیرے

أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ
مطیع ہوا میں اور تجھ پر ایمان لایا میں اور

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ
تجھ پر بھروسہ کیا میں نے اور تیری طرف رجوع کیا میں نے اور تیری ہی

خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي
مدد سے (دشمنوں سے) جھگڑتا ہوں میں اور طرف تیری ہی فریاد لایا ہوں پس بخش

مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
مجھ کو جو آگے کیا میں نے اور جو پیچھے کروں گا میں اور جو چھپایا میں نے

وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
اور جو ظاہر کیا میں نے اور وہ گناہ (بھی بخش) جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے

أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا
تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے نہیں کوئی

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ○ صحیح بخاری لَا
معبود مگر تو اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے نہیں

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ وَ
کوئی معبود مگر تو ، پاک ہے تو یا الٰہی اور

بِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَ

تسبیح کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اپنے گناہوں

أَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا

کی اور مانگتا ہوں تجھ سے رحمت تیری۔ یا الٰہی زیادہ کر مجھ کو علم۔ اور

وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَ

نہ کج کر دل میرا پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی تو نے مجھ کو۔ اور

هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ

بخش مجھ کو اپنی جناب سے رحمت تحقیق تو

أَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (ابوداؤد) اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي

بہت بخشنے والا ہے اے اللہ رحم کر مجھ پر

بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي

ساتھ چھوڑنے گناہوں کے ہمیشہ۔ جبتک باقی رکھے تو مجھ کو

وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي

اور رحم کر مجھ پر ساتھ چھوڑنے (اس بات) کے کہ تکلف کروں میں اس چیز کا کہ نہیں

وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ

ضرور مجھ کو۔ اور نصیب کر مجھ کو خوبی دیکھنے کی اس چیز میں کہ راضی کرے

عَنِّي ط اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

وہ تجھ کو مجھ سے۔ اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے

ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي

صاحب عزت اور بزرگی کے اور صاحب اس غلبے کے کہ جسکا

لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ

کوئی قصد نہ کر سکے۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے اے اللہ اے رحمٰن

بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ

ساتھ تیری عزت اور ساتھ تیرے منہ کے نور کے کہ جا دے میرے

قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي

دل میں یاد اپنی کتاب کی جیسے سکھائی تو نے مجھ کو۔

وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ

اور نصیب کر مجھ کو پڑھنا اس کا اس طرح پر

الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي ط اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ

کہ راضی کرے وہ تجھ کو مجھ سے اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اور زمین کے، صاحب عزت اور بخشش کے اور

وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ

صاحب اس غلبے کے کہ جس کا کوئی قصد نہ کر سکے مانگتا ہوں میں تجھ

يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ

سے اے اللہ اے رحمٰن ساتھ برکت تیری عزت اور تیرے منہ کے نور

تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ

کے یہ کہ روشن کرے تو ساتھ اپنی کتاب کے آنکھ میری اور یہ کہ جاری کرے

بِهٖ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِي وَ

تو اس سے زبان میری اور یہ کہ کھولے تو اس سے دل میرا اور یہ

أَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ

کہ کشادہ کرے تو اس سے سینہ میرا، اور یہ کہ دھوئے تو

بِهٖ بَدَنِي فَإِنَّهٗ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ

اس سے بدن میرا۔ تحقیق بات یہ ہے کہ کوئی میری مدد نہیں کرتا حق پر

غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ

سوا تیرے اور کوئی نہیں دیتا حق کو سوا تیرے اور نہیں پھرنا گناہ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ○ حصن حصین

سے اور نہ طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

اے اللہ کفایت کر مجھ کو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے

وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ○ ترمذی

اور بے پروا کر مجھ کو ساتھ اپنے فضل کے اپنے سوا ہر کسی سے

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا

پاک ہے تو اے اللہ اور پاک یاد کرتے ہیں ہم تجھے نہیں کوئی معبود

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ○ نسائی

مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں تیری طرف

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

اے اللہ تحقیق میں بندہ تیرا ہوں، اور بیٹا بندے تیرے کا ہوں۔

وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِیَتِیْ

اور بیٹا لونڈی تیری کا ہوں اور تیرے قبضہ میں ہوں۔ بال پیشانی میری

بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ

کے تیرے ہاتھ میں ہیں، جاری ہے میرے حق میں حکم تیرا۔ انصاف ہے

فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ

میرے امر میں قضا تیری۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے ساتھ برکت ہر نام کے

لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ

کہ وہ واسطے تیرے ہے نام رکھا تو نے ساتھ اسکے ذات اپنی کا یا اتارا

فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ

تو نے اس کو کتاب اپنی میں یا سکھایا تو نے وہ کسی کو اپنی

خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ مَكْنُوْنِ

مخلوق میں سے یا اختیار کیا تو نے اس کو پردہ غیب میں

الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ

نزدیک اپنے یہ کہ کرے تو قرآن کو

رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجِلَاءَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ ○ مشکوٰۃ

بہار میرے دل کی اور دور کرنے والا میرے غم اور اندیشے کا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کے نہیں کوئی معبود

اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ

مگر تو۔ اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھ کو۔ تو زندہ ہے کہ نہیں

لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ○ بخاری

مرے گا اور جن اور انسان مریں گے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے چار چیزوں سے

مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا

اس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس دل سے کہ عاجزی

يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ

ڈرے اور اس نفس سے کہ سیر نہ ہو اور اس

دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ (احمد) ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

دعا سے جو قبول نہ کی جائے اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں

بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ

تجھ سے بھوک[1] سے پس تحقیق وہ بُری ہے ہم خواب

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ

اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے خیانت[2] سے پس تحقیق وہ بُری ہے

الْبِطَانَةُ (ابن ماجہ) ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

خصلت اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

[1] بھوک اس لئے بُری ہم خواب یا ساتھی ہے کہ اس سے قوتیں اور حواس مضمحل ہوجاتے ہیں اور بدن کمزور اور لاغر۔ پھر آدمی نہ دنیا کے کام کر سکتا ہے نہ دین کے۔ اللہ ہمیشہ کی بھوک سے پناہ دے۔

[2] اللہ کی سب نافرمانیاں خیانت میں داخل ہیں، لوگوں کے مالوں کی بھی خیانت ہوتی ہے۔ بعض باتیں۔ بعید اور مشورے ظاہر کرنے بھی خیانت ہے۔

مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ (نسائی) ○

حق کی مخالفت سے اور نفاق سے اور بُرے اخلاق سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کوڑھ سے

وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ

اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بُری (لاعلاج)

الْاَسْقَامِ (نسائی) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

بیماریوں سے۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَ

اپنی شنوائی کی برائی سے اور اپنی بینائی کی برائی سے اور

شَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ (ابوداؤد) ○

اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی برائی سے اور اپنی منی کی برائی سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے مکان کے نیچے دب کر مرنے سے

وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ
اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے مکان سے گر کر مرنے سے اور ڈوب
الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ
کر مرنے اور جل کر مرنے سے اور بہت بڑھاپے (سترا بہترا ہونے) سے اور پناہ
مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ
مانگتا ہوں تجھ سے کہ حیران کرے مجھ کو شیطان نزدیک
الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ
مرنے کے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ مروں
فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ
میں تیری راہ میں پیٹھ دے کر اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس
اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ○ (ابوداؤد) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ
سے کہ مروں میں سانپ وغیرہ کے ڈسنے سے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ
اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ
اللہ کے پورے کلموں کے اس کے غضب سے

وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ
اور اسکے عذاب سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے
الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ ○ مشکوٰۃ
وسوسوں سے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ
اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجی سے اور پناہ
بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ
مانگتا ہوں تجھ سے قلت سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے
مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ○ (ابوداؤد) اَللّٰهُمَّ
اس سے کہ ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں اے اللہ
اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے عجز سے اور سستی سے اور
وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ
نامردی سے اور بیحد بوڑھا ہونے سے اور قرض سے اور گناہ سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے آگ کے عذاب سے اور

فِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ

آگ کے فتنے سے، اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب

الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ

سے اور تونگری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے

الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

کی برائی سے اور کانے دجال کے فتنے کی برائی سے

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَ

اے اللہ دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف کے اور

الْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا

اولے کے اور پاک کر دل میرا گناہوں سے جیسا

يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے۔

وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا

اور دُوری ڈال درمیان میرے اور درمیان میرے گناہوں کے جیسے

بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ○ (بخاری مسلم)

دوری ڈالی تو نے درمیان مشرق کے اور مغرب کے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے عاجز ہونے سے اور

الْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ

کاہلی سے اور نامردی سے اور بہت بوڑھا (سترا بہترا) ہونے سے اور پناہ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ

مانگتا ہوں تجھ سے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ○ (بخاری) وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ

فتنہ زندگی سے اور فتنہ موت سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ

سنگدلی سے اور (عبادت کی) غفلت سے اور فقر و فاقہ اور ذلت

وَالْمَسْكَنَةِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ
اور مفلسی سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے محتاجی سے اور
الْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ
کفر اور نافرمانی اور حق کی مخالفت سے اور نمود
وَالرِّيَاءِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَ
اور ریاکاری سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بہرا اور
الْبَكَمِ وَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَ سَيِّئِ
گونگا ہونے سے اور دیوانہ ہونے سے اور کوڑھ اور تمام بُری
الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ (حصن حصین) ○ اَللّٰهُمَّ
(لاعلاج) بیماریوں سے اور قرض کے بوجھ سے اے اللہ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر اور غم سے اور
الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ
عاجزی سے اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی

وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (ابوداؤد) ○ اَللّٰهُمَّ
اور قرض کے بوجھ سے اور آدمیوں کے غلبے سے اے اللہ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بخیلی سے اور پناہ مانگتا
مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ
ہوں تجھ سے نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ
اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
پھیرا جاؤں طرف خوار عمر کے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ
دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے عذاب
الْقَبْرِ (بخاری) ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ
قبر سے اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے
الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ
نامردی اور بخیلی سے اور عمر کی برائی سے اور سینے کے

الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝ (ابن ماجہ) اَللّٰهُمَّ اِنَّا

کے فتنے سے اور عذاب قبر سے اے اللہ تحقیق ہم

نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاۤءِ وَدَرْكِ

پناہ مانگتے ہیں تجھ سے بلا⁵ کی مشقت سے اور بدبختی کے

الشَّقَاۤءِ وَسُوْۤءِ الْقَضَاۤءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۤءِ ۝ (بخاری)

پالینے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے برے

الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاۤءِ وَالْاَدْوَاۤءِ

اخلاق سے اور برے اعمال سے اور بری خواہشوں سے اور بری بیماریوں سے

(حاشیہ ص۱۹۵) اوامر الٰہی کی تعمیل کیلئے ہمت نہ پانا جبن یعنی نامردی ہے۔

۲ مال سے زکوٰۃ نہ دینا بخل ہے جو جہنم میں لے جائے گا۔

۳ عمر کی برائی یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں گزر لے یا معیشت کی تنگی اور فقر و فاقہ ہو

۴ سینے کے فتنے خرکیہ عقیدے اور حسد و بغض کینہ وغیرہ — اللہ ان سے بچائے

۵ بلا کی مشقت یہ ہے کہ رزق کم اور اولاد کی کثرت ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ

اے اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے بھلائی اس چیز کی کہ مانگی

مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

تجھ سے تیرے نبی نے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

سَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ

اور پناہ مانگتے ہیں ہم تجھ سے اس چیز کی برائی سے کہ

مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پناہ مانگی اس سے تیرے نبی نے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و

وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ

سلم ہیں اور تو مدد مانگا گیا ہے اور تجھ پر

الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝ (ترمذی)

کفایت ہے اور نہیں ہے پھر ناگناہوں سے اور نہ طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْۤءِ

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے برے ہمسائے سے

فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ
سکونت[1] کے گھر میں پس تحقیق ہمسایہ جنگل کا

يَتَحَوَّلُ (نسائی) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ
بدل جاتا ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر

وَالدَّيْنِ (نسائی) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
اور قرض سے اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَ
قرض تلے دب جانے سے اور دشمن کے غلبے سے اور

شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ (حاکم) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ
دشمنوں کے خوش ہونے سے اے اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں

اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ
ساتھ تیرے اس سے کہ پھریں ہم اپنی ایڑیوں پر (مرتد ہوں) یا فتنے میں ڈالے

[1] جو ہمسایہ اپنے پاس محلہ میں رہتا ہو۔ اگر برا ہے تو ساری عمر کے لئے عذاب ہے برخلاف سفر کے ہمسایہ کے کہ وہ چلا جاتا ہے۔ اس کی تکلیف دائمی نہیں ہوتی۔

دِيْنِنَا (صحیح بخاری) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
جائیں اپنے دین سے۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ

مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ
سے برے دن سے اور بری رات سے

وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ
اور بری گھڑی سے اور برے یار

السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ
سے اور برے ہمسایہ سے سکونت کے

الْمُقَامَةِ (طبرانی) اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ
گھر میں اے اللہ دلوں کے پھیرنے والے

صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ (ابوداؤد) اَللّٰهُمَّ
پھیر دے دل ہمارے اپنی طاعت پر اے اللہ

اِهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ (صحیح مسلم) يَا اَرْضُ رَبِّیْ
ہدایت دے مجھ کو اور استقامت دے مجھ کو اے زمین میرا رب

وَرَبُّكَ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ

اور تیرا رب اللہ ہی ہے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے تیرے

وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ

شر سے اور تیرے اندر کی چیزوں کے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اسکے شر

وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ

سے اور جو کچھ تجھ پر چلتا ہے اسکے شر سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی

مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَ

شیر سے اور کالے ناگ سے اور سانپ سے اور

الْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ

بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں کے شر سے

وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ○ (ابوداود) اَللّٰهُمَّ

اور شیطان اور اس کی اولاد سے اے اللہ

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس بازار کی اور

خَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

بھلائی جو بازار میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بازار کی برائی سے

وَشَرِّ مَا فِيْهَا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

اور جو برائی بازار میں ہے اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً ○ (بیہقی)

کہ پہنچوں میں اس میں معاملہ نقصان کو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ

اے اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے میں گواہی دینے والا ہوں

اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

تحقیق تو پروردگار ہے یگانہ نہیں کوئی شریک تیرا

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ

اے اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے میں گواہی دینے والا

اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ

ہوں کہ تحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے ہیں

وَرَسُوْلُكَ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ

اور رسول تیرے ۔ اے اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے

شَیْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ

میں گواہی دینے والا ہوں کہ تحقیق بندے مسلمان سب

اِخْوَةٌ ۝ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ

بھائی ہیں آپس میں ۔ اے اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے

اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَهْلِیْ فِیْ كُلِّ

کر مجھ کو مخلص واسطے اپنے اور اہل میرے کو

سَاعَةٍ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ

ہر ساعت میں (امور) دنیا میں اور آخرت میں اے صاحب بزرگی

وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ

اور بخشش کے سن اور قبول کر دعا میری اللہ

اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ

بہت بڑا ہے بہت بڑا ہے کافی ہے مجھ کو اللہ اور اچھا ہے

الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ (ابوداؤد)

کارساز ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَايَایَ وَذُنُوْبِیْ

اے اللہ بخش مجھ کو گناہ صغیرے میرے اور گناہ کبیرے میرے

كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ وَاَحْيِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ

سب ۔ اے اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور زندہ رکھ مجھ کو باعزت اور درست کر

وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ

اور رزق دے مجھ کو اور راہ دکھا مجھ کو نیک عملوں ،

وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا يَهْدِیْ لِصَالِحِهَا

اور نیک اخلاق کی طرف ۔ تحقیق نہیں راہ دکھاتا نیک عملوں

وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۝ (حاکم)

کی طرف اور نہیں پھیرتا بُرے عملوں کو کوئی سوا تیرے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ

اے اللہ رحمت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر آل

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

محمدؐ کے جیسے رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیمؑ کے

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

اور اوپر آل ابراہیمؑ کے تحقیق تو تعریف کیا گیا

مَجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بزرگ ہے اے اللہ برکت بھیج اوپر محمدؐ کے

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اور اوپر آل محمدؐ کے جیسے برکت بھیجی تو نے

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اوپر ابراہیمؑ کے اور اوپر آل ابراہیمؑ کے

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

منزل پانچویں

چہار شنبہ

تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ کر
ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی

منزل پانچویں ——— چہار شنبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ سَوّٰی خَلۡقِیۡ وَ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے برابر کئے اعضا میرے اور

اَحۡسَنَ صُوۡرَتِیۡ وَزَانَ مِنِّیۡ مَا شَانَ

اچھی بنائی صورت میری اور سنواری میرے بدن سے وہ چیز جو

مِنۡ غَیۡرِیۡ حصن حصین ○ اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنۡتَ

عیب دار کی غیر میرے سے۔ اے اللہ جیسے تونے اچھی بنائی

خَلۡقِیۡ فَاَحۡسِنۡ خُلُقِیۡ وَحَرِّمۡ وَجۡھِیۡ

صورت میری پس اچھا کر خلق میرا اور حرام کر ذات میری کو

لہ بعض کانے، لولے، لنگڑے، بہرے، کئی عیبوں والے ہوتے ہیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ یہ عیب ہم میں نہیں ہیں۔

عَلَى النَّارِ ○ حصن حصین اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ

آگ پر ۔ اے اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنے والا ہے دوست

الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ○ ترمذی اَللّٰهُمَّ

رکھتا ہے معاف کرنے کو پس معاف کر مجھ سے گناہ میرے اے اللہ

لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا

نہیں لاتا نیکیوں کو کوئی سوا تیرے اور نہیں

يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا

دور کرتا برائیوں کو کوئی سوا تیرے اور نہیں

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ○ ابوداؤد اَشْهَدُ

پھرنا گناہوں سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر تیری مدد سے گواہی دیتا ہوں

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

یہ اس کی کہ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ تنہا اور تحقیق محمد

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ وَاَنَّ عِيْسٰى

بندے اس کے ہیں اور رسول اسکے اور تحقیق عیسےٰ

عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَ

بندے اللہ کے ہیں اور رسول اس کے اور بیٹے اسکی لونڈی کے

كَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ

اور کلمہ اس کا کہ ڈالا اس کو طرف مریم کے اور روح ہیں

مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ ○ صحیح بخاری

اس کیطرف سے اور تحقیق بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے ۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ

پاک ہے اللہ اور پاک یاد کرتا ہوں ساتھ اسکی تعریف کے پاک ہے اللہ

الْعَظِيْمِ ○ صحیح مسلم سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا

عظمت والا ۔ پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اس چیز کے

خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ وَ

کو پیدا کیا اور پاکی ہے اللہ کو بقدر بھرنے اس چیز کے کہ پیدا کی اور

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ

پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کے اور پاکی ہے

اللّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ

اللہ کو ہر چیز بھر اور پاکی ہے اللہ کو بقدر

عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ

گنتی اس چیز کے کہ جمع کیا اسکی کتاب (لوح) نے اور پاکی ہے اللہ کو

مِلْأَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

بقدر بھرنے اس چیز کے کہ جمع کیا اس کی کتاب نے اور تعریف ہے اللہ کیلئے

عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ مَا

بقدر گنتی اس چیز کے کہ پیدا کی اور تعریف ہے اللہ کے لئے بقدر بھرنے اس

خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَ

چیز کے کہ پیدا کی اور تعریف ہے اللہ کے لئے بقدر گنتی ہر چیز کے اور

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ

تعریف ہے اللہ کے لئے ہر چیز بھر اور تعریف ہے

لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ

اللہ کیلئے بقدر گنتی اس چیز کے کہ جمع کیا اسکی کتاب نے اور تعریف ہے

لِلّٰهِ مِلْأَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ (طبرانی) ○ اَللّٰهُمَّ

اللہ کے لئے بقدر بھرنے اس چیز کے کہ جمع کیا اسکی کتاب نے۔ اے اللہ

رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

رب آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ

وَالشَّهَادَةِ إِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ

اور ظاہر کے تحقیق میں عہد کرتا ہوں طرف تیری اس

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا

زندگانی دنیا میں تحقیق میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

معبود مگر تو، ایک ہے تو، نہیں کوئی شریک تیرا،

وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَإِنَّكَ

اور تحقیق محمد بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے پس تحقیق

إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ

تو اگر سونپے گا مجھ کو میرے نفس کی طرف نزدیک کرے گا مجھ کو

الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِي مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِّي

برائی سے اور دور کرے گا مجھ کو بھلائی سے اور تحقیق

إِنْ أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّي

میں نہیں اعتماد کرتا مگر ساتھ تیری رحمت کے پس ثابت کر میرے لئے

عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّينِيهِ يَوْمَ

اپنے پاس عہد کو کہ پورا کرے تو اس کو دن

الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ (حاکم)

قیامت کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہے وعدہ کو

الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا

سب تعریف اللہ کے لئے تعریف بہت پاک با برکت

فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى (حاکم)

جیسے دوست رکھتا ہے رب ہمارا اور راضی ہوتا ہے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ

اے اللہ تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور

الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي

تو ہی نائب ہے میرے گھر بار میں اے اللہ تحقیق میں

أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ

پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور مراجعت کی

الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ

برائی سے اور نفع کے بعد نقصان سے

وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ

اور مظلوم کی بد دعا سے اور اہل و عیال

الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ (ترمذی) اَللّٰهُمَّ

اور مال کی بری حالت دیکھنے سے اے اللہ

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ

تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے عذاب قبر سے اور

أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کانے دجال کے فتنے سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ

اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے زندگی کے فتنے اور موت کے

الْمَمَاتِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ

فتنے سے ۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ ⊙ (صحیح بخاری) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

گناہ سے اور قرض سے اے اللہ تحقیق میں

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا

نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت ظلم اور نہیں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ

بخشتا گناہوں کو کوئی سوائے تیرے پس بخش

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ

اپنی ہی جناب سے بخشش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر بیشک تو ہی

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⊙ (صحیح بخاری) اَللّٰهُمَّ

بخشنے والا مہربان ہے اے اللہ

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے توفیق راہ پانے والوں کی

وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ

اور اعمال یقین والوں کے اور خیر خواہی توبہ کرنے

اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَ

والوں کی اور ہمت صبر والوں کی اور

جِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ

کوشش ڈر والوں کی اور جستجو رغبت والوں کی

وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ

اور عبادت پرہیزگاروں کی اور معرفت علم

الْعِلْمِ حَتّٰى اَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

والوں کی یہاں تک کہ ملوں میں تجھ سے اے اللہ تحقیق میں مانگتا

مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَّعَاصِيْكَ

ہوں تجھ سے وہ ڈر کہ باز رکھے مجھ کو تیری نافرمانیوں سے

حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ

یہاں تک کہ تیری اطاعت میں وہ کام کروں کہ جس سے تیری

بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ

رضامندی کا مستحق ہو جاؤں اور یہاں تک کہ تیری طرف خالص توبہ کروں تجھ

خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ

سے ڈر کر اور یہاں تک کہ خالص خیر خواہی کروں تیری

حَيَاءً مِّنْكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ

تجھ سے شرما کر اور یہاں تک کہ تجھ ہی پر بھروسہ کروں

فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ

سب کاموں میں اور نیک گمان کروں تیرے ساتھ

سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ ○ (احمد) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

پاک ہے تو اے پیدا کرنے والے نور کے۔ اے اللہ تحقیق میں

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَمَعٍ يَّهْدِيْ اِلٰى

پناہ مانگتا ہوں تیری ایسے لالچ سے جو پہنچا دے مجھ کو

طَبْعٍ ○ (بیہقی) اَعُوْذُ بِكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ

(دل پر) مہر لگنے تک۔ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات اللہ بزرگ

النَّافِعِ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ لَا يُجَاوِزُ

ہمیشہ نفع دینے والی کے، اللہ کے پورے کلموں کیساتھ کہ نہیں تجاوز کر

هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ

سکتا ان سے کوئی نیک اور نہ بد اس کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور

ذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ

پھیلائی اور بنائی اور اس چیز کی برائی سے جو اترتی ہے

السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ

آسمان سے اور اس چیز کی برائی سے جو چڑھتی ہے آسمان میں اور اس

شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ

چیز کی برائی سے جو پیدا کی زمین میں اور اس چیز کی برائی سے

مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ

جو نکلتی ہے زمین سے اور رات اور دن کے فتنوں

وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا

کی برائی سے اور رات کے برآنے والے (چور وغیرہ) کی برائی سے مگر جو آنے والا

يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ۝ (واحمد نسائی) اَللّٰهُمَّ

بھلائی کے ساتھ آئے یا رحمن (مجھ پر رحم کر) اے اللہ

فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ

غم دور کرنے والے رنج و فکر مٹانے والے، بے قراروں کی

دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا

دعائیں قبول کرنے والے رحمٰن دنیا

وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ

اور آخرت کے اور رحیم دونوں جہانوں کے تو ہی میرے حال پر رحم کرتا ہے

فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ

پس ایسی مہربانی کر کہ بے پروا کر دے مجھ کو ساتھ اس کے

رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۝ (حاکم) لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ

اپنے سوا سب کی مہربانی سے میں حاضر ہوں اے اللہ

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ

میں حاضر ہوں اور مستعد ہوں تیری طاعت پر اور سب بھلائیاں تیرے

يَدَيْكَ وَمِنْكَ - اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ

ہی دونوں ہاتھوں میں ہیں اور تجھ سے ہی پہنچتی ہیں اے اللہ میں نے جو بات

مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ

بھی کہی یا کوئی قسم کھائی

اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ

یا کوئی نذر مانی پس ارادہ تیرا

بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ

آگے اس کے ہے جو چاہا تو نے وہی ہوا اور جو نہ چاہا

تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

تو نے نہ ہوگا اور نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت

اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

نیکی پر سوائے تیری مدد سے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى

اے اللہ میں نے جو بھی رحمت کی دعا کی پس اس کے لئے ہے

مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ

جس پر تو نے رحمت کی اور جو بھی لعنت کی میں نے

فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اِنَّكَ اَنْتَ وَلِيِّ فِي

پس اس پر ہے جس پر تو نے لعنت کی تحقیق تو ہی میرا دوست ہے

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ

دنیا میں اور آخرت میں مار مجھ کو مسلمان اور

اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ (طبرانی) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ

ملا دے مجھ کو ساتھ نیکوں کے اے اللہ پیدا کرنیوالے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ

وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اور ظاہر کے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے

فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ

پس تحقیق میں عہد کرتا ہوں تیری طرف اس زندگانی

الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ

دنیا میں اور گواہ کرتا ہوں تجھ کو اور کافی ہے تو اس

شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

پر گواہ ۔ کہ تحقیق میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں معبود

اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

مگر تو تنہا ہے تو نہیں کوئی شریک تیرا تیرے ہی لئے

لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى

ہے بادشاہی اور تیرے ہی لئے سب تعریف اور تو ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ تحقیق محمد

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ

بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے اور میں گواہی دیتا ہوں اسکی

وَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ

کہ وعدہ تیرا حق ہے اور دیکھنا تجھ کو (آخرت میں) حق ہے اور قیامت

اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ

آنے والی ہے نہیں شک اس میں اور تحقیق تو اٹھائے گا ان کو

مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ

کہ قبروں میں ہیں اور تحقیق تو اگر سونپے گا مجھ کو

اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ وَّ

طرف میرے نفس کے، تو سونپے گا مجھ کو طرف ناتوانی اور

عَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا

ننگ اور قصداً گناہ کے اور چوک کے اور تحقیق میں نہیں

اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ

اعتماد کرتا ہوں مگر ساتھ تیری رحمت کے پس بخش مجھ کو میرے گناہ

كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا

سب تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوا

اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

تیرے اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ۝ حاکم دو طبرانی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا

مہربان ہے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے معاف

يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا

کئے گناہ ہمارے اس دن کے اور نہ ہلاک کیا ہم کو سبب ہمارے گناہوں کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ

سب تعریف واسطے اللہ کے لئے ہے جس نے بخشا ہم کو یہ دن

وَاَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ

اور درگزر کیں اس میں ہماری لغزشیں اور نہ عذاب کیا ہم کو ساتھ آگ کے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ

اے اللہ تو لائق تر ہے اس سے کہ یاد کیا جائے اور تو لائق تر ہے

مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَ

اس سے کہ عبادت کیا جائے اور بڑا مددگار ہے اس سے کہ

اَرْاَفُ مَنْ مَّلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَ

ڈھونڈا جائے اور بڑا مہربان ہے جو مالک ہے اور بڑا سخی ہے اس سے جو مانگا جائے

اَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا

اور بڑا فراخی والا ہے اس سے جو عطا کرے۔ تو بادشاہ ہے نہیں

شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ

کوئی شریک تیرا اور تو ایک ہے نہیں کوئی ہمسر تیرا۔ ہر

شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ

چیز ہلاک ہونے والی ہے سوا ذات تیری کے، ہرگز طاعت نہیں کیا جاتا

اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ

تو مگر ساتھ اپنے حکم کے اور ہرگز نہیں نافرمانی کیا جاتا ہے تو مگر ساتھ اپنے علم کے

تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ

طاعت کیا جاتا ہے تو جزا دیتا ہے اور نافرمانی کیا جاتا ہے تو معاف کر دیتا

شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ

ہے۔ قریب تر ہے ہر حاضر کا اور نزدیک تر ہے ہر نگہبان سے، حائل ہوا

دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ

تو قریب جانوں کے اور پکڑے تو نے بال پیشانیوں کے

وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ وَ

اور لکھ دیئے تو نے سب نشان اور لکھیں تو نے عمریں اور

الْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ

دل تیرے لئے فراخ ہیں اور بھید تیرے نزدیک

عَلَانِيَةٌ الْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ

کھلے ہیں، حلال وہی ہے جو تو نے حلال کیا اور حرام وہی ہے

مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ

جو تو نے حرام کیا اور دین سچا وہ ہے جو تو نے مقرر کیا اور حکم وہی ہے

مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ

جو تو کر چکا اور مخلوق پیدائش تیری ہے اور سب بندے

عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ ○ وجرانی

بندے تیرے ہیں اور تو ہے اللہ بہت مہربان بخشنے والا۔

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ

اے رب میرے بخش گناہ میرے اور قبول کر توبہ میری۔ تحقیق تو ہی توبہ

التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ○ مشکوٰۃ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ

قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔ راضی ہوا میں اللہ سے از روئے

رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

رب ہونے کے اور اسلام سے از روئے دین ہونے کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا ○ حصن حصین اَللّٰهُ

از روئے نبی ہونے کے اور قرآن سے از روئے حاکم اور امام ہونے کے۔ اللہ

اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا

بہت بڑا ہے۔ اللہ غالب تر ہے اپنی سب مخلوق سے

اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ

اللہ غالب تر ہے اس چیز سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف کھاتا ہوں میں پناہ

بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ

مانگتا ہوں اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ۔ تھامنے والا ہے

السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اس کے حکم سے

مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَ

تیرے فلاں بندے کی برائی سے اور اس کے لشکروں کی برائی سے

اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَ

اور اس کے تابعوں اور گروہوں کی برائی سے جن سے ہوں اور

الْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ

انسان سے ہوں۔ اے اللہ ہو میرے واسطے پشت پناہ ان کی

شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ

برائی سے بڑی ہے تعریف تیری اور غالب ہے پناہ پکڑنے والا

لہ انبیاء، اہل اللہ اور حق گو لوگوں کے کئی مخالف بھی ہوتے ہیں۔ جو ناحق دشمنی کرتے اور ان کے درپے آزار رہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے ہاتھوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی طرف سے بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ اس دعا میں بندے سے مراد ایسا ہی بندہ ہے۔ جو ناحق دشمنی پر کمر باندھ کر کسی نیک آدمی کو دکھ پہنچائے۔ اور اپنے لاؤ لشکر سے اسے ڈرائے۔ خداوند اپنے نیک بندوں کو ظالموں کے جور و ستم سے محفوظ رکھ!

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۞ طبرانی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ

تیرا اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے اے اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتے

بِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ

ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ زیادتی کرے ہم پر کوئی یا

اَنْ يَّطْغٰى ۞ حصن حصین اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَ

یہ کہ ظلم کرے۔ اے اللہ معبود جبرائیل کے اور

مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ

میکائیل اور اسرافیل کے اور معبود ابراہیم

وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا

اور اسماعیل اور اسحاق کے عافیت دے مجھ کو اور نہ

تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ

غالب کر کسی کو اپنی مخلوق میں سے مجھ پر

بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ ۞ حصن حصین بِسْمِ

ساتھ اس چیز کے کہ نہیں طاقت ہے مجھ کو اس کی۔ ہیں اللہ کا

اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَدِيْنِيْ ۞ نزل الابرار

نام لیتا ہوں اپنی جان اور مال اور دین پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے پھیری میری طرف جان میری

لَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور نہ مارا اس کو اس کی نیند میں سب تعریف اللہ کیلئے ہے

الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

جس نے تھام رکھا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اس

اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا

سے کہ ٹل جائیں اپنی جگہ سے اور اگر ٹل جائیں، نہیں تھامنے کا ان کو

مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

کوئی اس کے بعد تحقیق وہ بردبار

غَفُوْرًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ

بخشنے والا ہے۔ سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے تھام

السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

رکھا ہے آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اس کے حکم

إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ

سے۔ تحقیق اللہ ساتھ لوگوں کے البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو اور

هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۞ حاکم

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ

پروردگار ہمارا وہ ہے جو آسمان میں پاک ہے نام تیرا

أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا

حکم تیرا جاری ہے آسمان میں اور زمین میں۔ جس طرح رحمت تیری

رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ

آسمان میں ہے پس کر اسی طرح رحمت اپنی

فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا

زمین میں اور بخش ہمارے لئے گناہ ہمارے جان کر کئے ہوئے

أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ فَأَنْزِلْ شِفَاءً

اور چوک کر کئے ہوئے تو رب ہے پاک لوگوں کا۔ پس اتار اپنی شفا ؤں

مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ

میں سے شفاء اور اپنی رحمتوں میں سے رحمت

عَلَى هٰذَا الْوَجَعِ ۞ نسائی أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَ

اس درد پر پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی

قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ ۞ صحیح مسلم

اور اسکی قدرت کی اس چیز کی برائی سے کہ پاتا ہوں میں اور ڈرتا ہوں آئندہ کو۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ

اے اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ اعمال کہ موجب

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ

ہوں تیری رحمت کے اور لازم کریں تیری بخشش کو اور مانگتے ہیں سلامتی

کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ

ہر گناہ سے اور غنیمت ہر نیکی سے اور مراد پانی

بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ○ حاکم اَللّٰهُمَّ

بہشت سے اور نجات آگ سے اے اللہ

لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا

نہ چھوڑ ہمارا کوئی گناہ جس کو تو نہ بخشے اور نہ کوئی ایسا غم

اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَ لَا

جس کو تو دور نہ کرے اور نہ کوئی قرض جس کو تو ادا نہ کرے اور نہ

حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتوں سے

اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ طبرانی اَللّٰهُمَّ

جس کو تو روا نہ کرے اے بہت رحم کرنیوالے رحم کرنیوالوں میں ۔ اے اللہ

ضَعْ فِيْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا

رکھ ہماری زمین میں برکت اس کی اور زینت اس کی

وَسَكَنَهَا ○ طبرانی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ

اور خاطر جمعی اس کی اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے

فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ

اچانک بھلائی سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری اچانک آنے والی

الشَّرِّ ○ اذکار اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَ

برائی سے اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور

اِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ بیہقی

دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں میرے گناہوں کو معاف فرما

اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ بِمَا شَهِدْتَ

اے اللہ میں نے صبح کی، میں گواہی دیتا ہوں تیرے لئے ساتھ اس کے

لِنَفْسِكَ وَشَهِدَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَتُكَ

کہ گواہی دی تو نے اپنی ذات کیلئے اور گواہی دی ساتھ اسکے تیرے فرشتوں

وَجَمِيْعُ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا

نے اور تیری تمام مخلوق نے، کہ تو ہی اللہ ہے نہیں

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْقَآئِمُ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ

کوئی معبود مگر تو ، قائم کرنے والا انصاف کو، نہیں کوئی

اِلَّا اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط اُكْتُبْ

معبود مگر تو غالب حکمت والا، لکھ لے

شَهَادَتِيْ بَعْدَ شَهَادَةِ مَلٰٓئِكَتِكَ وَ

گواہی میری اپنے فرشتوں اور اہل علم کی گواہی

اُولِي الْعِلْمِ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ

کے بعد۔ اے اللہ تو سلام ہے اور

مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ

تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی ہے مانگتا ہوں

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ

میں تجھ سے اے بزرگی اور عظمت والے یہ کہ قبول کر

لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَ

ہماری دعاؤں و اور پورا کر ہماری خواہشوں کو اور

اَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ

یہ کہ بے نیاز کر دے ہم کو اس سے کہ بے نیاز کیا ہے تو نے اسکو ہم

خَلْقِكَ۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ

سے اپنی مخلوق سے۔ اے اللہ سنوار دے میرے دین کو کہ وہ

هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَ اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ

بچاؤ ہے میرے کام کا ، اور سنوار دے میری دنیا کو

الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَ اَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ

جس میں میری زندگانی ہے اور درست کر میرے لئے آخرت

الَّتِيْ فِيْهَا مُنْقَلَبِيْ (حزل الابرار) ○ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا

میری کہ جہاں میں نے لوٹ کر جانا ہے اے اللہ دے ہم کو

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ

دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ صحیح مسلم

بھلائی اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ (ترمذی)

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے معافی اور سلامتی

رَبِّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ وَ

اے رب میرے تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے سلامتی اور

الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ○ (ابن ماجہ)

معافی دنیا میں اور آخرت میں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ

اے اللہ کر میرے دل میں روشنی اور

اجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ

کر میری سماعت میں روشنی اور کر میری

فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ

بینائی میں روشنی اور کر میرے آگے

نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ

روشنی اور کر میرے پیچھے روشنی اور کر

مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ○ (حصن حصین)

میرے نیچے روشنی اور بڑی کر میرے لئے روشنی

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَ

پاک ہے صاحب غلبے کا اور

الْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ○ (ابوداؤد)

صاحب بادشاہت کا اور صاحب بڑائی اور بزرگی کا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا

اے اللہ تحقیق میں توبہ کرتا ہوں تیری طرف گناہوں سے نہیں

اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا ○ (حاکم) اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ

لوٹوں گا ان کی طرف کبھی اے اللہ تیری بخشش

اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی

بہت وسیع ہے میرے گناہوں سے اور تیری رحمت بہت امید

عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ○ (حاکم) بِسْمِ

کی گئی ہے میرے نزدیک میرے عمل سے ساتھ نام

اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اللہ بڑے کے　پناہ مانگتا ہوں میں اللہ عظیم کی

مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ
جوش مارنے والی رگ کی برائی سے　اور آگ کی گرمی

حَرِّ النَّارِ ○ (حاکم) اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ
کی برائی سے　پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے

اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ
پورے کلموں کی　ہر

وَّہَآمَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ
شیطان سے اور زہریلے جانور سے اور ہر نظر لگنے والی

لَآمَّۃٍ ○ (صحیح بخاری) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ
آنکھ سے　کافی ہے ہم کو اللہ . اور اچھا ہے

الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا ○ (ترمذی)
کارساز　اللہ پر بھروسہ کیا ہم نے ۔

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ
پاک ہے　بادشاہ (شرک سے) نہایت پاک ، رب

الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ
فرشتوں کا　اور روح کا ، روشن ہیں

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِالْعِزَّۃِ
آسمان　اور زمین　اس کی عزت

وَالْجَبَرُوْتِ (ابن سنی) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ
اور جبروت سے ۔　پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے

الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط
جاننے والے کی　شیطان　مردود سے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ
پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کی

مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، اَعُوْذُ
شیطان　مردود سے　پناہ مانگتا ہوں

بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ

میں اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان

الرَّجِيْمِ ؕ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ

مردود سے وہ اللہ ہے جس کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ

کوئی عبادت کے لائق نہیں جاننے والا پوشیدہ اور

الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ؕ

کھلی چیزوں کا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

بادشاہ ہے، پاک ذات سلامتی بخشنے والا

لہ یہ قرآن مجید سورہ حشر کی آخری تین آیتیں ہیں۔

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

امن دینے والا نگہبان غالب

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ

دباؤ والا عظمت والا ہے پاک ہے

اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ

اللہ اس چیز سے جو شریک بناتے ہیں وہ اللہ ہے

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

پیدا کرنے والا بنانے والا صورت بخشنے والا اس کے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا

اچھے اچھے نام ہیں اسی کی پاکی بیان کرتی ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ

(زبردست) الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

غالب حکمت والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ

اے اللہ رحمت بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

محمدؐ کے جیسے رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیمؑ کے

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اور اوپر آل ابراہیمؑ کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اے اللہ برکت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

آل محمدؐ کے جیسے برکت بھیجی تو نے اوپر

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

ابراہیمؑ کے اور اوپر آل ابراہیمؑ کے تحقیق تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بخاری شریف

تعریف کیا گیا بزرگ ہے

منزل چھٹی

پنجشنبہ

اسی دریا سے اٹھتی ہے وہ موجِ تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا

منزل چھٹی ——— پنجشنبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے (ہماری) سلامتی

تَبَارَكۡتَ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ○ (صحیح مسلم)

ہے تو بابرکت ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے۔

یَا بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یَا

اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے، اے

ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ یَا صَرِیۡخَ

صاحب بزرگی اور بخشش کے اے پہنچنے والوں کی

الۡمُسۡتَصۡرِخِیۡنَ یَا غِیَاثَ الۡمُسۡتَغِیۡثِیۡنَ

فریاد کو پہنچنے والے اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس

يَا كَاشِفَ السُّوْءِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا

اے دور کرنے والے تکلیف کے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے اے

مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا اِلٰهَ

قبول کرنے والے دعا لاچاروں کی ۔ اے سب جہانوں

الْعَالَمِيْنَ بِكَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِيْ وَاَنْتَ

کے معبود تیرے حضور اپنی حاجت لایا ہوں اور تو

اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا ○ (ترغیب) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ

خوب جانتا ہے پس پوری کر دے حاجت اے اللہ پیدا کرنے والے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ

آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور

الشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ

ظاہر کے پالنے والے ہر چیز کے اور مالک اس کے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ

گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ نہیں کوئی معبود سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں

مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ

ساتھ تیرے اپنے شر سے اور شیطان کی برائی سے اور اسکے

شِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا

شرک میں ڈالنے سے اور اس سے کہ اپنی جان پر برائی کماؤں

اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ ○ (ترمذی) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

یا کھینچوں برائی کو طرف کسی مسلمان کے سب تعریف اللہ کے لئے ہے

الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَ

جس نے کھلایا ہمیں اور پلایا ہمیں اور کافی ہوا اور

اٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا

جگہ دی ہم کو پس کتنے ایسے لوگ ہیں جن کو کوئی کفایت کرنیوالا نہیں اور

مُؤْوِيَ ○ (ترمذی) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَا

نہ کوئی جگہ دینے والا۔ سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے زندہ کیا میری جان کو

نَفْسِيْ بَعْدَ مَا اَمَاتَهَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ○ (ترمذی)

بعد اسکے مارنے کے (یعنی نیند سے بیدار کیا) اور اسی کی طرف ہے جی اٹھنا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے عافیت دی میرے بدن میں

وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي

اور لوٹائی مجھ پر جان میری (بعد نیند کے) اور اجازت دی مجھے

بِذِكْرِهِ ○ (ترمذی) الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

اپنی یاد کی — سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے

خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقْظَةَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

پیدا کیا نیند اور بیداری کو - سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے

بَعَثَنِي سَالِمًا سَوِيًّا أَشْهَدُ أَنَّ

اٹھایا مجھ کو (نیند سے) صحیح سالم میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

اللّٰهَ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى

مردوں کو زندہ کریگا اور وہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (الاذکار نووی) ○ اَللّٰهُمَّ

قادر ہے اے اللہ

اجْعَلْنِي أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ

کر مجھ کو کہ بہت کروں شکر تیرا اور کثرت سے کروں

ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَأَحْفَظُ

ذکر تیرا ، اور پیروی کروں تیری نصیحت کی اور یاد رکھوں

وَصِيَّتَكَ (ترمذی) ○ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

تیری وصیت کو — اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي

سے رحمت ، تیری جناب سے کہ ہدایت کرے تو اس سے میرے دل

وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي

کو اور جمع کرے تو اس سے میرے کام کو اور اکٹھا کرے تو اس سے میری پریشانی

وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا

کو اور صلاحیت کرے تو اس سے میرے پیچھے اور بلند کرے تو اس سے

شَاهِدِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي

میرے حاضر کو اور پاک کرے تو اس سے میرے عمل کو اور سوجھا دے تو

بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا الْفَتِيْ وَ

اس سے میری ہدایت اور پھیرے تو اس سے میری الفت اور

تَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰهُمَّ

بچائے تو مجھ کو اس سے ہر برائی سے ، اے اللہ

اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ

عطا کر مجھ کو ایسا ایمان اور یقین کہ بعد اس کے

كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ

کفر نہ ہو اور عطا کر رحمت کہ حاصل کروں میں اس سے بزرگی تیری

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

بخشش کی دنیا اور آخرت میں ، اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں

الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَ

تجھ سے مراد پانا حکم میں اور مہمانی شہیدوں کی اور

عَيْشَ السُّعَدَآءِ وَمُرَافَقَةَ الْاَنْبِيَآءِ

زندگانی نیکوں کی اور رفاقت پیغمبروں کی

وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اور مددگاری دشمنوں پر - اے اللہ تحقیق میں

اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ

پیش کرتا ہوں تیرے آگے حاجت اپنی اگرچہ ناقص ہے عقل میری

وَضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ

اور کمزور ہے عمل میرا تو بھی محتاج ہوں میں تیری رحمت کا

فَاَسْئَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا

پس مانگتا ہوں میں تجھ سے اے پورا کرنیوالے مرادوں کے اور اے

شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ

شفا دینے والے سینوں کے - جیسے نجات دیتا ہے تو

الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ

دریاؤں میں ، نجات دے مجھے بھی دوزخ کے عذاب سے اور ہلاکت

کے تب مرت کو دوزخی عذاب سے تنگ آکر جہنم میں دعا مانگیں گے کہ کاش ہمیں موت آجاتی یہ ہے ہلاکت کی دعا- اس ہلاکت کی دعا سے نجات چاہی ہے - یعنے نہ دوزخ میں جائیں اور نہ ہلاکت کی دعا مانگیں۔

السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ

کرنے والی دعا سے ، اور

فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ

قبروں کے فتنے سے ۔ اے اللہ وہ بات جس سے قاصر رہی

رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَمَسْئَلَتِيْ

عقل میری اور نہ پہنچی اس کو نیت میری اور جس نیکی کو میرا سوال

مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

نہ پہنچا ، جس کا تو نے اپنی خلقت میں کسی سے وعدہ کیا ہے

اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ

یا وہ نیکی کہ تو اسے دینے والا ہے کسی کو اپنے

عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَ

بندوں میں سے پس میں تیری طرف اس (نیکی) کی رغبت کرنیوالا ہوں۔

اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ،

اور مانگتا ہوں تجھ سے وہ نیکی ساتھ تیری رحمت کے اے رب تمام جہانوں کے

اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ

اے اللہ صاحب رسی مضبوط کے اور صاحب کاموں شائستہ کے

اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ

میں مانگتا ہوں تجھ سے امن دن عذاب کے ، اور بہشت

يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ

ہمیشہ رہنے کے دن ، ہمراہ مقربوں ، حضوری والوں

الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ

جھکنے والوں ، سجدہ کرنے والوں کے جو پورا کرنے والے ہیں عہدوں

اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ ،

کو ، بیشک تو مہربان ہے دوست دار کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ

اے اللہ کر ہم کو راہ دکھانے والے ، راہ پانے والے

غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا

نہ بہکنے والے ، اور نہ گمراہ کرنے والے ، صلح

لِاَوْلِيَائِكَ وَحَرْبًا لِّاَعْدَائِكَ

کرنے والے تیرے دوستوں سے اور لڑنے والے تیرے دشمنوں

نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ

سے، دوست رکھتے ہیں ہم تیری محبت کے سبب اسکو جو دوست رکھتا

بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ ، اَللّٰهُمَّ

ہے تجھ کو اور دشمنی کرتے ہیں ہم تیری عداوت کے سبب سے جو تیری مخالفت کرتا ہے

هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ

اے اللہ یہ میری دعا ہے اور تیرے ذمہ قبول کرنا ہے۔

وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ ،

اور یہ میری کوشش ہے اور تجھ پر بھروسہ ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَ

اے اللہ کردے میرے لئے نور میرے دل میں اور

نُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ

نور میری قبر میں اور نور میرے آگے

يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ

سے اور نور میرے پیچھے سے اور نور میرے

يَمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ

داہنے سے اور نور میرے بائیں سے اور نور میرے

فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ

اوپر سے اور نور میرے نیچے سے اور نور میرے

سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ

کانوں میں اور نور میری آنکھوں میں اور نور میرے

شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا

بالوں میں اور نور میرے چہرے میں اور نور

فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ

میرے گوشت میں اور نور میرے خون میں اور نور میری

عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّ

ہڈیوں میں۔ اے اللہ بڑا کر میرے لئے نور کو اور

أَعْطِنِي نُورًا وَّاجْعَلْ لِّي نُورًا سُبْحَانَ

دے مجھ کو نور اور کردے میرے لئے نور، پاک ہے

الَّذِي تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ

وہ ذات جس نے چادر بنائی عزت کی اور قائل ہوا اسکا، پاک ہے

الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ

وہ ذات جس نے پہنا ہے شرافت کو اور بزرگ ہوا ہے ساتھ اسکے

سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ

پاک ہے وہ ذات کہ نہیں لائق پاکی بولنا

إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ

مگر اسی کی، پاک ہے وہ ذات جس نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو

بِعِلْمِهِ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالطَّوْلِ

اپنے علم میں، پاک ہے صاحب فضل اور بخشش کا

سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ

پاک ہے صاحب فضل اور نعمتوں کا

سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ

پاک ہے صاحب عزت اور بخشش کا، پاک ہے

ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ○ (ترمذی) سَمِعَ

صاحب بزرگی اور اکرام کا سن لی

سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ

سننے والے نے میری اللہ کی تعریف کرنی اور اعتراف کرنا اس کی خوبی

عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا

نعمت کا، جو ہم پر ہے اے رب ہمارے مددگار ہو ہمارا اور فضل کر ہم پر

عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ○ (صحیح مسلم) لَبَّيْكَ

میں دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ۔ حاضر ہوں میں

اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

اے اللہ حاضر ہوں میں، حاضر ہوں میں، نہیں کوئی شریک تیرا

لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ

حاضر ہوں میں بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور

اَلْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ

بادشاہت، نہیں کوئی شریک تیرا، حاضر ہوں میں اے اللہ

وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ

حاضر ہوں میں اور فرمانبردار ہوں میں تیرا اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں

لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ ○ (صحیح مسلم)

ہے، حاضر ہوں میں اور رغبت تیری طرف ہے اور عمل تیری طرف چڑھتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے رضامندی تیری اور جنت

وَاَسْئَلُکَ الْعَفْوَ بِرَحْمَتِکَ مِنَ النَّارِ ○ (مشکوٰۃ)

اور مانگتا ہوں تجھ سے معافی ساتھ رحمت تیری کے آگ سے

اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ

اے اللہ دلوں کے پھیرنے والے پھیر

قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ ○ (حصن حصین) اَلْحَمْدُ

دل ہمارے اپنی طاعت پر سب تعریف

لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ

اللہ کے لئے ہے جو کھلاتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا، احسان کیا

عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ

اس نے ہم پر پس راہ دکھائی ہم کو اور کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو

کُلَّ بَلَآءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا . اَلْحَمْدُ

اور ہر نعمت خوب انعام کی ہم کو - سب تعریف

لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُکَافًا وَّلَا

اللہ کے لئے ہے درحالیکہ وہ نعمت نہیں ترک کی گئی ہے اور نہ

مَکْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ . اَلْحَمْدُ

بدلہ دی گئی ہے اور نہ ناشکری کی گئی ہے اور نہ بے پرواہی کی گئی ہے

لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَ

اس سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہم کو کھانے کی چیز کھلائی

سَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَکَسٰی مِنَ

اور پینے کی چیز پلائی اور پوشاک پہنائی

الْعُرْىِ وَهُدًى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ

برہنگی سے اور راہ بتائی گمراہی سے اور بینا کیا

مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ

اندھے پن سے اور بزرگی دی اوپر بہتوں کے اپنی

خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

مخلوق سے بزرگی دینی، سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو رب ہے

الْعَالَمِيْنَ (نسائی) ○ اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَ

سب جہانوں کا اے اللہ سیر کیا تو نے اور

اَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ

سیراب کیا تو نے پس گوارا کر ہمارے کھانے پینے کو اور رزق دیا تو نے

وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا (حصن حصین) ○ اَللّٰهُمَّ لَكَ

پس بہت دیا تو نے اور اچھا کیا حال ہمارا پس زیادہ دے ہمکو نعمتیں اے اللہ

الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ

سب تعریف تیرے ہی لئے ہے تو نے پہنایا مجھ کو لباس

اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ

مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی[1] اس کی اور بھلائی اس چیز کی کہ[2] بنایا گیا

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا

ہے اس کے لئے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس کی برائی[3] سے اور

صُنِعَ لَهٗ (ترمذی) ○ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا

اس چیز کی برائی سے کہ بنایا گیا ہے اسکے لئے۔ اے اللہ نہ مار ہم کو

بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ

اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب سے،

وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ (نسائی) ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ

اور عافیت دے ہم کو اس سے پہلے۔ اے اللہ تحقیق میں

[1] لباس کی بھلائی یہ ہے کہ خیریت سے بدن پر رہے اور اسکے ذریعہ کوئی تکلیف نہ پہنچے [2] لباس اس غرض کے لئے بنایا گیا ہے کہ اس سے ستر ڈھانپا جائے اور گرمی سردی سے بچیں، پس اسی غرض کیلئے لباس پہننا چاہیئے نہ کہ فخر، تکبر اور غرور کے لئے کہ یہ گناہ ہے۔ اور ہاں لباس حسب حیثیت پہن سکتے ہیں کہ اس سے اللہ کے شکر کا اظہار ہوتا ہے [3] لباس کی برائی یہ ہے کہ اس سے تکلیف یا ضرر پہنچے مثلاً اسے آگ لگ جائے اور جسم جل جائے [4] لباس کو فخر، غرور اور دوسروں پر برتری ظاہر کرنے کیلئے بنانا برا ہے اس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ

مانگتا ہوں تجھ سے ساتھ نام تیرے کے جو پاک ہے، طیب ہے

الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِيْ اِذَا

برکت والا ہے، بہت پیارا ہے تجھے وہ نام کہ جب اسکے ساتھ

دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ

دعا کیجاے تو قبول کرتا ہے۔ اور جب اس کے ساتھ سوال کیا

بِهٖ اَعْطَيْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ

جائے تو دیتا ہے اور جب اس کے ساتھ رحمت مانگی جائے

رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ

تو رحم کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ مشکل کشائی کیلئے عرض کیجائے

فَرَّجْتَ ○ (ترغیب) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

تو مشکل کشائی کرتا ہے۔ اے اللہ تحقیق تو جانتا ہے

سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ

میرے چھپے کو اور میرے ظاہر کو پس قبول کر میرے عذر کو

وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ

اور جانتا ہے تو میری حاجت کو پس پورا کر سوال میرا اور جانتا

مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ ○ (طبرانی)

ہے تو جو میرے دل میں ہے پس بخش دے میرے گناہوں کو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس

الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ

مہینے کی اور بھلائی تقدیر کی اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

مِنْ شَرِّهٖ ○ (طبرانی) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ

اس مہینے کی برائی سے اے اللہ نصیب کر ہم کو اس مہینے کی بھلائی

وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ

اور مدد[1] اس کی اور برکت اس کی اور فتح[2] اس کی اور نور[3] اس کا

[1] یعنی جو رزق وغیرہ اس ماہ میں مقدر ہے اسکی کشائش اور خیر و خوبی مانگتے ہیں۔
[2] یعنی اس مہینے میں تیری طرف سے جو برکتیں، نصرتیں، فتحیں اور دستگیریاں اتریں ہم وہ مانگتے ہیں [3] نور ماہ سے مراد وہ ہدایت ہے جو اللہ کی طرف سے نازل ہو۔

وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ○ (ابن السنی)

اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس مہینے کی برائی سے اور جو برائی اسکے بعد ہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِیْرُكَ مِنَ النَّارِ ○ (نسائی)

اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیری آگ سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ ○ (حاکم)

اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ

اے اللہ اتارنے والے کتاب کے اور چلانے والے

السَّحَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ وَهَازِمَ

بادل کے جلد لینے والے حساب کے اور شکست دینے

الْاَحْزَابِ - اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

والے لشکروں کفار کے۔ اے اللہ کافروں کو شکست اور انکو ہلادے

وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ ○ (بخاری ومسلم) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ

اور ہمیں ان پر مدد دے اے اللہ کر مجھ کو

مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا

ان میں سے جو نیکی کریں تو خوش ہوں

وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا ○ (حزب الاعظم) اَللّٰهُمَّ

اور جب برائی ہو تو معافی چاہیں اے اللہ

لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَاْخُذْنَا بَغْتَةً

نہ ہلاک کر ہم کو اچانک اور نہ پکڑ ہم کو ناگہاں

وَّلَا تَغْفُلْ عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِیَّةٍ ط

اور نہ غافل کر ہم کو کسی کے حق سے اور نہ وصیت سے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنَا

اے اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے پاکدامنی (اور) بے پرواہی

وَالْبَقَآءَ وَالْهُدٰی وَحُسْنَ عَاقِبَةِ

اور بقاء اور ہدایت اور دین اور دنیا

الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْیَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ

کا اچھا انجام اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے

الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

شک سے اور مخالفت سے اور دکھاوے اور سناوے

فِي دِينِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ لَا تُزِغْ

سے تیرے دین (کے کاموں) میں۔ اے دلوں کے پھیرنے والے نہ ٹیڑھا کر

قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا

ہمارے دلوں کو، پیچھے اس کے کہ ہدایت دی تو نے ہم کو اور بخش ہم کو

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ

اپنے پاس سے رحمت، بے شک تو بڑا

الْوَهَّابُ ○ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا

بخشنے والا ہے طبرانی اے اللہ نہیں ہے آرام کی زندگی مگر

عَيْشُ الْاٰخِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي

زندگی آخرت کی اے اللہ زندہ رکھ مجھ کو

مِسْكِينًا وَّتَوَفَّنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي

مسکین کرکے اور مار مجھ کو مسکینی میں اور اٹھا مجھ

فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ ط اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ

کو مسکینوں کی جماعت میں اے اللہ! تیری طرف

أَشْكُو ضُعْفَ قُوَّتِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَ

شکوہ کرتا ہوں میں اپنی ناتوانی قوت کا اور اپنے حیلے کی کمی کا۔ اور

هَوَانِي عَلَى النَّاسِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اپنی خواری کا لوگوں پر اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑے رحم کرنے

إِلَى مَنْ تَكِلُنِي إِلَى عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِي

والے، کس کی طرف سونپے گا مجھ کو؟ دشمن کیطرف تو وہ بیزار ہوگا مجھ سے

أَمْ إِلَى قَرِيبٍ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي إِنْ

یا سونپے گا قریب کیطرف تو اسکو مالک کردیگا میرے کام کا (مولا)

لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي غَيْرَ

اگر نہ ہوا تو غصے مجھ پر تو مجھے کچھ پروا، نہیں سوا

أَنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي أَعُوذُ

اسکے کہ بخشش تیری بہت وسیع ہے میرے لئے پناہ مانگتا ہوں

بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَضَاءَتْ
میں تیرے بزرگ چہرے کے نور کے ساتھ وہ کہ روشن ہو گئے جس
لَهُ السَّمٰوٰتُ وَ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمٰتُ
کے لئے آسمان اور روشن ہو گئیں جس کے لئے تاریکیاں
وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اور سنور گیا جس کے سبب کام دنیا اور آخرت کا
اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَ تُنْزِلَ
اس سے کہ اتارے تو مجھ پر غصہ اپنا اور ڈالے تو
عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى
مجھ پر خفگی اپنی اور تجھی کو زیبا ہے خفا ہونا یہاں تک
تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا
کہ تو راضی ہو اور نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت نیکی پر مگر
بِكَ ○ (حزب الاعظم) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ
ساتھ توفیق تیری کے۔ اے اللہ! تو نے پیدا کی

نَفْسِيْ وَ اَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا
جان میری اور تو مارے گا اس کو، تیرے ہی لئے ہے موت اس کی
وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَ
اور زندگی اس کی، اگر زندہ رکھے تو اس کو پس حفاظت کر اسکی (گناہوں
اِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
سے) اور اگر مارے تو اسکو پس بخش اس کو اے اللہ تحقیق میں
اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ ○ (صحیح مسلم) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
مانگتا ہوں تجھ سے سلامتی اے اللہ تحقیق میں
ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ
کمزور ہوں پس طاقت دے مجھ کو اور تحقیق میں ذلیل ہوں
فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ○ (حصن حصین)
پس عزت دے مجھ کو اور تحقیق میں محتاج ہوں پس رزق دے مجھ کو
اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِيْ فَاِنَّكَ بِيْ عَالِمٌ
اے اللہ نہ رسوا کر مجھ کو پس تحقیق تو مجھے جانتا ہے

وَلَا تُعَذِّبْنِيْ فَاِنَّكَ عَلَيَّ قَادِرٌ ط

اور نہ عذاب کر مجھ کو پس تحقیق تو مجھ پر قادر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ

اے اللہ کر دے میرے دل کے وسوسوں کو

خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ وَاجْعَلْ هِمَّتِيْ

اپنا ڈر اور اپنا ذکر اور کر دے میری ہمت

وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ○ (حزب الاعظم)

اور میری خواہش کو اس میں کہ پسند کرے تو اور راضی رہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ

اے اللہ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور تو نے

تَهْدِيْنِيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ

مجھے ہدایت دی ہے اور تو ہی مجھے کھلاتا ہے اور تو ہی

تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ

مجھے پلاتا ہے اور تو ہی مجھے مارے گا اور تو ہی

تُحْيِيْنِيْ ○ (ترغیب) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ

مجھے جلائے گا اے اللہ کر محبت اپنی سب

اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ

چیزوں سے زیادہ پیاری طرف میری اور کر ڈر اپنا سب

اَخْوَفَ الْاَشْيَاءِ عِنْدِيْ وَاقْطَعْ

چیزوں کے ڈر سے زیادہ نزدیک میرے اور قطع کر

عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ

مجھ سے حاجتیں دنیا کی اپنی ملاقات کے شوق میں

اِلٰى لِقَائِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ

اور جب ٹھنڈی کرے تو آنکھیں

اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ

دنیا داروں کی ان کی دنیا سے پس ٹھنڈی کر

عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ ط اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ

آنکھ میری اپنی عبادت سے اے اللہ نصیب کر مجھے

عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ

دونوں آنکھیں، آنسو بہانے والیاں، سینچنے والیاں دل کی

بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ

اشکوں کے سیلاب سے تیرے ڈر سے، پہلے اس

اَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَّالْاَضْرَاسُ

سے کہ ہو جائیں آنسو خون اور ڈاڑھیں

جَمْرًا ۝ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَيْنِكَ

ٹھیکریاں۔ اے اللہ نگہبانی کر میری اپنی اس آنکھ کے

الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِیْ بِرُكْنِكَ

ساتھ جو سوتی نہیں ہے اور بچا مجھ کو اپنے اس رکن کیساتھ

الَّذِیْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ

جو قصد نہیں کیا جاتا اور رحم کر مجھ پر ساتھ اپنی قدرت کے

عَلَیَّ فَلَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَائِیْ

جو مجھ پر ہے پس نہ ہلاک ہو جاؤں میں درحالیکہ تو میرا آسرا ہے

فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ

پس بہت نعمتیں ہیں جو انعام کیں تو نے مجھ پر، بہت

لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ

کم ہوئی مجھ سے ان پر شکر گزاری تیری، اور بہت بلائیں

اِبْتَلَيْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ

کہ مبتلا کیا تو نے مجھ کو ان میں (پھر) کم ہوا ان پر مجھ سے صبر تیرے

فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ

لیے۔ پس اے وہ ذات کہ کم ہوا اس کی نعمت پر شکر میرا

فَلَمْ يَحْرِمْنِیْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ

پھر نہ محروم کیا مجھ کو اور اے وہ ذات کہ کم ہوا اس کی

بَلِيَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ يَخْذُلْنِیْ وَ

بلا پر صبر مجھ سے پھر نہ رسوا کیا مجھ کو۔ اور

يَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَايَا فَلَمْ

اے وہ ذات کہ دیکھا اس نے مجھ کو خطاؤں پر پھر نہ

يَفْضَحْنِيْ يَاذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا

ذلیل کیا مجھ کو، اے صاحب خوبیوں کے جو نہیں

يَنْقَضِيْ أَبَدًا وَّيَاذَا النَّعْمَاءِ الَّتِيْ لَا

فنا ہوں گی کبھی اور اے مالک نعمتوں کے جو نہیں

تُحْصٰى أَبَدًا أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ

گنی جاسکیں ہرگز میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ رحمت

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ

بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمد کے اور

بِكَ أَدْرَءُ فِيْ نُحُوْرِ الْأَعْدَاءِ وَ

تیری ہی مدد سے دھکا دیتا ہوں دشمنوں اور جابر

الْجَبَابِرَةِ ○ (حزب الاعظم) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

لوگوں کے سینوں میں اے اللہ تیرے ہی لئے ہے سب

حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِكَ وَلَكَ

تعریف، تعریف ہمیشہ کی ساتھ تیری ہمیشگی کے اور تیرے ہی

الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَ

لئے ہے سب تعریف، وہ تعریف جو تیری بقا کے ساتھ باقی ہے اور

الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ

تیرے ہی لئے سب تعریف، وہ تعریف جس کی انتہاء نہیں بغیر تیری

مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا

مشیت کے، اور تیرے ہی لئے سب تعریف، تعریف ہمیشہ کی

لَا يُرِيْدُ قَائِلُهٗ إِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ

کہ نہیں چاہتا اس کا کہنے والا، مگر تیری خوشی اور تیرے ہی

الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ

لئے ہے سب تعریف ہر پلک مارتے اور ہر

عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ (حزب الاعظم) اَللّٰهُمَّ

جی کے سانس لیتے وقت اے اللہ

وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ ط اَللّٰهُمَّ إِنَّا

نگہبانی چاہتا ہوں جیسے نگہبانی بچے کی۔ اے اللہ تحقیق ہم

نَسْئَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً
مانگتے ہیں تجھ سے دل گڑگڑانے والے، عاجزی کرنے والے، رجوع کرنیوالے
فِيْ سَبِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ
تیری راہ میں۔ اے اللہ تحقیق نہیں ہے تو ایسا معبود
اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ يَّبِيْدُ ذِكْرُهٗ
کہ جسے ہم نے آپ بنایا ہو اور نہ ہے ایسا رب کہ فنا ہو جائے ذکر اسکا
ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَآءُ يَقْضُوْنَ
جسے ہم نے پیدا کیا ہو اور نہ تیرے ساتھی ہیں جو حکم کریں
مَعَكَ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ اِلٰهٍ
ساتھ تیرے اور نہ تھا تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود
نَلْجَاُ اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى
جس کی طرف پناہ پکڑیں ہم اور تجھے چھوڑ دیں اور نہ مدد کی تیری
خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِكَهٗ فِيْكَ
کسی نے ہمارے پیدا کرنے میں جسے ہم تیرا شریک کریں

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ فَنَسْئَلُكَ لَا
بڑی برکت والا ہے تو اور برتر ہے تو بس تجھ ہی سے مانگتے ہیں ہم (ہر
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِيْ (حزب الاعظم) اَللّٰهُمَّ
حاجت) نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے۔ بخشدے مجھ کو۔ اے اللہ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ
تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ہر بھلائی جسکے خزانے تیرے
بِيَدِكَ . اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز
شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ
کی برائی سے جس کی پیشانی کے بال تو پکڑ رہا ہے
وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ
اور مانگتا ہوں تجھ سے تمام بھلائی جو تیرے
هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ (ابن حبان)
قبضے میں ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی
اے اللہ رحمت بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ
محمدؐ کے جیسے رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیمؑ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
کے اوپر آل ابراہیمؑ کے تحقیق تو تعریف کیا گیا

مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت بھیج اوپر محمدؐ کے

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
اور اوپر آل محمدؐ کے جیسے برکت بھیجی

عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
تو نے اوپر ابراہیم کے اور اوپر آل ابراہیم کے

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بخاری
تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

منزل
ساتویں

جُمعہ

گراں بہا ہے ترا نغمۂ سحر گاہی
اسی سے ہے ترے نخلِ کہن کی شادابی

منزل ساتویں ——— جمعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ

اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر اور آل

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ

محمدؐ پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیمؑ پر

وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا

مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بزرگ ہے اے اللہ برکت بھیج حضرت محمدؐ پر

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى

اور آل محمدؐ پر جیسے برکت بھیجی تو نے

اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ وَ تَرَحَّمْ
تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ اور رحمت کر

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
حضرت محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسے

تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ
رحمت کی تو نے ابراہیمؑ پر اور آل

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط
ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى
اے اللہ اور مہربانی کر حضرت محمدؐ پر اور

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى
آل محمدؐ پر جیسے مہربانی کی تو نے

اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
ابراہیم پر اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ وَ سَلِّمْ
تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ اور سلام بھیج

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
حضرت محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسے

سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ
سلام بھیجا تو نے ابراہیم پر اور آل

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط
ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ
اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر جو نبی

الْاُمِّيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
امی ہیں اور ان کی بیبیوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں

وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ

اور ان کی اولاد پر اور ان کے گھر والوں پر جیسے رحمت بھیجی تو نے

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ

ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر اور

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ ۣالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ

برکت اتار۔ حضرت محمدؐ پر جو نبی امی ہیں اور

عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ

آل محمدؐ پر اور ان کی بیبیوں پر اور

ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ

ان کی اولاد پر جیسے برکت اتاری تو نے ابراہیم پر

وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ

اور آل ابراہیمؑ پر سارے جہانوں میں

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ

تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ اتار ان کو

الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ

مقرب جگہ میں اپنے پاس قیامت

الْقِيٰمَةِ ۭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

کے دن۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

وَّ اَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ

اور پہنچا ان کو وسیلہ (یعنی مقام محمود میں) اور جنت کے مرتبہ بلند

مِنَ الْجَنَّةِ ۭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

میں اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِهٖ وَ

اور آل محمدؐ پر اور ان کے یاروں پر

اَوْلَادِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ

اور ان کی اولاد پر اور ان کے گھر والوں پر اور ان کی نسل پر

وَمُحِبِّيْهِ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ

اور ان کے دوستوں پر اور ان کی پیروی کرنے والوں پر اور انکی جماعت پر

وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِيْنَ يَا أَرْحَمَ

اور ہم پر بھی ان کے ساتھ سب ہی پر اے سب سے

الرَّاحِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بڑھ کر مہربان ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَبَارِكْ

دنیا بھر اور آخرت بھر اور برکت بھیج

عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

حضرت محمدؐ پر دنیا بھر اور آخرت

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا

بھر اور رحم کر حضرت محمدؐ پر دنیا بھر

وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ

اور آخرت بھر ۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ

سے اے اللہ اے مہربان اے رحم والے اے رہائی

الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا

مانگنے والوں کو رہائی دینے والے ۔ اے ڈرنے والوں کے امن ، اے

عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ

اس کے ستون جسکا کوئی ستون نہیں ۔ اے اس کے سہارا جسکا

لَا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ

کوئی سہارا نہیں ۔ اے اسکے ذخیرہ جس کا کوئی ذخیرہ نہیں

يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ

اے پناہ ناتوانوں کے ۔ اے خزانہ محتاجوں کے

يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى

اے بڑی امید والے ، اے نجات دینے والے ہلاک ہونیوالوں

يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا

کے لیے بچانے والے ڈوبتوں کے ، اے احسان کرنے والے اے

مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا

خوبی والے ، اے نعمت دینے والے ، اے فضل والے اے

جَبَّارُ یَا مُنِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ

زبردست اے روشن کرنے والے ، تو ہی ہے وہ کہ سجدہ کیا

لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ النَّھَارِ

تیرے آگے رات کی سیاہی نے اور دن کے اجالے نے

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ

اور سورج کی روشنی اور چاند کے نور نے

وَخَفِیْقُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَآءِ یَا

اور درختوں کی آواز اور پانی کی آواز نے اے

اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَکَ

اللہ تو ہے اللہ نہیں کوئی شریک تیرا

اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

مانگتا ہوں تجھ سے درود بھیجنا حضرت محمدؐ پر

عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلٰی اٰلِ

کہ بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے اور آل

مُحَمَّدٍ ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

محمدؐ پر ، اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ

اور آل محمدؐ پر جیسے کہ تو پسند کرے اور

تَرْضٰی لَہٗ ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

راضی رہے ان کے لئے ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

نُوْرِ الْھُدٰی وَالْقَآئِدِ اِلَی الْخَیْرِ

کہ نور ہیں ہدایت کے اور کھینچنے والے ہیں نیکی کی طرف

وَالدَّآعِیْ اِلَی الرُّشْدِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ

اور بلانے والے ہیں بھلائی کی طرف ، نبی رحمت کے

وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ

اور پیشوا پرہیزگاروں کے اور رسول پروردگار

الْعٰلَمِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کَمَا

تمام جہانوں کے ، جن کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ جس طرح

بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ وَتَلَا

کہ پہنچایا تیرا پیغام اور نصیحت کی تیرے بندوں کو اور

اٰيَاتِكَ وَاَقَامَ حُدُوْدَكَ وَ

پڑھیں آیتیں تیری اور قائم کیں حدیں تیری اور

وَفّٰى بِعَهْدِكَ وَاَنْفَذَ حُكْمَكَ وَ

پورا کیا عہد تیرا اور جاری کیا حکم تیرا اور

اَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَعْصِيَتِكَ

حکم دیا تیری بندگی کا اور منع کیا تیری نافرمانیوں سے

وَوَالٰى وَلِيَّكَ الَّذِيْ تُحِبُّ اَنْ

اور دوست رکھا تیرے اس دوست کو کہ تو پسند کرتا ہے

تُوَالِيَهٗ وَعَادٰى عَدُوَّكَ الَّذِيْ

دوست رکھنا اس کا ۔ اور دشمنی کی تیرے اس دشمن سے کہ تو

تُحِبُّ اَنْ تُعَادِيَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ

پسند کرتا ہے دشمنی کرنا اس سے اور رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اے اللہ کر دے

نَبِيَّنَا لَنَا فَرَطًا وَّحَوْضَهٗ لَنَا مَوْرِدًا ؕ

ہمارے نبی کو ہمارے لئے میر سامان (حشر میں) اور حوض (کوثر) انکا ہمارے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْهَاشِمِيِّ

اترنے کی جگہ ۔ اے اللہ رحمت بھیج نبی ہاشمی

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اور انکے یاروں پر اور سلام بھیج

تَسْلِيْمًا ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

سلام بھیجنا ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر جو

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَ

بہترین ساری خلائق کے ہیں ایسی رحمت کہ وہ خوش کرے تجھکو اور

تُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَآ اَرْحَمَ

خوش کرے ان کو اور تو راضی ہو جائے بسبب اسکے ہم سے اے سب

الرَّاحِمِينَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

مہربانوں سے بڑے مہربان ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر

اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ

جو پیشوا ہیں نیکی کے اور قائد ہیں بھلائی کے اور رسول ہیں

الرَّحْمَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

رحمت والے ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر

فِي اللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

رات میں جب اندھیرا چھا جائے اور رحمت بھیج حضرت

فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَصَلِّ عَلٰى

محمد ﷺ پر دن میں جب روشن ہو جائے اور رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۔

حضرت محمد ﷺ پر آخرت میں اور دنیا میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الصَّلٰوةَ

اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر رحمت

التَّامَّةَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْبَرَكَةَ

کامل اور برکت اتار حضرت محمد ﷺ پر برکت

التَّامَّةَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ السَّلَامَ

پوری ۔ اور سلام بھیج حضرت محمد ﷺ پر سلام

التَّامَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پورا ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر جو

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ

نبی ہیں اُمی قریش والے ہاشم والے

الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ صَاحِبِ

ابطح والے تہامہ والے مکے والے صاحب

التَّاجِ وَالْهِرَاوَةِ وَالْجِهَادِ وَالْكَرَامَةِ

تاج (نبوت) اور عصا کے اور صاحب جہاد اور بزرگی کے

وَالْمَغْنَمِ وَالْمَقْسَمِ صَاحِبِ الْخَيْرِ

اور غنیمت اور بانٹنے کے صاحب نیکی

وَالْجُوْدِ صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا

اور سخاوت کے ، صاحب لشکروں اور بخششوں کے

وَالْاٰيَاتِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ

اور صاحب نشانیوں عاجز کرنے والیوں کے اور صاحب نشانیوں

الْبَاهِرَاتِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَ

روشن کے اور صاحب مقام محمود کے اور

الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ وَ

حوض کے جس پر اتریں گے اور صاحب شفاعت کے اور

السُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْوَدُوْدِ ط اَللّٰهُمَّ

سجدوں کے واسطے رب ودود کے ۔ اے اللہ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِاَفْضَلِ مَا

رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بڑھ کر اس سے کہ

صَلَّيْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ

رحمت بھیجی تو نے کسی پر اپنی مخلوق سے

وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِّثْلَ ذٰلِكَ

اور برکت اتار حضرت محمدؐ پر اسی قدر

وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِّثْلَ ذٰلِكَ ط

اور رحمت کر حضرت محمدؐ پر اسی قدر ،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر کہ تیرے بندے

وَرَسُوْلِكَ وَاَعْطِهِ اَفْضَلَ رَحْمَتِكَ

اور تیرے رسول ہیں اور دے ان کو سب سے بڑھ کر رحمت اپنی

وَاٰتِهِ الشَّرَفَ عَلٰی خَلْقِكَ يَوْمَ

اور دے ان کو شرف اپنی سب مخلوق پر قیامت

الْقِيٰمَةِ وَاجْزِهٖ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَ

کے دن اور جزا دے ان کو بہتر جزا سب سے اور

السَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلام ہو ان پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر

عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً

اور ہمارے سردار حضرت محمدؐ کی آل پر وہ رحمت کہ جس

لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَآءَ وَلَا اَمَدَ

کی نہ انتہا ہے اور نہ پایاں اور نہ کنارہ ہے

لَهَا وَلَا انْقِضَآءَ صَلٰوةً دَآئِمَةً ط

اور نہ تمام ہونا ہے۔ وہ رحمت جو ہمیشہ ہے۔ اے اللہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ

رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ ابن

عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ

عبداللہ پر کہ خاتم ہیں سب پیغمبروں کے اور سردار

الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ

ہیں رسولوں کے اور پیشوا ہیں پرہیزگاروں کے اور

رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الشَّاهِدِ

رسول پروردگار سب جہانوں کے، گواہ

الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ

خوشخبری دینے والے، بلانے والے تیری طرف تیرے حکم سے

السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ ط

چراغ روشن اور اُن پر سلام ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ

اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر

نِ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِهِ الظُّلَمُ ط

جن کے نور (ہدایت) سے روشن ہو گئے اندھیرے (ابدیوں کے)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ

اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر جو

نِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّكُلِّ الْاُمَمِ

بھیجے گئے رحمت بنا کر ساری امتوں کے لئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ

اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر جو

الْمَوْصُوْفِ بِاَفْضَلِ الْاَخْلَاقِ

موصوف ہیں ساتھ عمدہ عادتوں

وَالشِّيَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

اور خصلتوں کے۔ اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار

مُحَمَّدِنِ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ

حضرت محمدؐ پر جو خاص کئے گئے ساتھ جامع

الْكَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِكَمِ اَللّٰهُمَّ

کلمات کے اور خاص حکمتوں کے۔ اے اللہ

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً

درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر ایسا درود

دَآئِمَةً مُّسْتَمِرَّةَ الدَّوَامِ عَلٰى مَرِّ

کہ ہمیشہ ہو، ہمیشہ جاری رہے برابر جاری رہنے

اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ مُتَّصِلَةَ الدَّوَامِ لَا

راتوں اور دنوں کے برابر ملا ہوا ہمیشہ کو اس طرح پر کہ نہ

انْقِضَآءَ لَهَا وَلَا انْصِرَامَ عَلٰى مَرِّ

نہایت ہو واسطے اس کے اور نہ منقطع ہو اوپر طریق جاری رہنے

اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ عَدَدَ كُلِّ وَابِلٍ

راتوں اور دنوں کے بشمار ہر مینہ اور

وَّطَلٍّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اوس کے۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر کہ

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے اور رحمت بھیج مومن مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ شَرَآئِفَ صَلَوَاتِكَ

اے اللہ کر دے تو اعلیٰ رحمتیں اپنی

وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ

اور بڑھنے والی برکتیں اپنی اور بڑی مہربانیاں اپنی

عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ ؕ

حضرت محمدؐ پر کہ بندے تیرے اور رسول تیرے ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْهُ

اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر اور پہنچا ان کو

الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ

وسیلہ یعنی (مقام محمود) اور بلند مرتبہ یعنی

مِنَ الْجَنَّةِ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ

جنت سے اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر جو

نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ

نبی ہیں بشمار اس کے جس نے درود بھیجا ہے ان پر تیری

خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ

مخلوق میں سے اور رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر جو نبی ہیں

كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ

جیسا کہ ہم کو لائق ہے درود بھیجنا ان پر اور

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا

رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر جو نبی ہیں جیسا

اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ ؕ اَللّٰهُمَّ

حکم کیا تو نے ہم کو درود بھیجنے کا ان پر اے اللہ

اِرْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَاَكْرِمْ مَقَامَهٗ وَ

بلند کر مرتبہ رحمت عالم کا اور بزرگ تر کر جگہ ان کی اور

ثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ وَاَجْزِلْ ثَوَابَهٗ وَ

بھاری کر میزان انکی اور کثیر کر اجر ان کا اور

اَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَظْهِرْ مِلَّتَهٗ وَاَضِئْ

روشن کر دلیل ان کی اور غالب کر دین ان کا اور روشن کر

نُوْرَهٗ وَاَدِمْ كَرَامَتَهٗ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ

نور ان کا اور ہمیشہ رکھ بزرگی ان کی ان کی اولاد میں

لہ یعنی حضورؐ کے قول و فعل، سیرت اور اخلاق ... [illegible]

وَاَهْلِ بَيْتِهٖ مَا تَقَرُّبِهٖ عَيْنُهٗ وَ

اور ان کے گھروالوں میں جس سے ٹھنڈی ہو آنکھ انکی اور

عَظِّمْهُ فِي النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا

عظمت کر ان کی نبیوں میں جو گذر گئے

قَبْلَهٗ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ اَبَدًا اَبَدًا ؕ

ان سے پہلے اور درود اور سلام بھیج ان پر ہمیشہ ہمیشہ

اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّيْ تَحِيَّةً

اے اللہ پہنچا حضرت محمدؐ کی روح کو میری طرف سے دعائے

وَّسَلَامًا ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

خیر اور سلام ۔ اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ

اور ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر کہ سردار ہیں اگلوں

وَالْاٰخِرِيْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

اور پچھلوں کے ۔ اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّ

اور ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر ہر وقت اور

حِيْنٍ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ

ہر زمانہ میں ۔ اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار اور

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى

ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر درمیان گروہ بلندتر فرشتوں کے

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

دن قیامت تک ۔ اے اللہ رحمت بھیج

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ

ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر بشمار بارش

كُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى

کی، ہر بوند کے جو گرتی ہے آسمان سے زمین

الْاَرْضِ وَمَا تَقْطُرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ

کیطرف اور جو بوندیں کہ گریں گی قیامت کے دن تک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار اور ہمارے مولا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ
حضرت محمد ﷺ پر بشمار پتوں درختوں کے۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار اور ہمارے مولا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِیَاهِ الْبِحَارِ اَللّٰھُمَّ
حضرت محمد ﷺ پر بشمار پانیوں دریاؤں کے۔ اے اللہ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
رحمت بھیج ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمد ﷺ پر
عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ وَاَضَاءَ
بشمار اس کے کہ اندھیرا کیا اس پر رات نے اور اجالا کیا
عَلَیْهِ النَّهَارُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
اس پر دن نے ۔ اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
اور ہمارے مولا حضرت محمد ﷺ پر صبح اور شام کے اوقات میں
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار اور ہمارے مولا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
حضرت محمد ﷺ پر بشمار ریتوں کے۔ اے اللہ رحمت بھیج
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ
ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر بشمار اس کے کہ گھیرا
بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ صَلٰوةً
اسے تیرے علم نے اور ضبط کیا اسے تیری کتاب (لوح محفوظ) نے
تَكُوْنُ لَكَ رِضًی وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ
ایسا درود کہ ہو تیرے لئے بسبب خوشنودی کا اور ان کے حق کی ادائیگی
اَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَ
کا اور عطا کر ان کو وسیلہ اور بزرگی اور

الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ

درجہ بلند اور اٹھا ان کو اے اللہ مقام

الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَّهُ وَاجْزِهِ

محمود میں جس کا وعدہ کیا ہے تونے ان سے اور جزا

عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهُ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

دے انکو ہم سب کی طرف سے وہ جزا کہ لائق انکے ہے۔ اے اللہ رحمت

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوتَكَ الَّتِيْ

بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر مثل اس رحمت کے کہ بھیجی

صَلَّيْتَ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

تونے ان پر اور سلام بھیج ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ سَلَامَكَ الَّذِيْ سَلَّمْتَ

حضرت محمد ﷺ پر مثل اس سلام کے کہ بھیجا تونے

عَلَيْهِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ان پر۔ اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر

صَلٰوةً لَّا تَنْقَطِعُ اَبَدَ الْاٰبَدِ وَلَا

ایسی رحمت کہ نہ منقطع ہو آخر زمانے تک اور نہ

تَبِيْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ

فنا ہو۔ اے اللہ رحمت بھیج اور سلام اور برکت فرما

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَكْرَمِ الْكُرَمَآءِ مِنْ

سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر جو بزرگ تر ہیں تیرے سب

عِبَادِكَ وَاَشْرَفِ الْمُنَادِيْنَ لِطُرُقِ

بزرگ ترین بندوں سے اور بزرگ تر پکارنے والوں سے تیری ہدایت

رَشَادِكَ وَسِرَاجِ اَقْطَارِكَ وَبِلَادِكَ

کی راہوں پر۔ اور چراغ ہیں تیرے کناروں زمین کے اور تیرے

صَلٰوةً لَّا تَفْنٰى وَلَا تَبِيْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ

شہروں کے ایسا درود کہ نہ فنا ہو اور نہ نیست۔ اے اللہ

صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا

رحمت اور سلام اور برکت اتار ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

حضرت محمدؐ پر اور ہمارے سردار حضرت محمدؐ کی آل پر کہ

الرَّفِيْعِ مَقَامُهُ الْوَاجِبِ تَعْظِيْمُهُ

بلند ہے مقام ان کا، واجب ہے تعظیم ان کی،

وَاحْتِرَامُهُ صَلٰوةً لَّا تَنْقَطِعُ اَبَدًا

اور بزرگی ان کی۔ ایسا درود کہ نہ منقطع ہو کبھی

وَّلَا تَنْحَصِرُ عَدَدًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

اور نہ منحصر ہو شمار۔ اے اللہ رحمت بھیج

سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ

ہمارے سردار حضرت محمدؐ نبی اُمّی پر جو پاک

الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ، اَللّٰهُمَّ

اور پاک کئے گئے ہیں اور انکی آل پر اور سلام بھیج اے اللہ

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

رحمت بھیج ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر

نَبِيِّ الْحُكْمِ وَالْحِكْمَةِ السِّرَاجِ

جو نبی ہیں حکم اور حکمت کے، چراغ

الْوَهَّاجِ الْمَخْصُوْصِ بِالْخُلُقِ

روشن، خاص کئے گئے ساتھ خلق

الْعَظِيْمِ وَخَتْمِ الرُّسُلِ ذِي الْمِعْرَاجِ

عظیم کے اور ختم کرنے رسولوں کے صاحب معراج کے

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ

اور ان کی آل اور اصحاب اور پیروی کرنے والوں پر

السَّالِكِيْنَ عَلٰى مَنْهَجِهِ الْقَوِيْمِ

جو چلنے والے ہیں آپؐ کی روش پر جو سیدھی ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر اور

عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً

ہمارے سردار حضرت محمدؐ کی آل پر ایسی رحمت کو ہمیشہ

دَائِمَةً مُّسْتَمِرَّةً مَا تَلَاطَمَتْ فِي الْأَبْحُرِ

پے درپے رہے جب تک تلاطم ہوا کرے دریاؤں میں

الْأَمْوَاجُ وَطَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ مِنْ

لہروں کا اور جب تک طواف کیا کریں کعبہ شریف میں

كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ الْحُجَّاجُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ

ہر ایک راہ دور سے آنے والے حاجی لوگ اور بزرگ تریں درود

وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اور سلام نازل ہو حضرت محمدؐ پر جو اُس کے رسول بزرگ ہیں

وَصَفْوَتِهٖ مِنَ الْعِبَادِ وَشَفِيْعِ

اور اس کے برگزیدہ ہیں بندوں میں سے اور شفاعت کرنے والے

الْخَلَائِقِ فِي الْمِيْعَادِ صَاحِبِ الْمَقَامِ

(اللہ کے حکم سے) لوگوں کی قیامت کے دن ہیں۔ صاحب مقام

الْمَحْمُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَصَلَّى اللّٰهُ

محمود، اور حوض (کوثر) کے جہاں پر لوگ اتریں گے اور رحمت

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلٰوةً دَائِمَةً مُّسْتَمِرَّةً

نازل فرمائے اللہ ان پر اور انکی آل پر ایسی رحمت کہ ہمیشہ ہو جاری رہنے

الدَّوَامِ عَلٰى مَرِّ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامِ فَهُوَ

والی ہمیشہ، جاری رہے راتوں اور دنوں تک۔ پس آپ

سَيِّدُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَيْهِ

سردار ہیں اگلوں اور پچھلوں کے۔ ان پر

أَفْضَلُ صَلٰوةِ الْمُصَلِّيْنَ وَأَزْكٰى

بزرگ تر رحمت ہو درود پڑھنے والوں کیطرف سے اور پاکیزہ تر

سَلَامِ الْمُسَلِّمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

سلام ہو سلام بھیجنے والوں کی طرف سے۔ اے اللہ رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ مِلْءَ الْفَضَاءِ وَ

حضرت محمدؐ پر اور ان کی آل پر فضا بھر اور

عَدَدَ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ صَلٰوةً تُوَازِنُ

بشمار ستاروں آسمان کے ، ایسی رحمت کہ برابر ہو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَدَدَ مَا خَلَقْتَ

آسمانوں اور زمین کے اور بشمار اس کے کہ پیدا کیا تو

وَمَا اَنْتَ خَالِقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط اَللّٰهُمَّ

نے اور بشمار اسکے کہ پیدا کرنیوالا ہے تو اسکو قیامت کے دن تک

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّحَابِ

اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بشمار بدلی

الْجَارِيَةِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّيَاحِ

دوڑنے والی کے اور رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بشمار ہواؤں

الذَّارِيَةِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ

چلنے والی کے ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بشمار

مَا هَبَّتْ عَلَيْهِ الرِّيَاحُ وَحَرَّكَتْهُ مِنَ

اس کے کہ چلیں اس پر ہوائیں اور ہلایا اس کو

الْاَغْصَانِ وَالْاَشْجَارِ وَالْاَوْرَاقِ وَ

ٹہنیوں سے اور درختوں سے اور پتیوں سے اور

الثِّمَارِ وَالْاَزْهَارِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پھلوں سے اور کلیوں سے ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

عَدَدَ الرَّمْلِ وَالْحَصٰى وَعَدَدَ نَبَاتِ

بشمار ریت اور کنکریوں کے اور بشمار زمین

الْاَرْضِ وَالْمِيَاهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

کی بوٹیوں کے اور پانیوں کے ۔ اے اللہ رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْجِبَالِ وَالرِّمَالِ وَالْحَصٰى

حضرت محمدؐ پر بشمار پہاڑوں کے اور ریتوں اور سنگریزوں

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَشْجَارِ

کے اور رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بشمار درختوں

وَاَوْرَاقِهَا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ

اور ان کے پتوں کے اور رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بشمار

السَّحَابِ وَمَا تَمْطُرُ مِنَ الْمِيَاهِ وَصَلِّ
بادل کے اور جو چیز برستی ہے پانیوں سے اور رحمت بھیج
عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّيَاحِ وَصَلِّ عَلٰی
حضرت محمدؐ پر بشمار ہواؤں کے اور رحمت بھیج حضرت
مُحَمَّدٍ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَصَلِّ عَلٰی
محمدؐ پر بشمار تاروں آسمان کے اور رحمت بھیج
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِيْ بِحَارِكَ
حضرت محمدؐ پر بشمار اس چیز کے کہ جو پیدا کیا تو نے اپنے دریاؤں میں
مِنَ الْحِيْتَانِ وَالدَّوَابِ وَالْمِيَاهِ وَ
مچھلیوں اور جانوروں اور پانیوں اور
الرِّمَالِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ النَّبَاتِ
ریگوں سے اور رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بشمار روئیدگی
وَالْحَصٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ النَّمْلِ
اور سنگریزوں کے اور رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بشمار چیونٹیوں کے

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِعْمَتِكَ عَلٰی
اور رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر بشمار اپنی نعمتوں کے اپنی
جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
تمام خلق پر اور رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر
عَدَدَ مَا دَامَتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ اَللّٰهُمَّ
بشمار اس (وصف) کے کہ جب تک رہے دنیا اور آخرت۔ اے اللہ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّا
رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جب
سَجَعَتِ الْحَمَائِمُ وَسَرَحَتِ الْبَهَائِمُ
تک گونجیں کبوتر اور چرا کریں چار پائے۔
وَشُدَّتِ الْعَمَائِمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
اور باندھے جائیں عمامے۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّا انْبَلَجَ الْاِصْبَاحُ
اور حضرت محمدؐ کی آل پر جب تک روشن ہوا کریں صبحیں

وَهَبَّتِ الرِّيَاحُ وَتَعَاقَبَ الْغُدُوُّ وَ

اور چلا کریں ہوائیں اور پے در پے آیا کرے صبح اور

الرَّوَاحُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

شام۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر اور

عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّا دَارَتِ الْاَفْلَاكُ

حضرت محمدؐ کی آل پر جب تک کہ گردش میں رہیں آسمان

وَسَبَّحَتِ الْمَلَآئِكُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

اور تسبیح کیا کریں فرشتے اے اللہ رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّا طَلَعَتِ

حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جب تک طلوع

الشَّمْسُ وَمَا صُلِّيَتِ الْخَمْسُ وَمَا

ہوا کرے آفتاب اور پڑھی جائیں پانچوں نمازیں اور جب

تَاَلَّقَ بَرْقٌ وَّتَدَفَّقَ وَدْقٌ وَّمَا

تک بجلی چمکے اور مینہ برسے اور جب تک

سَبَّحَ رَعْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ

تسبیح کرے رعد (فرشتہ) اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

الْمَبْعُوْثِ مِنْ تِهَامَةَ وَالْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ

جو مبعوث ہوئے زمین مکہ سے اور جو حکم کو بولے ہیں ساتھ نیکی

وَالْاِسْتِقَامَةِ وَالشَّفِيْعِ لِاَهْلِ الذُّنُوْبِ

اور ثابت قدمی کے۔ اور شفاعت کرنے والے ہیں گنہگاروں کی

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

قیامت کے دن اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّا لَاحَ بَارِقٌ وَّذَرَّ شَارِقٌ

اور حضرت محمدؐ کی آل پر جب تک چمکا کرے بجلی اور نکلا کرے سورج

وَّوَقَبَ غَاسِقٌ وَّصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى

اور اندھیری ہوا کرے رات اور رحمت بھیج سرور عالم پر اور

اٰلِهٖ صَلٰوةً لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى ۝ اَللّٰهُمَّ

ان کی آل پر ایسی رحمت کہ نہ شمار میں آئے اور گنتی میں۔ اے اللہ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ اَنْبِيَآئِكَ وَ

رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر جو افضل ہے تیرے سب نبیوں سے اور

سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ الصَّادِقِ

سردار ہیں سب اولاد آدم کے، چراغ روشن، سچے

الْاَمِيْنِ الْهَادِيْٓ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ

امانت دار، راہ دکھانے والے طرف سیدھی راہ کے

الَّذِيْٓ اٰتَيْتَهٗ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ

جن کو دی تو نے سات آیتیں (سورہ فاتحہ) اور

الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اَوَّلِ

قرآن عظیم، نبی رحمت کے، پہلے

مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَيَدْخُلُ

ان سب کے جو قبروں سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے

الْجَنَّةَ الْمُبَشَّرِ بِهٖ فِي التَّوْرٰىةِ وَ

بہشت ہیں (وہ کہ) خوشخبری دی گئی ان کی توراۃ اور

الْاِنْجِيْلِ الْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى الْمُنْتَخَبِ

انجیل میں، برگزیدہ چنے گئے منتخب

اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

ابو القاسم حضرت محمدؐ بیٹے عبد اللہ بن

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عبد المطلب بن ہاشم کے اے اللہ رحمت بھیج

عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ

حضرت محمدؐ پر نبی، عربی، قریشی

الْمَكِّيِّ التِّهَامِيِّ صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ وَالْكَوْثَرِ

مکی، تہامی، صاحب معراج اور کوثر

وَالسَّلْسَبِيْلِ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ

اور سلسبیل کے، کھینچنے والے چمکتی پیشانی اور روشن

اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ وَغَايَةِ الْغَمَامِ

ہاتھ پاؤں والوں کے طرف بہشتوں نعمت کے اور غایت ابر رحمت کے

وَمِصْبَاحِ الظَّلَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ صَلَّى اللّٰهُ
اور چراغ اندھیرے کے اور پورے چاند چودھویں رات کے۔ رحمت
عَلَيْهِ وَآلِهٖ صَلٰوةً دَائِمَةً ط اَللّٰهُمَّ
بھیجے اللہ ان پر اور ان کی آل پر رحمت ہمیشہ۔ اے اللہ
عَظِّمْ شَانَهٗ وَبَيِّنْ بُرْهَانَهٗ وَاَبْلِجْ
بزرگ کر شان ان کی اور ظاہر کر دلیل ان کی اور روشن کر
حُجَّتَهٗ وَبَيِّنْ فَضِيْلَتَهٗ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ
حجت ان کی اور ظاہر کر فضیلت ان کی (حشر میں) اور قبول کر شفاعت
فِيْ اُمَّتِهٖ وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ يَا رَبَّ
ان کی امت میں اور عامل کر ہم کو ان کی سنت کا اے تمام جہانوں
الْعَالَمِيْنَ وَيَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
کے رب اور اے رب عرش عظیم کے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ
اے اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر کہ وہ

الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ رَبُّنَا فِيْ مُحْكَمِ
جن پر رحمت بھیجی ہمارے رب نے اپنی محکم
كِتَابِهٖ وَاَمَرَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُسَلَّمَ
کتاب میں اور حکم کیا کہ درود بھیجا جائے ان پر اور سلام
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
رحمتیں اللہ کی ان پر اور ان کی اولاد پر
وَاَزْوَاجِهٖ مَا انْهَلَّتِ الدِّيَمُ وَمَا
اور بیبیوں پر جب تک مینہ برستا رہے اور جب
جَرَّتْ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ اَذْيَالُ
تک کھینچے جائیں گنہگاروں پر دامن
الْكَرَمِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَّشَرَّفَ
بخشش کے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اور شرافت
وَكَرَّمَ ط اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِيْ
اور بزرگی دے۔ اے اللہ حشر کر ہمارا

زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَاسْقِنَا

حضرت انورؐ کے زمرہ میں اور ان کے جھنڈے کے نیچے اور پلا ہم کو

بِكَاْسِهٖ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهٖ اٰمِيْنَ

ان کے پیالے سے اور نفع دے ہم کو ان کی محبت کا، قبول کر

يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

اے رب تمام جہانوں کے اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں

اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَتَتُوْبَ عَلَيَّ

تجھ سے کہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور توبہ قبول کر میری

وَتُعَافِيَنِيْ وَاَنْ تَغْفِرَ لِوَالِدَيَّ وَ

اور عافیت میں رکھ مجھ کو اور یہ کہ بخش دے میرے ماں باپ کو اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو اور مسلمان مردوں

وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ

اور مسلمان عورتوں کو جو ان سے زندہ ہیں اور جو فوت ہو گئے ہیں۔

وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ

اور راضی ہو اللہ حضورؐ کی بیبیوں سے جو پاکیزہ ہیں

اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ

مائیں مسلمانوں کی اور راضی ہو اللہ ان کے

اَصْحَابِهِ الْاَعْلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

سب یاروں برتر سے اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو رب

الْعٰلَمِيْنَ ط

ہے سب جہانوں کا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ

اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور ان کی آل پر اور

صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ كَثِيْرًا تَسْلِيْمًا طَيِّبًا

ان کے یاروں پر اور سلام بھیج کثرت سے سلام بھیجنا ایسا سلام کہ پاک ہو

مُبَارَكًا فِيْهِ جَزِيْلًا جَمِيْلًا دَآئِمًا

برکت دی گئی ہو اس میں بزرگ ہو، اچھا ہو، ہمیشہ رہے

بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ

ساتھ ہمیشگی ملک خدا کے ۔ اے اللہ رحمت نازل فرما

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر کہ نبی امّی ہیں ۔

وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ هُوَ

اور آل حضرت محمد پر ، جو اعلیٰ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

اَبْهٰى مِنَ الْقَمَرِ التَّامِّ وَاَكْرَمُ

چودھویں رات کے چاند سے اور زیادہ سخی ہیں

مِنَ السَّحَابِ الْمُرْسَلَةِ وَالْبَحْرِ

بدلی سے ، جو بھیجی گئی ہے مینھ کے ساتھ اور زیادہ سخی ہیں

الْخَضُوْرِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

دریائے بزرگ سے ۔ اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اور ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر اور ان کی آل پر اور

اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ عَدَدَ اَنْفَاسِ

ان کی بیبیوں پر اور ان کی اولاد پر بشمار ان کی اُمت کے

اُمَّتِهٖ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

سانسوں کے ۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

اور ان کے تابعوں پر جیسے رحمت بھیجی تو نے

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کے تابعوں پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ

تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے ۔ اے اللہ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

برکت اتار حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کے تابعوں پر

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

برکت جیسے اتاری تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت

حزب الرسول

۲۳۶

آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

ابراہیمؑ کے تابعوں پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

پاکی بیان کر پروردگار اپنے، پروردگار عزت والے کی اس چیز سے

يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○

کہ بیان کرتے ہیں اور سلامتی ہے پیغمبروں پر

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

اور سب تعریف واسطے اللہ رب العالمین کے ہے

تری حدیث ہے اُمّ الکتاب کی تفسیر!
تری زباں بھی خدا کی زباں سے ملتی ہے
اسی سے ہوتی ہے تزئینِ گلشنِ ہستی
وہ بوئے گل جو ترے گلستاں سے ملتی ہے
(شہر)

مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار ـــــ گوجرانوالہ

ملک کے طول و عرض میں قرآن و حدیث کا نور پھیلانے والی

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرۂ آفاق تصانیف

کوئی مسلمان گھرانا ان کتابوں سے خالی نہیں رہنا چاہیے

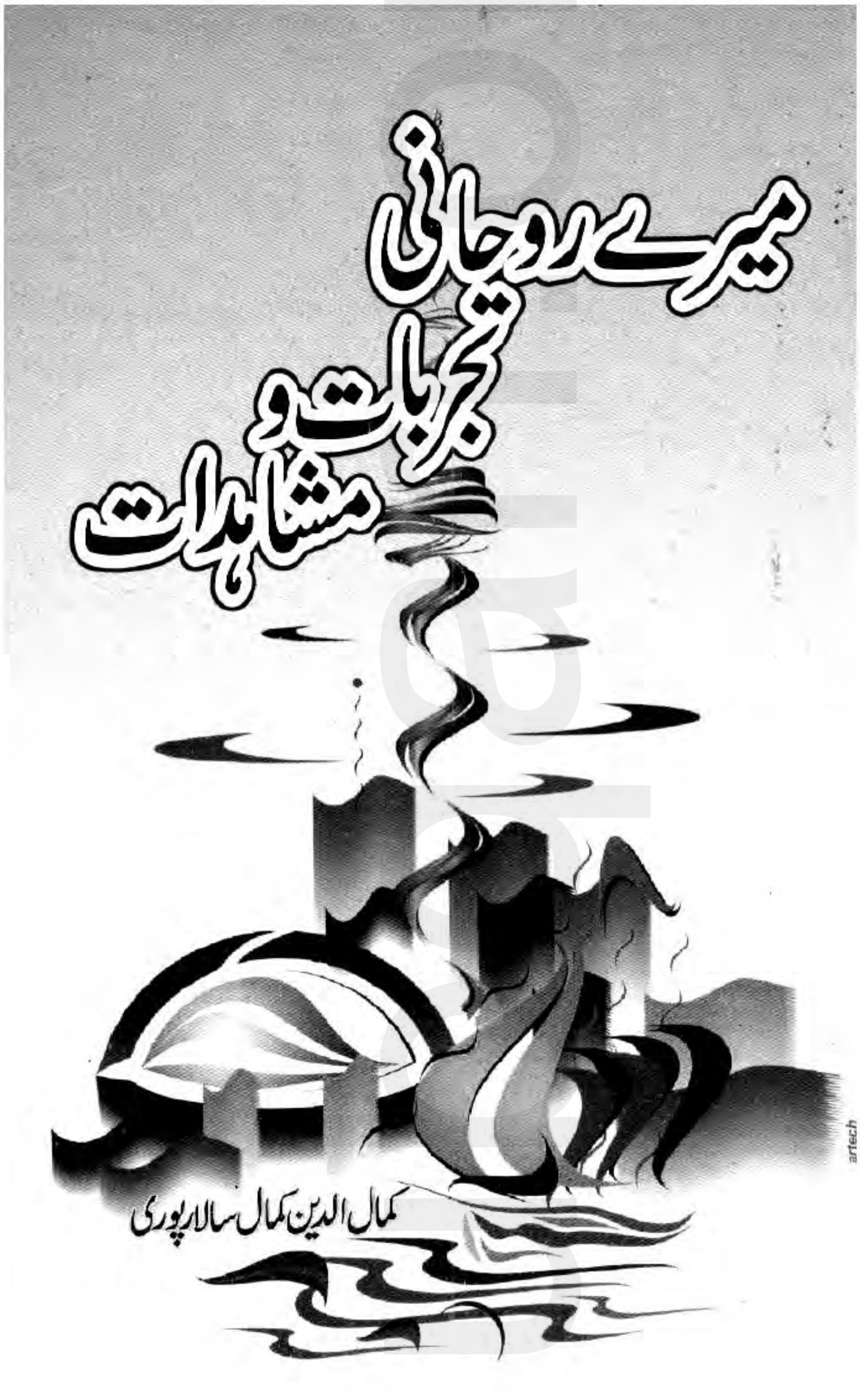
نمبر	کتاب	روپے پیسے
۱	صلوٰۃ الرسول	12.00
۲	انوار التوحید	18.00
۳	سبیل الرسول ﷺ	15.00
۴	ریاض الاخلاق	21.00
۵	سید الکونین ﷺ	21.00
۶	حج مسنون	9.00
۷	ضرب حدیث	15.00
۸	اعجاز حدیث	12 00
۹	قرآنی شمعیں	15.00
۱۰	اصلاح معاشرہ	12,00
۱۱	مسلمان کا سفر آخرت	15.00
۱۲	عالم عقبیٰ	15.00
۱۳	شرح خطبہ رحمۃ للعالمین	15.00
۱۴	حزب الرسول ﷺ	6.25
۱۵	تجلیات رمضان	6.00
۱۶	انوار الزکوٰۃ	6.00
۱۷	رحمت عالم کی دعائیں	4.50
۱۸	والی بطحا ﷺ کے ارشادات	6.00
۱۹	مرأۃ الزکوٰۃ	1.50
۲۰	نماز مقبول مع نورانی نماز	1.50
۲۱	شان رب العالمین	3.00
۲۲	جماعت والی بطحا ﷺ	2.25
۲۳	ساقیٔ کوثر ﷺ	2,26
۲۴	بیاض الاربعین	1.50
۲۵	تبیان الاربعین	2.26
۲۶	ارشادات شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ	2.26
۲۷	مقام والدین	2 26
۲۸	سرور دو عالم کا پیغام آخریں	3.00
۲۹	نماز جنازہ	2.26

قیمت مکمل سیٹ ______ روپے ______ پیسے، رعایتی صرف ______ روپے ______ پیسے

ہمارے ہاں قرآن پاک ہر قسم، تفاسیر، احادیث، تراجم احادیث، تواریخ، ادب، منطق، فلسفہ اور مولوی فاضل کی کتابیں مقابلتاً ارزاں ملتی ہیں!

لاہور میں ملنے کا پتہ ______ نعمانی کتب خانہ۔ حق سٹریٹ۔ اردو بازار، لاہور

مینیجر مکتبہ نعمانیہ ○ اردو بازار۔ گوجرانوالہ


میرے روحانی
تجربات و
مشاہدات
artech
کمال الدین کمال سالارپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے روحانی تجربات ومشاہدات

کمال الدین کمال سالارپوری

اذان سحر پبلی کیشنز
نزد مین گیٹ منصورہ۔ ملتان روڈ لاہور P.H:5435667

نام کتاب : میرے روحانی تجربات ومشاہدات

نام مصنف : کمال الدین کمال سالارپوری

ناشر : ملک [illegible]

منتظم اذان سحر پبلی کیشنز لاہور

[illegible] : [illegible]

[illegible] : [illegible]2004ء

قیمت : 30 روپے

فہرست

عرض ناشر

ہمارے معاشرے میں بے دینی نے جس تیزی سے فروغ حاصل کیا ہے اور وہ جس طرح افراد کی زندگیوں میں، جڑوں تک اتر گئی ہے، اس کا ایک نہایت تلخ نتیجہ قسم قسم کے روحانی و جسمانی امراض کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔ لوگ مال و جان کے دوہرے عذاب میں مبتلا ہیں۔ جانیں مصیبت میں مبتلا ہیں اور مال و دولت پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے لیکن پھر بھی کوئی سکون نہیں، مسائل بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور ان کی روک تھام کے لئے سنجیدہ کوشش کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ حالانکہ اگر انسان اللہ سے لو لگا لے اور اپنی زندگی اس کی اطاعت میں دے دے تو تمام روحانی امراض سے نجات پا سکتا ہے۔

زیر نظر کتاب ان مسائل میں سے روحانی پریشانیوں کا ازالہ کرنے کی ایک کوشش ہے۔

جناب کمال الدین کمال سالار پوری کے یہ روحانی تجربات ومشاہدات' اس سے قبل "اذان سحر ڈائجسٹ" میں قسط وار چھپتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ مضامین کی اہمیت و افادیت اور ان کی جانب عامۃ الناس کے رجوع کو دیکھتے ہوئے انہیں کتابی صورت میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ امید ہے کہ جس نیک مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتاب تیار کی گئی ہے، وہ بہ کمال پورا ہوگا اور قارئین اس سے کماحقہ فائدہ اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اخلاص کے ساتھ اپنے دین اور اللہ کے بندوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عباس اختر اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

میرے عزیز بھائی عباس اختر اعوان صاحب نے جو "اذان سحر ڈائجسٹ" میں میرے عملیات کے واقعات کئی قسطوں میں شائع کیے تھے اور جنہیں وہ اب کتابی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔ اس کیلئے ان کا اصرار ہے کہ دیباچہ بھی ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس مختصر کتاب کے لئے یہ چند سطری دیباچہ لکھ رہا ہوں۔

میں نے ان صفحات میں روحانی عملیات کے وہ آسان ترین نسخے لکھے ہیں جنہیں کوئی بھی مسلمان مرد وعورت خود کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ نماز پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ حلال رزق کا بھی اہتمام کرے اور اپنی پوری زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی سعی کرتا رہے۔ وظائف کرنے والوں کو میری طرف سے یہ بھی اجازت ہے کہ خلق خدا کی بھلائی کے لیے ان عملیات اور تعویذات کے ذریعہ غریب و پریشان حال لوگوں کا علاج کرے۔ لیکن یہ علاج فی سبیل اللہ کیا جائے، اسے روزگار کا ذریعہ نہ بنائے۔

چونکہ بدقسمتی سے مسلمانوں نے دین سے عملاً بغاوت کر دی ہے اور اسی وجہ سے شیاطین نے اکثر گھروں میں اپنے اڈے قائم کر لیے ہیں اور عورتوں اور بچوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا ہے، اس لیے روحانی بیماری ایک وبا کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے اور مساجد کے مولویوں نے بازار سے نقش سلیمانی خرید خرید کر لوگوں کا علاج شروع کر دیا ہے اور پھر لوگوں سے ہدیہ کے نام پر ایک ایک تعویذ کے سینکڑوں بلکہ پانچ پانچ سو روپے وصول کر رہے ہیں۔ اخباروں میں اور رسالوں میں بڑے بڑے اشتہار دے کر مریضوں کو اپنے پاس بلا کر ان کی جیبیں کاٹ رہے ہیں۔ اس فتنہ سے لوگوں کو بچانے کے لیے یہ کتابچہ شائع کیا جا رہا ہے اور ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ ان تعویذات وعملیات سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور غریب لوگوں کا بھی فی سبیل اللہ علاج کرے اور کسی قسم کا کوئی ہدیہ وصول نہ کرے۔ اگر کسی مریض کے علاج میں کوئی دقت پیش آئے تو راقم سے بذریعہ فون مشورہ کر لے۔ رابطے کے لئے فون نمبر 04951-386039 ہے۔

کمال سالار پوری

اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کے اوصاف

1	الملک	با اختیار بادشاہ	90	مشترک
2	القدوس	پاک ذات	170	جمالی
3	السلام	ہمیشہ قائم رہنے والا	131	جمالی
4	المومن	بے خوف امن کرنے والا	136	جمالی
5	المہیمن	سچا شاہد	145	جمالی
6	العزیز	غالب	94	جمالی
7	الجبار	زور آور	206	جلالی
8	المتکبر	بڑائی والا	662	جلالی
9	الخالق	پیدا کرنے والا	731	جلالی
10	الباری	زمانہ کا خالق	213	مشترک
11	المصور	صورتیں بنانے والا	236	جمالی
12	الغفار	بخشنے والا	1281	جمالی
13	القہار	ظالموں پر قہر کرنے والا	306	جلالی
14	الوہاب	بخشنے والا	14	جمالی
15	الرزاق	روزی دینے والا	308	جمالی
16	الفتاح	کھولنے والا	489	جمالی
17	العلیم	سب کچھ جاننے والا	150	جمالی
18	القابض	قبض کرنے والا	902	جلالی
19	الباسط	کھولنے والا	72	جمالی
20	الرافع	بلند کرنیوالا	351	جمالی
21	الخافض	نیچے کر دینے والا	1481	جلالی
22	المعز	عزت دینے والا	117	جمالی
23	السمیع	سب کچھ سننے والا	180	جمالی

24	البصیر	دیکھنے والا	302	جمالی
25	الحکیم	صاحب حکمت	78	جلالی
26	العدل	منصف	104	مشترک
27	اللطیف	پاک ذات	129	جمالی
28	الخبیر	سب کچھ سے خبردار	812	جمالی
29	الرقیب	محافظ حقیقی	312	جمالی
30	المجیب	دعا قبول کرنے والا	95	جمالی
31	الواسع	بہت مہربان	137	جمالی
32	الحکم	کام سنوارنے والا	68	جمالی
33	الودود	نیکوں کو درست رکھنے والا	20	جمالی
34	المعظم	سب سے عظیم بزرگ	105	جمالی
35	الغفور	بخشنے والا	1286	جمالی
36	الشکور	شکر قبول کرنے والا	526	جمالی
37	العلی	برتر سے برتر	110	جمالی
38	الکبیر	سب سے بڑا	232	جمالی
39	الحفیظ	حفاظت کرنے والا	997	جمالی
40	المقیب	قوت دینے والا	75	جمالی
41	الحسیب	حساب کرنے والا	80	مشترک
42	الجلیل	عظمت والا	73	جلالی
43	الکریم	کرم کرنے والا	270	جلالی
44	المجید	بزرگی والا	57	جلالی
45	الباعث	بھیجنے والا رسولوں کا	573	مشترک
46	الشہید	مردوں کو زندہ کرنے والا	219	مشترک
47	الحق	سچا گواہ	108	جمالی
48	الحمید	سراہا گیا	62	جمالی

49	المحصی	شمار کرنے والا	148	جمالی
50	المبدی	دوبارہ کرنے والا	56	جلالی
51	المعید	وعدہ کرنے والا	124	جلالی
52	المحی	زندہ کرنے والا	68	جمالی
53	الممیت	مارنے والا	490	جلالی
54	الحی	زندہ کرنے والا	68	جمالی
55	الواجد	اکیلا، واحد	14	جلالی
56	الاحد	اکیلا	13	جلالی
57	الصمد	پاک، بے نیاز	134	جلالی
58	القادر	طاقتور، مقدور والا	305	جلالی
59	المقتدر	قوی، تقدیر بنانے والا	477	جلالی
60	المقدم	سب سے قدیم موجود	846	جلالی
61	الاول	سب سے اول موجود ہونیوالا	37	جلالی
62	الآخر	آخر تک رہنے والا	1008	جلالی
63	الباطن	چھپا ہوا، پوشیدہ	62	جلالی
64	الظاہر	ظاہر وباہر	1106	مشترک
65	الوالی	وارث	47	مشترک
66	المتعالی	بزرگ وبرتر	551	مشترک
67	البر	بھلائی کرنے والا	202	جمالی
68	التواب	توبہ قبول کرنے والا	409	جمالی
69	المغنی	بے نیاز کرنے والا	1060	مشترک
70	المنعم	نعمت والا	200	مشترک
71	النعیم	نعمت دینے والا	170	جمالی
72	العفو	معاف کرنے والا	156	جمالی
73	الرؤف	مہربان، درگزر کرنے والا	280	جمالی

74	مالک الملک	مخلوق کا مالک	212	جلالی
75	ذوالجلال	صاحب جلال	801	جلالی
76	والاکرام	بزرگی والا	299	جلالی
77	الرب	پالنے والا	202	جمالی
78	المقسط	انصاف کرنے والا	209	جمالی
79	الجامع	اکٹھا کرنے والا	114	مشترک
80	الغنی	بے پرواہ	1100	جمالی
81	المعطی	عطا کرنے والا	129	جمالی
82	المانع	روکنے والا	161	جلالی
83	الضار	ضرر کرنے والا	2002	جلالی
84	النور	روشن کرنے والا	256	مشترک
85	الهادی	ہدایت دینے والا	256	جمالی
86	النافع	نفع دینے والا	201	جمالی
87	البدیع	نیا پیدا کرنے والا	86	مشترک
88	الباقی	باقی رہنے والا	113	جمالی
89	الوارث	میراث والا	707	جلالی
90	الرشید	ہدایت دینے والا	514	مشترک
91	الصبور	بدلہ لینے میں صبر کرنے والا	296	جلالی
92	القوی	سب سے طاقتور	116	جلالی
93	الوکیل	کارساز	69	جمالی
94	المتین	زبردست توانا	500	جلالی
95	الوالی	نیکوں کا مددگار	46	جمالی

سورہ جن روحانی علاج کے سلسلہ میں بہت اہم ہے۔ جو شخص اس کا عامل بننا چاہتا ہو اسے ہر وقت درود شریف اور اللہ کے اسماء کے ذکر کے ساتھ روزانہ رات کو ایک وقت متعینہ پر اس سورت کا ورد شریف پڑھ کر جس جگہ بیٹھے وہاں حصار کھینچے۔ یعنی آیت الکرسی کے ساتھ سورہ جن بھی حصار کھینچتے کے

دوران پڑھے اور یہ سورہ ایک سو ایک بار پڑھے۔ یہ اکیس روز کا عمل ہے۔

وقت اور تعداد کی پابندی اکیس روز ہے۔ پھر روزانہ ایک بار کسی وقت بھی پڑھ لیا کرے۔ ان شاء اللہ عامل ہو جائے گا۔ پھر ان مریضوں کو جنہیں جنات تنگ کرتے ہوں' یہ سورہ پڑھ کر دم کر کے دے دے۔ اگر مریض عامل کے پاس ہو تو اس پر دم بھی کر دے۔ یہ پانی گیارہ روز دم کر کے مریض کو پلایا جائے، ان شاء اللہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

اللہ کے اسمائے گرامی میں سے جلالی صفت والے اسماء کو الگ لکھ کر جنات زدہ مریضوں کے لئے کام میں لا سکتا ہے۔

عام مریضوں کے لئے اللہ کے سناتی نام جن کی تاثیر جمالی ہے' انہیں پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایا بھی جائے اور دم بھی کر دیا جایا کرے۔

جن مریضوں کے حالات میں کبھی جنات کے اثرات دکھائی دیں اور کبھی عام مریض معلوم ہوں، ان کو اللہ کے ان اسماء کو پڑھ کر، جن اسماء کی صفت مشترک ہے، پانی بھی دیا جائے اور دم بھی کیا جائے۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نماز کی پابندی لازم ہے!

تمام مریضوں کو نماز کی پابندی کی سختی سے تاکید کی جائے۔ مریض اور ان کے لواحقین سے سے پہلے یہ پوچھا جائے کہ مریض نماز پڑھتا ہے یا نہیں؟

اگر نہ پڑھتا ہو تو سختی سے نماز کی تاکید کی جائے۔ یہ تعویذ بھی باندھنے کے لئے دیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل	ھو اللہ	احد	اللہ الصمد
ھو اللہ	احد	اللہ الصمد	لم یلد
احد	اللہ الصمد	لم یلد	ولم یولد
اللہ الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن لہ کفوا

اللہ کے اسم ذات کے متعلق عمل

حسب ذیل انداز میں ایک گول دائرہ فل سکیپ کاغذ پر بنایا جائے جو بہت نمایاں ہو۔

اللہ

اسے ایک کمرے میں جو آپ کا اپنا کمرہ ہو' اس میں دیوار پر ڈیڑھ فٹ زمین سے اونچا چسپاں کر دیا جائے اور روزانہ ایک متعین وقت پر اس پر نظر رکھی جائے۔ جس مصلے پر آپ بیٹھیں، وہ دیوار سے ایک فٹ کے فاصلے پر ہو۔ پلک کم سے کم جھپکیں۔ یہ عمل روزانہ جاری رہے اور وقت میں بتدریج اضافہ کیا جاتا رہے۔

ایک روز کے بعد ہی اللہ کے لفظ سے روشنی کی کرنیں نکلتی معلوم ہوں گی اور غائب ہوتی رہیں گی۔ جب یہ عمل جاری رہے گا تو ہفتہ عشرے میں کرنیں غائب نہ ہوں گی۔ جب بھی دیکھیں گے، کرنوں کا ہالہ سا معلوم ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک دن ایسا آجائے گا کہ روشنی اتنی تیز ہو جائے گی کہ جیسے سورج کی روشنی ہوتی ہے۔ جب اس کی طرف دیکھنا ممکن نہ رہے تو جان لیں کہ عمل مکمل ہو گیا۔ پھر آپ جس مرض کے لئے بھی دم کر کے پانی پلائیں گے اور مریض پر بھی **اللہ حافظ' اللہ شافی' اللہ کافی** پڑھ کر دم کریں گے تو مفید ثابت ہوگا۔

اگر اولاد نہ ہوتی ہو......

جن لوگوں کے گھر اولاد نہیں ہوتی، وہ اس بات کو چیک کرا لیں کہ دونوں میاں بیوی صحت مند ہیں۔ میاں کی مردانہ قوت ٹھیک ہے اور بیوی کے ماہانہ حیض میں کوئی خرابی تو نہیں ہے۔ اگر خرابی ہے تو اس کا طبی علاج کروائیں پھر بھی بچے نہ ہوں تو پھر وہ اَللّٰہُ مُعْطِیْ اَللّٰہُ قَادِرُ اَللّٰہُ شَافِیْ کی روزانہ تین تسبیح سونے سے پہلے ایک وقت مقررہ پر اکیس روز پڑھے۔ کوشش کرے کہ باوضو رہے اور دن میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔ ان شاء اللہ، انہیں اللہ کی جناب سے بچہ عطا ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پہلے اکیس دن میں مراد پوری نہ ہو تو دس گیارہ روز کا ناغہ کر کے پھر اکیس دن اسی عمل کو دہرائیں۔ امید ہے کہ ان کی اہلیہ حاملہ ہوگی۔ اگر خدانخواستہ دوسرے مرحلہ میں بھی امید بر نہ ہو تو گیارہ دن کے ناغہ کے بعد تیسری بار یہی عمل دہرائیں۔ وظیفہ سے فراغت کے بعد بارگاہ رب العالمین میں رو رو کر اپنے مقصد کے لئے دعا بھی روزانہ مانگیں۔ تیسری بار بھی اگر مراد بر نہ آئے تو صبر کریں کہ شائد اسی میں بہتری ہو۔

شیرخوار بچوں کے علاج

شیرخوار بچے اگر بیمار ہو جائیں تو ان کو موسم کے اثرات سے بھی بچانے کا اہتمام کریں۔ طبی امداد بھی دیں اور یہ نقش ان کے گلے میں لکھ کر ڈال دیں۔ ان شاء اللہ بچہ محفوظ رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳	۳	۲۳	۷
۱۲۳	۶۱	۳۲	۱۷
۱۴۳	۷۱	۱۳۳	۱۸
۱۲	۹	۹	۳

لایرون فیہا شمسا و لا زمہریرا

کلمہ شریف کا تعویذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا	الہ	الا	اللہ
الہ	الا	اللہ	محمد
الا	اللہ	محمد	اللہ
اللہ	محمد	رسول	اللہ

کلمہ شریف کے تعویذ کا عامل بننے کی شرط

اس تعویذ کا عامل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ صبح نماز فجر اور تلاوت قرآن پاک سے فراغت کے بعد ایک وقت متعینہ پر کم از کم پندرہ تعویذ لکھے اور ایک ہفتے کے بعد ان تعویذوں کو آٹا گوندھ کر پانچ پانچ تعویذ آٹے کی ایک گولی میں بند کر دے۔ پھر ان سب گولیوں کو دریا یا ایسے تالاب میں جہاں مچھلیاں ہوں ڈال دے تاکہ مچھلیاں ان گولیوں کو کھا جائیں۔ کم از کم ایک ہزار تعویذ اس طرح لکھ کر جب دریا یا تالاب کی نذر کرے گا تو عامل ہو جائے گا۔ پھر جس مریض کو لکھ کر دے گا ان شاء اللہ صحت ہو گی۔ [illegible] لکھنے میں اعداد طاق کو محفوظ رکھنا چاہئے۔

پینے کے لئے تعویذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲
	بحق یا سبوح	

اس تعویذ کو بھی کلمہ شریف والے تعویذ کے ساتھ اسی مقدار میں لکھتے رہیں اور ساتھ ہی آٹے کی گولیوں میں رکھ کر دریا یا تالاب میں ڈالتے رہیں۔ جس مریض کو کلمہ شریف والا تعویذ باندھنے کے لئے دیا جائے اسے پینے کے لئے بھی یہ تعویذ دیا جائے اور ہدایت کر دی جائے کہ کم از کم گیارہ روز جب بھی پانی پئیں، اس تعویذ کے دو قطرے گلاس میں پانی ملا کر پیا جائے۔ بغیر یہ قطرے ملائے یہ پانی نہ پیا جائے۔ نہانے کے پانی میں بھی دو قطرے ملا لئے جائیں۔

اگر جنات تنگ کرتے ہوں......

اگر کسی مریض کو جنات تنگ کرتے ہوں یا جادو ٹونے وغیرہ کے اثرات بہت زیادہ محسوس ہوں، یہاں تک کہ کلمہ والے تعویذ اور پینے والے تعویذ کے استعمال سے بھی پوری طرح مریض صحت یاب نہ ہوں تو پھر اسے یہ تعویذ جس میں شیاطین کے نام ہیں، لکھ کر دیا جائے کہ مریض اسے سرہانے کے غلاف میں رکھ لے اور رات کو سوتے وقت سر سے پاؤں کے تلوؤں تک پورے جسم پر پھیر کر پھر سرہانے میں رکھ دے۔ اس طرح تین روز کرے اور پھر اسے چولہے میں جلا دے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو پھر ایک تعویذ لکھ کر دیا جائے۔ اسے پانچ دن اسی طرح استعمال کر کے جلا دیا جائے۔ تعویذ کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ اس سرہانے کو بچوں کو استعمال نہ کرنے دیا جائے تاکہ کہیں بے خیالی میں سرہانے سے نیچے نہ گر جائے اور پھر ضائع ہو جائے۔ تعویذ یہ ہے:

ابلیس	فرعون	ہامان
قارون	نمرود	شداد
ضحاک	لعنہم	اجمعین

اگر حمل ضائع ہو جاتے ہوں......

جن خواتین کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں' ان کے لئے جب حمل پیٹ میں ڈیڑھ یا پونے دو ماہ کا ہو تو اس وقت اس کا ناپ لے کر ریشمی دھاگے کے اکتالیس دھاگے اس کے ناپ کے برابر لے لئے جائیں۔ پھر ان پر درود شریف گیارہ مرتبہ' سورہ فاتحہ گیارہ مرتبہ اور آیت الکرسی گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک سرے سے چند انچ پر گرہ لگا کر دم کر دے۔ پھر اتنے ہی فاصلے پر درود شریف، سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی اسی تعداد میں پڑھ کر دوسری گرہ لگا کر دم کرے۔ اسی طرح عمل کرتے ہوئے گرہ لگاتا جائے اور دم کرتا جائے۔ سات گرہ اس گنڈے پر لگانی ہیں اور یہ گنڈہ مذکورہ خاتون کو باندھنے کے لئے دیا جائے۔ یہ قمیض اور بنیان کے نیچے رہے۔ نہاتے وقت اسے اتار کر رکھ دیں اور نہا کر پھر پہن لیں۔ اس گنڈے میں کلمہ شریف کا تعویذ بھی باندھنے کے لئے دے دیا جائے۔ امید ہے حق تعالیٰ اپنا کرم کرے گا اور حمل ضائع نہ ہوگا ان شاء اللہ۔

مذکورہ خاتون کو تاکید کر دی جائے کہ نماز روزہ کی سختی سے پابندی کرے اور اپنی زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھال کر گزارنے کی سعی کرے۔ اپنے مالک اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرے اور اس سے ہر نماز کے بعد گڑگڑا کر دعا کرتی رہے۔

جب اللہ کرم کر دے اور بچہ صحیح سلامت پیدا ہو جائے تو یہ گنڈہ اس بچہ کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

زندگی کے جملہ مسائل کے لئے ایک نہایت موثر اور آسان وظیفہ

درود شریف گیارہ مرتبہ
سورہ فاتحہ گیارہ مرتبہ
آیت الکرسی گیارہ مرتبہ
آیت الکریمہ گیارہ مرتبہ
سورہ قل اعوذ برب الفلق گیارہ مرتبہ
قل اعوذ برب الناس گیارہ مرتبہ

اس طرح کہ بسم اللہ پڑھ کر قل اعوذ برب الفلق شروع کرے اور اذا حسد کے بعد بغیر بسم اللہ

پڑھے قل اعوذ برب الناس شروع کر دے۔ یعنی دونوں سورتوں کو ملا کر گیارہ مرتبہ پڑھے۔

آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے۔

یہ وظیفہ ہر مسئلہ اور ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ لیکن اس میں وقت کا تعین اور پابندی ضروری ہے۔ یہ وظیفہ اکیس روز ایک معین وقت پر پڑھا جائے اور روزانہ ختم کر کے اپنے اللہ سے گڑگڑا کر دعا کی جائے کہ یہ مرض اور یہ مسئلہ جو ہمیں درپیش ہے، اس کو تو اپنے کرم سے حل کر دے۔ میں نے بہت سے پریشان حال لوگوں کو اسے بتایا اور اللہ کے فضل وکرم سے سب ہی کو فائدہ ہوا ہے۔

اس جوان بیٹی کا تذکرہ جو سال بھر سے ماں باپ بھائی کی محبت سے محروم تھی

ایک ایسی نوجوان بچی جو تھرڈ ائیر کی طالبہ تھی اور نماز، روزہ، پردہ کی سختی سے پابندی کرتی تھی۔ اس کے والدین اور بھائی بہن ایک سال سے اس سے ناراض تھے اور سلام وکلام بند تھا۔ اور اس کو اس کی خطا سے بھی آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ مجھ سے ٹیلی فون پر بات ہوئی اور کہا کہ میں نہ تو آپ کو اپنا نام بتا سکتی ہوں، نہ اپنے والد کا نام۔ اگر آپ کوئی وظیفہ مجھے بتائیں تو لکھ کر لفافہ میں بند کر کے اوپر یہ لکھ دیں" ایک بیٹی کے لئے۔" اور اس لفافہ کو فلاں مقام پر پہنچا دیں۔ میں منگوا لوں گی۔ چنانچہ یہی وظیفہ لکھ کر اس بچی کو بھیجا۔ اس نے اسے شروع کرنے کی مجھے اطلاع دے دی۔ پندرہ روز کے بعد اس نے مجھے فون کیا کہ کچھ اثر نہیں ہوا۔ میں نے اسے جواب دیا اکیس روز مکمل کرو اس سے پہلے کوئی بات نہیں سنوں گا۔ بیس دن کے بعد اس نے فون پر بتایا کہ سارا ماحول تبدیل ہو گیا ہے اور والد صاحب فجر کی نماز پڑھ کر روتے ہوئے آئے اور آتے ہی مجھ سے لپٹ گئے۔ انہوں نے چھوڑا تو ماں لپٹ گئی۔ پھر بھائی بہنوں نے بھی اسی طرح کیا۔ میں نے بچی کو تاکید کی کہ وہ ماحول کی اس تبدیلی سے خوش ہو کر وظیفہ نہ چھوڑ دے۔ ایک روز رہتا ہے، اس پر بھی متعین وقت میں اسی طرح پڑھے۔ اس نے وعدہ کیا اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ اللہ کریم آپ کو صحت اور زندگی سے نوازے رکھے۔ اگر مجھے زندگی میں پھر آپ کی مدد کی ضرورت پڑی تو آپ مجھے اسی طرح اپنی بیٹی سمجھ کر میرے ساتھ تعاون کریں گے۔

یہ خاتون دورے میں ہوش وحواس کھو بیٹھتی تھیں

گذشتہ سال (2001ء میں) کوئٹہ سے دو میاں بیوی بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی آئے اور ٹیلی فون ایکسچینج سے تحریک اسلامی کا فون نمبر معلوم کر کے مجھ سے بات کی اور کہا کہ ہم علاج کے سلسلہ میں آئے

ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ دفتر تحریک ہے' یہاں خواتین کو میں نہیں بلاتا۔ اس نے بتایا کہ میں ہزار ڈیڑھ ہزار میل دور سے آیا ہوں، یہاں میرا نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ کوئی عزیز، نہ کوئی واقف کار ہے۔ اس لئے میں کہاں ٹھہروں گا۔ میں نے اس کی مجبوری کے باعث اسے بلالیا' وہ ٹیکسی لے کر آ گئے۔ انہیں لائبریری والے کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ باورچی سے چائے اور بسکٹ منگوا کر انہیں ناشتہ کرایا۔ پھر ان سے حالات پوچھے۔ انہوں نے بتایا کہ چار سال سے میری بیوی کو روزانہ بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ اس پر دورہ 9/10 گھنٹے ہوتا ہے۔ اس دورے کے دوران پیشاب پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔ ہم نے ڈاکٹروں، مولویوں اور پیروں سے علاج میں اسی ہزار روپے خرچ کر دیئے ہیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔ ہمارے ایک واقف کار نے آپ کا پتہ بتایا ہے اس لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔ راقم نے سب سے پہلے انہیں نماز کی تاکید کی اور اپنی پوری زندگی اسلام کے مطابق گزارنے کی نصیحت کی اور ان سے وعدہ لیا کہ وہ نماز کی پابندی کریں گے۔ پھر انہیں ایک نقش کلمہ شریف کا اور اس کے ساتھ پینے کے لئے اور مذکورہ وظیفہ ایک متعین وقت پر متعین تعداد میں پڑھنے کے لئے ہدایت کی اور کہا کہ ایک ہفتہ کے اندر ٹیلی فون پر بتائیں کہ تکلیف کا کیا حال ہے۔ وہ شام کی فلائٹ سے واپس چلے گئے۔ پانچ روز کے بعد ان کا فون آیا اور بتایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ چار سال میں پہلی مرتبہ پانچ دن خیریت سے گزرے ہیں اور کوئی دورہ نہیں پڑا ہے۔ راقم بھی ان کے لئے پڑھتا رہا اور دعا بھی کرتا رہا۔ اس طرح اللہ نے انہیں صحت عطا کر دی۔

انہوں نے ٹیلی فون پر بتایا کہ ہم آپ کو پینتیس ہزار روپے کا ڈرافٹ بھیج رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ پینتیس ہزار روپے مجھے بھیجنے کی بجائے کوئٹہ کے غریب اور یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں اور فاقہ کش مزدوروں میں تقسیم کر دیں۔ مجھے بھی ثواب ملے گا اور آپ کو بھی۔

اگر جنات کے مریض کا علاج مقصود ہے......

درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر سورہ جن کی ابتدائی آیتیں پڑھ لیں۔ پھر تین بار درود شریف پڑھ کر سورہ جن کی ابتداء سے چھ آیات پڑھی جائیں۔ پھر تین بار درود شریف پڑھ کر سورہ جن کی پہلی آیت سے نو آیات تک پڑھیں اور مریض پر دم کریں۔ پھر پندرہ منٹ کے بعد پھر اسی عمل کو دہرائیں۔ پھر تیسری بار پندرہ منٹ کے بعد پھر اسی عمل کو دہرائیں۔ امید ہے اللہ کرم کرے گا۔ اگر ایک دن کے عمل سے فائدہ

نہ ہو یا کم ہو تو تین روز متواتر ایک وقت پر کیا جائے۔ پھر بھی اگر پوری صحت نہ ہو تو ایک ہفتہ کے بعد پھر اس عمل کو پانچ روز تک کیا جائے۔ امید ہے کہ اگر جسمانی مرض نہیں ہے تو ان شاء اللہ صحت ہوگی۔

روحانی عاملوں میں لٹیرے بکثرت داخل ہو چکے ہیں!

روحانیت ایک علم ہے جسے ایک مومن ومسلم اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے حاصل کرتا ہے اور اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے اور ان کی خدمت فی سبیل اللہ کر کے اپنی آخرت کی فلاح حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ لیکن اب ہماری عاقبت فراموشی اور دنیا طلبی کا یہ حال ہے کہ بیشتر لوگ جو تعویذ گنڈے کا کام کرتے ہیں، اس علم کی ابجد سے بھی واقف نہیں۔ بازار سے نقش سلیمانی یا کسی قسم کی تعویذ گنڈے کی کتاب خرید کر یہ کام شروع کر دیتے ہیں اور لوگوں کو لوٹتے اور اپنی عاقبت تباہ کرتے ہیں اور یہ بات بالکل فراموش کر چکے ہیں کہ آخرت میں اس فریب کاری کی بڑی سنگین سزا دی جائے گی۔

......ایسے عاملوں سے بچیں!

ایک صاحب جو حافظ قرآن پاک بھی بتائے جاتے ہیں۔ وہ ہر اس شخص سے تین ہزار روپے طلب کرتے ہیں جو ان کے پاس علاج کے لیے جاتا ہے۔ ایک صاحب اپنی نوجوان بیٹی کو ان کے پاس لے گئے۔ اس حافظ نے بتایا کہ بچی پر جن مسلط ہو گئے ہیں۔ یہ کہہ کر بچی کو سامنے بٹھا کر کچھ پڑھنے لگا اور پھر بچی کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا۔ بچی چیخ اٹھی۔ باپ نے کہا کہ حافظ! بس اب نہ مارنا، میں علاج نہیں کراتا۔ حافظ نے تین ہزار روپے طلب کیے۔ انہوں نے اڑھائی ہزار روپے دیئے تو اس نے بڑی مشکل سے یہ رقم لی اور کہتا رہا کہ میں تو تین ہزار سے کم لیتا ہی نہیں۔

یہ عامل پھر مریض کی جان نہیں چھوڑتا

ایک اور "حاجی صاحب" کے متعلق بتایا گیا کہ اس کے پاس مریضوں کی لائن لگی رہتی ہے۔ وہ فیصل آباد میں رہتا ہے اور مریضوں کے مکمل پتے رجسٹر میں درج کرتا ہے اور ان سے رقوم وصول کرتا رہتا ہے۔ جو مریض ایک بار پھنس جاتا ہے، اسے نچوڑ لیتا ہے اور اگر وہ آنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کے گھر بھی پہنچ جاتا ہے اور اپنا نذرانہ وصول کرتا ہے۔

جنات کے سائے سے علاج کے لئے بھینس بطور نذرانہ

فیصل آباد کے قریب واقع سمندری میں ایک عامل کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ جنات کے مسئلہ کے حل کے لئے پریشان حال لوگوں سے ایک بھینس وصول کرتا تھا۔ جس دنیا کے لئے وہ اس قدر لوٹ مار کرتا رہا' اپنی زندگی کے دن پورے کر کے اس سے ہمیشہ کے لئے جا چکا ہے۔ البتہ جو مال ومنال وہ جمع کرتا رہا' اس پر دوسرے قابض ہیں۔

ایک عورت بھی اس لوٹ مار میں مصروف ہے!

راولپنڈی کے ایک مریض نے بتایا کہ فیصل آباد میں ایک عورت بھی یہ کاروبار کرتی ہے اور لوگوں سے خوب مال وصول کرتی ہے۔ میں خود تین چار ماہ تک جاتا رہا، لیکن جب جیب خالی ہوگئی اور مرض ختم ہونے کی جگہ بڑھ گیا تو چھوڑ دیا۔

یہ واقعات بطور مثال عرض کیے ہیں۔ ورنہ اب یہ کاروبار اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ ہر بستی اور ہر قصبہ میں ایک سے زیادہ عامل مل جائیں گے۔ جنہوں نے تعویذ گنڈے کو مستقل پیشہ بنا رکھا ہے۔ اور لوٹ مار کا سلسلہ کھلے عام جاری ہے۔

روحانی مسائل کیوں گھیرتے ہیں؟

آج سے پچاس سال پیشتر ایسے مریض جن پر جنات کا سایہ یا بھوت پریت وجادو ٹونہ ہو، دس بیس دیہات میں سال چھ ماہ میں کوئی ایک آدھ کہیں ہوتا تھا۔ آج ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے جس طرح اللہ کے دین سے اجتماعی بغاوت کا راستہ اختیار کر لیا ہے، اللہ نے بھی گویا شیاطین کو پوری چھوٹ دے دی ہے اور یہ حال ہو گیا ہے۔ اسی نوے فیصد گھروں میں اس مرض کے مریض پائے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے مکار وعیار لوگوں نے اس کاروبار کو سب سے آسان اور نفع بخش دیکھ کر شروع کر دیا ہے۔

جنات کی حاضری کا عمل

اللہ کے اسمائے صفات پچھلی قسط میں دیئے گئے ہیں۔ ان کے سامنے ان کے خواص (جلالی، جمالی، مشترک) کے ساتھ اعداد بھی دیئے گئے۔ ان اعداد کے مطابق ایک وقت مقررہ پر باوضو روزانہ سات اسمائے صفات کا ورد کریں۔ امید ہے دو ہفتہ میں یہ عمل مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد یہ عمل اکیس روز کرے۔

☆ درود شریف ۱۱ مرتبہ۔

☆ سورہ جن کی ایک آیت، پھر بسم اللہ پڑھے اور سورہ جن شروع سے دو آیات تک پڑھے۔ پھر بسم اللہ پڑھے اور ابتداء سے تین آیات تک تلاوت کرے۔ پھر بسم اللہ سے ابتداء سے چار آیات تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر بسم اللہ سے شروع سے پانچ آیات کی تلاوت کرے۔ اسی طرح دس آیات تک کی تلاوت کرے۔ یہ سات روز کرے اور پھر آٹھویں روز درود شریف اور بسم اللہ سے ابتداء سے گیارہ آیات سے بیس آیات تک تلاوت کرے اور یہ عمل بھی ایک ہفتہ کرے۔ پندرہویں روز درود شریف اور بسم اللہ سے حسب معمول اکیس سے آخر تک اس عمل کو مکمل کرے۔ پھر اس کا عامل ہو جائے گا اور ان شاء اللہ جنات زدہ مریضوں کے علاج میں یہ سب سے موثر علاج ثابت ہوگا۔

مریض یا مریضہ کو دینی فرائض کی پابندی کرنے کی تاکید اور ہدایت کرے اور اپنے ان اعمال کو دینی دعوت کا ذریعہ بنائے اور مریض کے ذہن میں اس بات کو پورے یقین کے ساتھ بٹھائے کہ بیماری سے شفا اللہ کے دست قدرت میں ہے۔ اسے راضی کریں گے تو بیماری سے نجات ملے گی۔ اسے ناراض کر کے شفا مشکل ہے۔ عامل صرف بہانہ بنتا ہے یا ذریعہ۔ شفا اور صحت اللہ ہی عطا کرتا ہے۔

ہر قسم کے جسمانی درد کا علاج

جسم کے کسی بھی حصہ میں درد ہو، مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے، درد کی جگہ پھیرے اور پندرہ پندرہ منٹ کے وقفوں سے تین بار پھیرے، ان شاء اللہ درد سے نجات مل جائے گی۔ وظیفہ یہ ہے:

۱ درود شریف تین بار

۲ یا قاضی الحاجات تین بار

یا دافع البلیات تین بار

یا مجیب الدعوات تین بار

۳ آخر میں پھر درود شریف تین بار

عام چھوٹے بچے جو دودھ پیتے ہیں، ان کو تکلیف ہو تو ان کے لیے وظیفہ ہے:

۱	درود شریف	تین بار یا پانچ بار
۲	یا شافی انت الشافی	تین بار یا پانچ بار
۳	یا کافی انت الکافی	تین بار یا پانچ بار

۴	یاحافظ انت الحافظ	تین باریاپانچ بار
۵	آیۃ الکرسی	ایک بار

بچے کی والدہ کو نماز کے بارے میں پوچھا جائے، اگر پابندی سے پڑھتی ہو تو اس سے کہہ دیں کہ وہ رات عشاء کے بعد درود شریف، سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھ کر روزانہ بچے پر دم کر دیا کرے۔ اگر نماز نہ پڑھتی ہو تو نماز کی تاکید کریں۔

جنات کے سائے کے علاج کے لئے عمل حاضرات کا طریقہ

اگر عامل محسوس کرے کہ مریض پر واقعی جنات کا سایہ ہے اور کلمہ شریف کے تعویذ اور پینے والے تعویذ سے بھی بیماری دور نہ ہو تو پھر اس کے لئے عمل حاضرات کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مریض کا جسم بھی پاک صاف ہو اور باوضو بھی ہو۔ عامل بھی تازہ وضو کر کے عمل کے لیے تیار ہو۔

مندرجہ ذیل چیزیں منگائی جائیں:

۱ عطر کی شیشی۔

۲ مٹی کا کورا پیالہ جسے پانی نہ لگا ہو۔

۳ تلی کا تیل آدھا چھٹانک۔

۴ اگربتی نصف درجن۔

برفی اعلیٰ قسم کی ایک سیر پانچ چھٹانک ...لڈو اعلیٰ قسم ایک سیر پانچ چھٹانک......گلاب جامن یا اور کوئی تیسری مٹھائی ایک سیر پانچ چھٹانک......انگور اعلیٰ قسم ایک سیر پانچ چھٹانک......آم یا امرود اعلیٰ قسم ایک سیر پانچ چھٹانک......کھجور اعلیٰ قسم ایک سیر پانچ چھٹانک۔

ایک سفید کاغذ پر جس میں لکیریں نہ ہوں۔ حسب ذیل فلیتہ تحریر کریں:

بن عبداللہ کو تو ل پر انگلی سے تھوڑا سا عطر لگا کر مریض کو دے دیں۔ چراغ یعنی مٹی کے پیالے میں تلی کا تیل اتنا ڈال دیا جائے جس میں روئی بتی جل سکے۔ مریض دوزانو بیٹھے اور اس کے سامنے چراغ جلا کر رکھ دیا جائے اور اسے ہدایت کی جائے کہ فلیتہ دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر چراغ کے سامنے رکھے۔ اس طرح کہ بن عبداللہ پر لگا ہوا عطر سامنے ہو، عامل یہ عزیمت پڑھے۔ عزمت علیکم واقسمت علیکم ملکان سلطان الجن والانس زود حاضر شود بحق سلیمان بن داؤد علیهما ... کہ اگر واقعی جنات کا اثر ہے تو پانچ منٹ میں حاضر ہو کر مریض

کی زبان میں بات کرے گا۔ اسے توبہ کرائی جائے اور عمل ختم کر کے فلیتہ چراغ میں جلا دیا جائے۔

مٹھائی اور فروٹ غریب بچوں اور فاقہ کش گھرانوں میں تقسیم کرا دیئے جائیں۔ حاضرات کا یہ عمل ناگزیر حالات ہی میں کیا جائے۔ بلا وجہ نہ کیا جائے۔ اس کے مضر اثرات بھی ہو سکتے ہیں۔

اس سے پہلے سورہ جن پڑھ کر تین روز دم کر کے دیکھا جائے اور امید یہی ہے کہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ سورہ جن سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھی جائے۔ پھر سورہ جن کی گیارہ آیات پڑھ کر پھر سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر پوری سورہ جن پڑھ کر دم کیا جائے۔

اللہ کے اسماء پر عامل ہونے کا طریقہ

جن اسمائے صفات کے سامنے جو اعداد درج کیے گئے ہیں، اتنی تعداد میں روزانہ اللہ کے ذاتی نام کے ساتھ ملا کر اسے پڑھا جائے۔ اس طرح کہ پہلے دن ایک وقت مقرر کر لیں پھر اکیس روز اسی وقت پر اور اسی مقدار میں پڑھیں۔ باوضو ہو کر بیٹھیں اور گیارہ مرتبہ پہلے درود شریف پڑھیں پھر شروع کریں:

۱......	اللہ الملک	۹۰ بار
۲......	اللہ القدوس	۱۷۰
۳......	اللہ السلام	۱۳۱
۴......	اللہ المومن	۱۳۶
۵......	اللہ المہیمن	۱۴۵
۶......	اللہ العزیز	۹۴
۷......	اللہ الجبار	۲۰۶
۸......	اللہ المتکبر	۶۶۲
۹......	اللہ الخالق	۷۳۱

آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اٹھ کر کھڑے ہوں۔ دوسرے روز ٹھیک اسی وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اسی طرح پڑھیں:

۱......	اللہ الباری	۲۱۴ بار
۲......	اللہ المصور	۳۳۶
۳......	اللہ الغفار	۱۲۸۱

۴...... اللہ القہار	۳۰۶
۵...... اللہ الوہاب	۱۴
۶...... اللہ الرزاق	۳۰۸
۷...... اللہ الفتاح	۴۸۹
۸...... اللہ الحلیم	۱۵۰
۹...... اللہ القابض	۹۰۳

آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ تیسرے دن ٹھیک اسی وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ کے ا-سمائے گرامی پڑھیں۔

۱...... اللہ الباسط	۲۷ بار
۲...... اللہ الرافع	۳۵۱
۳...... اللہ الخافض	۱۴۸۱
۴...... اللہ المعز	۱۱۷
۵...... اللہ السمیع	۱۸۰
۶...... اللہ البصیر	۳۰۲
۷...... اللہ الحکیم	۷۸
۸...... اللہ العادل	۱۰۴
۹...... اللہ اللطیف	۱۲۹

آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ چوتھے روز ٹھیک اسی وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور اللہ کے اسمائے گرامی شروع کرنے سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر شروع کریں۔

۱...... اللہ الخبیر	۸۱۲ بار
۲...... اللہ الرقیب	۳۱۲
۳...... اللہ الحسیب	۹۵
۴...... اللہ الواسع	۱۳۷

۵...... اللہ الحلم	۶۸
۶...... اللہ الودود	۲۰
۷...... اللہ معظم	۱۰۵۰
۸...... اللہ الغفور	۱۲۸۶
۹...... اللہ الشکور	۵۲۶

آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر پانچویں روز ٹھیک اسی وقت باوضو ہو کر بیٹھیں اوران اسمائے گرامی کو پڑھیں:

۱...... اللہ العلی	۱۱۰ بار
۲...... اللہ الکبیر	۲۳۲
۳...... اللہ الحفیظ	۹۹۸
۴...... اللہ المقیب	۵۵۰
۵...... اللہ الحسیب	۸۰
۶...... اللہ الجلیل	۷۳
۷...... اللہ الکریم	۲۷۰
۸...... اللہ المجید	۵۷
۹...... اللہ الباعث	۵۷۳

آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر چھٹے روز ٹھیک اسی وقت پھر باوضو ہو کر بیٹھیں اوران اسمائے گرامی کا ورد کریں۔

۱...... اللہ الشہید	۳۱۹ بار
۲...... اللہ الحق	۱۰۸
۳...... اللہ الحمید	۶۲
۴...... اللہ المحصی	۱۴۸
۵...... اللہ المبدی	۵۶
۶...... اللہ المعید	۱۲۴

۷......	اللہ المحی	۶۸
۸......	اللہ الممیت	۴۹۰
۹......	اللہ الحی	۱۸

آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر ساتویں روز ٹھیک اسی وقت پھر باوضو ہو کر بیٹھیں اور ان اسمائے الٰہی کا ورد کریں:

۱......	اللہ القیوم	۱۵۶ بار
۲......	اللہ الواحد	۱۴
۳......	اللہ الصمد	۱۳۴
۴......	اللہ القادر	۳۰۵
۵......	اللہ المقتدر	۷۴۴
۶......	اللہ المقدم	۱۸۴
۷......	اللہ الموخر	۸۴۶
۸......	اللہ الاول	۳۷
۹......	اللہ الآخر	۱۰۰۸

پھر آٹھویں روز ٹھیک اسی وقت پھر باوضو ہو کر بیٹھیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ کے ان اسمائے گرامی کا ورد کریں:

۱......	اللہ الباطن	۶۲ بار
۲......	اللہ الظاہر	۱۱۰۶
۳......	اللہ الوالی	۴۷
۴......	اللہ المتعالی	۵۵۱
۵......	اللہ البر	۲۰۲
۶......	اللہ التواب	۴۰۹
۷......	اللہ المغنی	۰۶۰
۸......	اللہ المنعم	۲۰۰

۹......	اللہ النعیم	۱۷۰

آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر نویں روز ٹھیک مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور اللہ کے اسمائے گرامی کا ورد کریں:

۱......	اللہ العفو	۱۵۶ مرتبہ
۲......	اللہ الرؤف	۲۸۰
۳......	اللہ المالک الملک	۲۱۲
۴......	اللہ ذوالجلال	۸۰۱
۵......	اللہ ذوالاکرام	۲۹۹
۶......	اللہ الرب	۲۰۲
۷......	اللہ المقسط	۲۰۹
۸......	اللہ الجامع	۱۱۴
۹......	اللہ المغنی	۱۱۰۰

آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر دسویں روز ٹھیک مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور اللہ کے اسمائے گرامی کا ورد کریں:

۱......	اللہ المعطی	۱۲۹ بار
۲......	اللہ المانع	۱۶۱
۳......	اللہ الضار	۱۰۰۱
۴......	اللہ النور	۲۵۶
۵......	اللہ الہادی	۲۵۶
۶......	اللہ النافع	۲۰۱
۷......	اللہ البدیع	۸۶
۸......	اللہ الباقی	۱۱۳
۹......	اللہ الوارث	۷۰۷

آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر گیارہویں روز ٹھیک متعینہ وقت پر

وضو ہو کر اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ کے اسمائے گرامی کا ورد کریں

۱...... اللہ الرشید	۵۱۴ مرتبہ
۲...... اللہ الصبور	۲۹۶
۳...... اللہ القوی	۱۱۶
۴...... اللہ الوکیل	۶۶
۵...... اللہ المتین	۵۰۰
۶...... اللہ الولی	۴۶

ان گیارہ دنوں کے اس عمل سے آپ عامل ہو جائیں گے۔ پھر جب جس بیمار پر بھی اللہ کے پاک اسمائے گرامی پڑھ کر دم کریں گے اللہ اسے شفا دے گا۔ ان شاء اللہ۔ اگر عامل محسوس کرے کہ مریض کو جادو ٹونہ یا جنات وغیرہ کا سایہ ہے تو اللہ کے جلالی اسماء میں سے کوئی سے گیارہ اسماء منتخب کر کے پہلے درود شریف اور آیۃ الکرسی پڑھ کر اللہ کے جلالی اسماء تین تین مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں اور دم صبح وشام تین روز کیا جائے، امید ہے مرض دور ہو جائے گا۔ ورنہ کمی ضرور آئے گی۔ اگر کمی ہو تو دم سات روز صبح وشام کیا جائے۔ مریض سے نماز کے بارے میں معلوم کر لیا جائے، اگر وہ نماز نہ پڑھتا ہو تو سے سخت تاکید کی جائے کہ وہ نماز پابندی سے پڑھا کرے، کیونکہ جس پروردگار نے ہمیں پیدا کیا ہے، اگر اسی سے بغاوت کر کے زندگی گزاریں گے تو ممکن نہیں ہے کوئی عامل اسے تندرست نہ کر سکے۔

جسمانی درد کا علاج

جسم کے کسی حصہ میں بھی درد ہوتا ہو، اس کے لیے ایک آسان ترین وظیفہ یہ ہے کہ شروع میں درود شریف سات مرتبہ پڑھیں اور پھر:

یا قاضی الحاجات	سات مرتبہ
یا دافع البلیات	سات مرتبہ
یا شافی الامراض	سات مرتبہ
یا ارحم الراحمین	سات مرتبہ

اور آخر میں سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر درد والے حصہ پر دم کیا جائے اور پندرہ منٹ کے بعد پھر اسی طرح دم کیا جائے اور پھر پندرہ منٹ کے بعد تیسری مرتبہ دم کیا جائے۔ ان شاء اللہ درد ختم ہو جائے

گا۔ یہ عمل خود مریض کو یاد کرا دیا جائے اور وہ خود دم کر لیا کرے، صحت یاب ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ (یہ عمل پہلے سے بیان شدہ عمل سے مختلف ترتیب والا ہے۔)

عمل سورۂ جن:

باوضو ہو کر ایک جگہ بیٹھ جائے اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر سورۂ جن کی سات آیات پڑھے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے۔ سورۂ جن پہلی آیت سے چودھویں آیت تک پڑھے۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور سورۂ جن پہلی آیت سے اکیس ویں آیت تک پڑھے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پہلی آیت سے اٹھائیس آیت تک پڑھے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پہلی آیت سے آخر تک پڑھ کر اللہ سے دعا مانگے۔ یہ عمل اکیس روز ایک مقررہ وقت پر کیا جائے۔ اکیس دن کے بعد عامل ہو جائے گا اور جس مریض پر جنات کا سایہ ہو اس پر دم کرے۔ صبح وشام تین روز دم کرنے سے مریض تندرست ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

سورۃ البقرہ کا عمل

قرآن پاک کی دوسری سورہ بقرہ ہے۔ جو سب سے بڑی سورت ہے اور تقریباً اڑھائی پاروں پر مشتمل ہے۔ جس میں ۲۸۶ آیات اور ۴۰ رکوع ہیں۔ یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس کے فیوض وبرکات بے انتہا ہیں۔ اگر کوئی شخص اس سورۂ پاک کا عامل ہو جائے اور پھر اس کی تلاوت کا روزانہ اتنا اہتمام کر سکے کہ کم از کم سات رکوع تلاوت کر لیا جائے تو اس کے گھر میں نہ جنات کا سایہ رہے گا، نہ کسی کا جادو چل سکے گا اور نہ ٹونہ۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دن ایک ایسا وقت مقرر کرے جس کی روزانہ پابندی کی جا سکے۔ یہ اکیس روز کا عمل ہے جو وقت اپنے حالات ومصروفیات کے پیش نظر مقرر کرے، اس پر باوضو ہو کر کسی مصلی یا چٹائی پر بیٹھ کر پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر سورۃ البقرہ کی تین آیات پڑھے۔ اس کے بعد پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے۔ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ابتداء سے دوسرے رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور شروع سے تیسرے رکوع تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے چوتھے رکوع تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر درود شریف

گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے پانچویں رکوع تک تلاوت کرے۔اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ابتداء سے تلاوت شروع کر کے چھٹے رکوع تک جائے۔پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے ساتویں رکوع تک تلاوت کرے۔یہ پہلے دن کا وظیفہ مکمل ہوگیا۔اب اٹھ کھڑا ہو اور مصلی یا چٹائی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

دوسرے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر مقررہ جگہ پر بیٹھے۔گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ابتداء سے تلاوت کرے اور پہلے رکوع تک جائے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے دوسرے رکوع تک تلاوت کرے۔پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے تیسرے رکوع تک تلاوت کرے۔پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے چوتھے رکوع تک تلاوت کرے۔پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے پانچویں رکوع تک تلاوت کرے۔اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر ابتدائی سے چھٹے رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر ابتداء سے ساتویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتدائی سے آٹھویں رکوع تک تلاوت کرے پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتدائی سے نویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتدائی سے دسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے گیارھویں رکوع تک تلاوت کرے۔اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ابتداء سے بارھویں رکوع تک تلاوت کرے۔اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے تیرھویں رکوع تک تلاوت کرے۔اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے چودھویں رکوع تک تلاوت کر کے اٹھ کھڑا ہو۔دوسرے دن کا وظیفہ مکمل ہوگیا۔مصلی یا چٹائی جو بھی ہو،اسے بھی سمیٹ کر الگ رکھ دے۔

تیسرے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ابتداء سے سورۂ بقرہ پندرھویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف پڑھ کر ابتداء سے سولہویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر ابتداء سے سترھویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے اٹھارھویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے انیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے بیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے اکیسویں

رکوع تک تلاوت کرے اور اٹھ کھڑا ہو کہ تیسرے دن کا عمل مکمل ہوگیا۔مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

چوتھے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر ابتداء سے بائیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے تیئیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے چوبیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے پچیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے چھبیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے ستائیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے اٹھائیسویں رکوع تک تلاوت کرے اور اٹھ کھڑا ہو۔چوتھے روز کا عمل مکمل ہوگیا۔مصلی وغیرہ بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

پانچویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور آج انیسواں رکوع پڑھ کر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو کہ آج سے عمل صرف ایک رکوع تک ہی رہے گا۔

چھٹے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔حسب معمول درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور پھر تیسویں رکوع کی تلاوت کر کے اٹھ کھڑا ہو۔اٹھنے سے پہلے درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور اللہ سے دعا بھی عاجزی کے ساتھ کرے کہ وہ نیک اعمال کی توفیق دیئے رکھے۔

ساتویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اکتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو۔اٹھنے سے پہلے عاجزانہ دعا کا اہتمام کرتا رہے۔

آٹھویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو۔اٹھنے سے پہلے عاجزانہ دعا کا کرنا نہ بھولے۔

نویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تینتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو اور دعائے عاجزانہ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

دسویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر چونتیسویں رکوع کی

تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا کرکے عمل ختم کرکے اٹھ جائے اور مصلی بھی الگ رکھ دے۔

گیارہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پینتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے حق میں اور تمام مسلمانوں کے حق میں اور جملہ انسانوں کے حق میں دعائے خیر کرے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

بارہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر چھتیسویں رکوع کی تلاوت سے فراغت کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر عاجزی کے ساتھ دعائے خیر کرے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

تیرہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سینتیسویں رکوع کی تلاوت کرے۔ تلاوت سے فراغت کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور دعائے خیر عجز وانکساری کے ساتھ مانگے۔ پھر اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

چودھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر اڑتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور نہایت عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے دعائے خیر مانگے۔ پھر اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

پندرھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر انتالیسویں رکوع کی تلاوت کرے۔ تلاوت سے فراغت کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر نہایت عاجزی سے اپنے لیے اور پوری امت مسلمہ کی فلاح وبہبود کے لیے دعا مانگے۔ اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

سولہویں روز وقت مقررہ پر مقررہ جگہ بیٹھ کر پہلے درود شریف پڑھے۔ درود شریف حسب معمول گیارہ مرتبہ پڑھے پھر چالیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری دل سوزی کے ساتھ اپنے اللہ سے اپنی اور پوری امت مسلمہ کے لیے دعائے خیر مانگے اور پھر اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

سترھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر پہلے دو دوسرے

رکوع کی تلاوت کرے۔ تلاوت کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر عجز وانکساری کے ساتھ اپنے خالق ومالک سے اپنی اور پوری ملت اسلامیہ کے لیے دعائے خیر مانگے۔ اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

اٹھارہویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر تیسرا اور چوتھا رکوع تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنے لیے اور پوری امت اسلامیہ اور انسانیت کے لیے دعائے خیر کرے۔ پھر اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

پھر انیسویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر چوتھے اور پانچویں رکوع کی تلاوت کرے اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور عاجزی کے ساتھ اپنے حوالے سے دعائے خیر کرے۔ اپنے لیے بھی اور پوری ملت کے ساتھ پوری انسانیت کے لیے دعائے خیر کرے۔ پھر کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

بیسویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پھر چھٹے رکوع کی تلاوت کرے۔ اور آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف اور آیت الکرسی پڑھے۔ پھر عاجزی کے ساتھ اپنے مالک وپروردگار سے دعائے خیر کرے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

اکیسویں روز مقررہ وقت اور جگہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف اور آیۃ الکرسی پڑھے۔ پھر ساتویں رکوع کی تلاوت کرے اور آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے پروردگار سے دعائے خیر کرے۔ اپنے لیے بھی، اپنی ملت اسلامیہ کے لیے بھی اور پوری انسانیت کی فلاح کے لیے بھی۔ یہ چونکہ وظیفہ کا آخری روز ہے اور اسی دن اللہ کا خصوصی کرم ہوتا ہے اس لیے جتنی بھی دعائیں مانگی جائیں، مانگے اور جتنا بھی خشوع وخضوع کا اظہار کیا جا سکے کرے۔ ان شاء اللہ آخری روز کی دعائیں مقبول ہوں گی۔

سورۃ اخلاص کا عمل

سورۃ اخلاص کا نقش ایک ہزار کی تعداد میں لکھ کر آٹے کی گولیاں بنا کر ہر گولی میں پانچ تعویذ رکھے اور ہر ہفتے جتنے نقش لکھے، آٹے کی گولیوں میں ڈال کر دریا میں ڈال دے تاکہ مچھلیاں انہیں کھا جائیں۔

اس کے بعد اس نقش کا عامل ہو جائے گا اور جس مرض کے لیے بھی اسے دے گا۔ ان شاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ عامل کے لیے لازم ہے کہ ہر مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید کرے اور حرام کمائی سے بچے اور حلال کمائی پر اکتفا کرے۔ نقش یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لم یلد	الصمد	الله	احد	هوالله	قل
ولم یولد	لم یلد	الصمد	الله	احد	هو الله
ولم یکن	ولم یولد	لم یلد	الصمد	الله	احد
له	ولم یکن	ولم یولد	لم یلد	الصمد	الله
کفواً	له	ولم یکن	ولم یولد	لم یلد	الصمد
احد	کفواً	له	ولم یکن	ولم یولد	لم یلد

آیۃ الکرسی کا وظیفہ

آیۃ الکرسی کا عامل بننے کے لیے متعلقہ شخص ایک وقت ایسا متعین کرے جس کی پابندی کر سکے۔ یہ عمل اکتالیس روز کا ہے۔ وقت معینہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور آیت الکرسی تین سو مرتبہ پڑھے اور پھر آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو۔ اسی طرح روزانہ باوضو ہو کر یہ عمل دہراتا رہے۔ درود شریف اول بھی گیارہ مرتبہ اور آخر میں بھی گیارہ مرتبہ پابندی سے پڑھے اور آیت الکرسی تین سو بار پڑھے۔ اس تعداد سے نہ کم ہو، نہ زیادہ۔ اکتالیس دن کے بعد عامل ہو جائے گا۔ پھر جس مرض کے لیے بھی اسے استعمال کرے گا ان شاء اللہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ اسے پڑھ کر مریض پر صبح شام دم بھی کر دیا کرے اور پانی پر بھی دم کر کے دے اور کم از کم گیارہ دن پانی پینے کی تاکید کرے۔ ان گیارہ دنوں میں دم کیے ہوئے پانی کے علاوہ پانی نہ پیئے۔ اس کی تاکید کر دی جائے۔

سورہ فاتحہ کا عمل

سورۂ فاتحہ کے لیے کسی وظیفہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے جب بھی موقع ملے دن رات میں اکیس بار پڑھ لیا کرے۔ یہی عمل کافی ہے۔ اس پہلی سورہ پاک کے بہت سے نام ہے جن میں سے ایک نام سورۃ

شفاء بھی ہے۔ اس لیے ہر مریض پر دم کے لیے بھی یہ مفید ہے اور پانی پر دم کر کے پلانا بھی مفید ہے۔ مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید کے ساتھ اس کو پڑھنے کی بھی تاکید کریں کہ وہ خود بھی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرے۔ اپنے جسم کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے۔ اور جسم کے جس حصہ میں درد معلوم ہو وہاں خصوصی طور پر تین بار پڑھ کر دم کرنے سے فائدہ ہوگا۔ یہ دم پندرہ پندرہ منٹ کے وقفے سے تین بار دم کرے۔

آج کل تعویذ گنڈوں کا کاروبار بہت چل رہا ہے۔ بیشتر لوگوں نے اسے پیشہ بنا لیا ہے۔ غریب مریضوں سے ٹھوک بجا کر پیسے وصول کرتے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ اسے پیشہ نہ بنایا جائے۔ اللہ کی رضا کے لیے ہی خدمت کی جائے اور اللہ ہی سے دنیا اور آخرت کی فلاح طلب کی جائے۔ اب تو دیواروں پر عاملوں نے مریضوں کو شرطیہ علاج کے اشتہار بھی لکھوا رکھے ہیں اور حال یہ ہے کہ ان اشتہاری عاملوں میں تقریباً اسی فیصد وہ لوگ ہیں جنہوں نے بازار سے نقش سلیمانی قسم کی کتابیں لے کر یہ کاروبار شروع کیا ہے۔

آج تک استاد محترم کی نصیحت پر کاربند ہوں!

میں نے یہ علم اپنے مرشد و استاد حضرت مولانا مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ سے باقاعدہ حاصل کیا۔ پاکستان میں ایک اور بزرگ مولانا عطاء اللہ ہندی صاحب نے بھی ازراہ کرم کچھ پڑھایا اور عمل کرایا۔ دونوں بزرگوں نے نصیحت کی تھی کہ اسے ذریعہ روزگار نہ بنالینا۔ فی سبیل اللہ خدمت خلق کرو گے تو اثر بھی ہوگا اور آخرت کے اجر عظیم کے مستحق بھی ہو گے۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے پچاس برس سے فی سبیل اللہ ہی لوگوں کی خدمت کی ہے اور کسی سے کوئی ہدیہ یا معاوضہ نہیں لیا۔

میری زندگی کا سب سے خوفناک روحانی علاج

سب سے پہلا اور خوفناک ترین علاج میں نے اس وقت کیا جب میری عمر سترہ یا اٹھارہ سال کی تھی اور علم حاضرات کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں میں نے حضرت مفتی صاحب کے فرمان کے مطابق ریاست الور کے دیہات و قصبات کا دورہ کیا تھا۔ ایک بزرگ چودھری مان خان صاحب نے اپنے اونٹ پر بٹھا کر دورہ کرایا۔ دورہ کے دوران ہم جب گوبند گڑھ قصبہ میں محترم قاری حافظ محمد رمضان صاحب کے پاس پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ میرے پڑوس میں ایک ہندو بنیا کی نوجوان بیٹی پر جنات کا سایہ ہے۔ ہندوؤں کے بڑے بڑے معالج، برہمن اور مسلمانوں کے بہت سے مولوی علاج کے لیے

آئے مگر سب ناکام رہے۔ میں نے نوجوانی کے جوش میں کہہ دیا کہ چلو میں علاج کروں گا۔ ان شاء اللہ مریضہ ٹھیک ہو جائے گی۔ مریضہ کے والد کو طلاع دی گئی۔ اس نے بلا لیا۔ اور مریضہ کو دکھایا اور تکلیف کی صورت حال سے بھی آگاہ کیا۔ راقم نے حاضرات کے سلسلے میں ضروری چیزیں منگوالیں اور پھر مریضہ کو بٹھا کر علاج شروع کر دیا۔ گردونواح کے مردوں اور عورتوں کا میلہ لگ گیا۔ جب راقم نے اپنا عمل شروع کیا تو دو منٹ کے بعد مریضہ کا دوپٹہ سر سے دور جا گرا اور اس کے سر کے بال کھل کر کھڑے ہو گئے۔ تماشائی بھاگ کھڑے ہوئے۔ مریضہ بھی اسی خوفناک حالت میں کھڑی ہوگئی اور حصار سے باہر نکلنے کی کوشش کی۔ میرے دل پر ایک خوف طاری ہوگیا۔ مریضہ نے حصار سے باہر ہونے کی کوشش کی تو جیسے اسے دیوار سے ٹکر لگی ہو، وہ واپس حصار میں آ گئی۔ باہر نہ جاسکی اور پھر توبہ کرنے لگی اور معافی مانگنے لگی۔ یہ دیکھ کر میرا خوف بھی دور ہوگیا۔ دو تین منٹ میں جنات سے پوری طرح توبہ کرا کے اور معافی منگوا کر اور یہ وعدہ لے کر چھوڑا کہ آئندہ اسے تنگ کرنے نہیں آئیں گے۔ مریضہ ہوش میں آ گئی اور سب نے دیکھ لیا کہ اللہ نے ایک نوآموز نوجوان کی لاج رکھ لی۔

مریضہ کا باپ چاندی کے روپوں کی ایک تھال بھر کر لایا اور میرے سامنے رکھ کر کہنے لگا کہ آپ نے میرے اوپر بڑا احسان کیا ہے کہ میری بیٹی کی جان بچادی۔ یہ نذرانہ قبول کر لیں۔ میں نے کہا کہ میرے استاد نے مجھے ایسے نذرانوں سے منع کر دیا ہے۔ آپ یہ ساری رقم اپنی بستی کے غریب مزدوروں، بیوہ، غریب عورتوں اور یتیم بچوں میں تقسیم کر دیں۔ وہ آپ کے لیے بھی دعائیں کریں گے اور میرے حق میں بھی دعا کریں گے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کے بعد وہ بچی مکمل صحت یاب ہوگئی۔ یہ جنات کے علاج کا سب سے پہلا خوفناک معاملہ تھا جس میں اللہ نے کامیابی بخشی۔

بعض چھوٹی سورتوں کے وظائف

سورہ الضحیٰ کا عمل

اپنے مکان کے ایک کمرے میں باوضو ہو کر پہلے روز جو وقت چاہے اپنی مصروفیات وحالات کے پیش نظر مقرر کرے اور پھر اکیس روز اسی وقت کی پابندی کرے۔ پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر سورہ الضحیٰ ایک سو اکیس 121 مرتبہ پڑھے اور پھر آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور پھر اللہ

سے دعا مانگ کر اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ تہہ کر کے رکھ دے۔

دوسرے روز وقت مقررہ پر درود شریف گیارہ مرتبہ باوضو ہو کر پڑھے اور پھر ایک سو پچیس 125 مرتبہ اس سورہ کی تلاوت کرے اور آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور پھر دعا مانگ کر اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ رکھ دے۔

تیسرے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک سو ستائیس 127 مرتبہ سورہ والضحیٰ کی تلاوت کرے۔ آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔ یہ مصلی اسی کام کے لیے مخصوص رہے اور اسے اور کوئی استعمال نہ کرے۔

چوتھے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورہ والضحیٰ ایک سو اکتیس 131 بار تلاوت کرے آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

پانچویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ والضحیٰ ایک سو پینتیس 135 بار تلاوت کر کے آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور اپنے اللہ سے عاجزی کے ساتھ اپنے مقاصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

چھٹے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر درود پاک گیارہ مرتبہ پڑھے اور پھر سورہ الضحیٰ ایک سو انتالیس 139 بار تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

ساتویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ الضحیٰ ایک سو جینتالیس 143 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عجز وانکساری کے ساتھ اپنے اللہ سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

آٹھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ الضحیٰ ایک سو سینتالیس 147 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر عاجزی کے ساتھ اپنے پروردگار سے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر

رکھ دے۔

نویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ الضحیٰ ایک سو اکیاون 151 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ عاجزی سے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

دسویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ الضحیٰ ایک سو ترپن 153 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور دعا کر کے اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

گیارھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ الضحیٰ ایک سو ستاون 157 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنے پروردگار سے عاجزی سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور پھر اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعین جگہ پر رکھ دے۔

بارھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ الضحیٰ ایک سو اکسٹھ 161 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعین جگہ پر رکھ دے۔

تیرھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ الضحیٰ ایک سو پینسٹھ 165 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے پروردگار سے اپنے مقصد برآری کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعین جگہ پر رکھ دے۔

چودھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ الضحیٰ ایک سو انہتر 169 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے عاجزانہ انداز میں دعا کرے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعینہ جگہ پر رکھ دے۔

پندرھویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۂ والضحیٰ ایک سو اکہتر 171 بار تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اپنے مالک وخالق سے اپنے مقصد کے حصول کے لیے گڑگڑا کر دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

سولہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۂ والضحیٰ ایک سو تہتر 173 بار تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

سترہویں (17ویں) روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۂ والضحیٰ ایک سو ستتر 177 مرتبہ تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

اٹھارہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۂ والضحیٰ ایک سو اکیاسی 181 مرتبہ تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

انیسویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۂ والضحیٰ ایک سو تراسی 183 مرتبہ تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

اکیسویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۂ والضحیٰ ایک سو ستانوے 197 مرتبہ تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنے مالک وخالق پروردگار سے آخری مرتبہ پورے عجز وانکسار کے ساتھ اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے۔ یہ چونکہ اس چلے کی آخری دعا ہے۔ اس لیے تمام مسنون دعائیں بھی جو یاد ہوں، انہیں پڑھ کر پھر اپنی زباں میں اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو اور شکرانہ کے دو نفل پڑھے کہ اس ذات پاک نے یہ وظیفہ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

سورۃ الم نشرح اور سورۃ والتین کا عمل

اسی طرح انہی اعداد وشمار اور مقررہ اوقات میں سورۃ الم نشرح اور سورۃ والتین کا وظیفہ بھی عمل

جائے۔اس بات کا سختی سے اہتمام کیا جائے کہ جتنے اعداد وشمار جس دن کے لیے درج کیے گئے ہیں ان میں کسی روز بھی کوئی کمی بیشی نہ ہونے پائے۔مکمل ہونے کے بعد ان سورتوں کا عامل ہو جائے گا اور جس شخص کا کاروبار بند ہو گیا ہو، اسے ان سورتوں کو صبح نماز فجر کے بعد اور نماز عشاء کے بعد درود شریف کے ساتھ تین تین بار پڑھ کر دعا مانگنے کی ہدایت کی جائے۔ان شاءاللہ تھوڑے دنوں کے اندر ہی وہ اس وظیفہ کی برکات دیکھے گا۔دنیوی کاروبار کے علاوہ ان کی تلاوت مذکورہ تعداد میں روزانہ کرنے سے آخرت کی نجات وبخشش کا ذریعہ بھی ہوگا۔جس گھر میں یہ معمول ہوگا اس گھر میں جادو ٹونہ کا کوئی اثر نہ ہو گا۔لیکن متعلقہ آدمی کو یہ نصیحت کردی جائے کہ وہ نماز روزہ کے ساتھ تمام اسلامی احکام کی پابندی کرنے کو زندگی کا معمول بنالے اور رزق حلال کھائے حرام سے پرہیز کرے۔

بعض چھوٹے عمل

داڑھ یا دانتوں میں درد ہو تو

سب سے پہلے درود شریف سات مرتبہ پڑھے۔پھر سورہ فاتحہ تین مرتبہ پڑھ کر **بسم الله وبالله اسئلک بعزک وجلالک وقدرتک علی کل فان مریم تلد غیر عیسی من روحک وکلمتک ان تشفی مابفاطمة بنت خدیجه من الضر کلها** ۔اگر یہ کلمات یاد نہ ہوں تو آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کردے۔ان شاءاللہ درد میں افاقہ ہوگا۔پندرہ بیس منٹ وقفہ کے بعد پھر دم کردے۔اسی طرح تین وقفوں کے ساتھ دم کرتا رہے۔درد ختم ہو جائے گا۔

سر درد کے خاتمے کے لیے

درود شریف کے بعد

بسم الله اذهب عنها سوء ه ومحشه بدعوت نبیک الطیب المبارک المتین عندک بسم الله

گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔اگر یہ کلمات یاد نہ ہوں تو سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی تین تین بار پڑھ کر دم کردینے سے بھی آرام آجائے گا۔اگر پہلی بار دم سے پورا آرام نہ آئے تو پندرہ بیس منٹ کے وقفہ سے پھر دم کرے اور پھر اسی طرح پندرہ بیس منٹ کے وقفہ کے بعد

تیسری بار دم کرے۔ان شاءاللہ سر درد سے نجات مل جائے گی۔

فقر اور تنگی معاش سے نجات کے لیے

نماز فجر کے فوراً بعد سورج نکلنے سے پہلے **سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم** سو مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنائیے۔ان شاءاللہ اس کی معاشی حالت تبدیل ہو جائے گی اور کاروبار میں برکت آئے گی۔اس عمل کو معمول بنائے رکھیں۔

سفلی جادو اور ٹونے کے علاج کے لیے

درود شریف گیارہ مرتبہ پھر سورہ توبہ کی آخری آیات **لقد جاء کم رسول** سے **وهو العظیم** تک اور سورۂ بقرہ کے آخری رکوع کے ساتھ سورۂ اخلاص معوذتین پڑھ کر مریض پر دم کرے۔اور یہ دعا سات روز پانی پر دم کر کے پلائے۔

اللهم انت المحی وانت الممیت وانت الخالق وانت الباری وانت الشافی خلقتنی من ماء مهین جعلنا فی قرار مکین الی قدر معلوم اللهم انی اسئلک باسماء ک وصفاتک العلیا یا من بیده الابتلاء والمعافات والشفاء والدوآء بمعجزات نبیک محمد وبرکات خلیلک ابراهیم وحرمة کلیمک موسی علیهم السلام اللهم اشفه۔

یہ عمل بھی گیارہ روز سورج طلوع ہونے سے پہلے کیا جائے۔

میرے علمی ذوق اور دین کے ساتھ محبت کو دیکھ کر میرے استاد ومرشد حضرت مولانا مفتی محمد محمود صاحب الوریؒ نے مجھے اپنی خصوصی محبت سے نوازا اور عربی تعلیم کے ساتھ روحانیت کا علم بھی پڑھنے اور عملیات اور روحانیت کے لیے منتخب کرلیا۔میری عمر پندرہ سولہ سال تھی۔ایک خصوصی وظیفہ کرنے کا حکم دیا کہ روزانہ رات 9 بجے آیت الکرسی کا حصار کھینچ کر بیٹھ کر یہ وظیفہ اکیس روز کرنا ہے۔ہر وقت باوضو رہنا ہے اور بعد نماز مغرب مراقبہ کرنا اور کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنا ہے۔ابھی غالباً دس بارہ روز ہی ہوئے تھے کہ ایک روز مغرب کے بعد چند بے تکلف دوست آگئے اور گپ شپ میں اس طرح مصروف ہوئے کہ نو بجنے میں دو منٹ باقی رہ گئے۔اتفاق سے گھڑی دیکھی اور دوستوں کو فوراً رخصت

کر کے وظیفہ پڑھنے بیٹھ گیا۔ جلدی میں آیۃ الکرسی کا حصار کھینچنا بھول گیا۔ پھر مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ جب آنکھ کھلی تو میں ایک جنگل میں پڑا ہوا تھا۔ سخت حیران ہوا کہ میں تو مسجد میں تھا یہ کیا ہوا اور اس جنگل میں کیسے آ گیا۔ باجرہ اور جوار کی فصل کھڑی ہوئی تھی۔ ایک اونچی جگہ دیکھ کر گرد ونواح میں کسی آدمی کو دیکھنے لگا۔ کچھ دور ایک آدمی نظر پڑا اس کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ یہ سامنے کون سی بستی ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ قصبہ ہرسولی ہے۔ الور سے اس کا فاصلہ تقریباً پندرہ بیس کوس ہوگا۔ وہاں ایک میوؤں کا گاؤں بجو پور دو تین میل کے فاصلے پر تھا۔ وہاں ہمارے گاؤں کی ایک بچی کی شادی ہوئی تھی۔ میں اس گاؤں میں پیدل چل کر گیا۔ اتفاق سے بچی گھر مل گئی۔ وہ پوچھنے لگی چچا آپ کہاں؟ میں نے سب سے پہلے اسے بتایا کہ مجھے سخت بھوک لگی ہے، پہلے کھانا کھلاؤ۔ اس بچی نے فوراً کھانا تیار کر کے کھلایا کھانا کھا کر اس سے دو روپیہ ادھار طلب کیے۔ اس نے مجھے پانچ روپیہ کا نوٹ دے دیا۔ ہرسولی کے قریب سے بس میں سوار ہوا اور کئی بسیں تبدیل کرتا ہوا تین بجے میں الور پہنچا۔ جب استاد محترم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ آج صبح کیوں نہیں آئے۔ جواب میں جب حالات انہیں بتائے تو غصہ سے لال پیلے ہو گئے اور سختی سے فرمانے لگے کہ فوراً اپنے گھر بھاگ جاؤ، میں تمہیں ایک منٹ یہاں رکھنا نہیں چاہتا ہوں۔ اگر تم ہلاک کر دیے جاتے تو میں تمہاری والدہ اور بھائیوں کو کیا جواب دیتا۔ بس فوراً نکل جاؤ۔ چلو نکلو بھاگو۔

میں نے ہاتھ جوڑ کر معافی طلب کی لیکن ان کا غصہ بڑھتا ہی گیا۔ ان کی غصہ بھری آواز سن کر ان کے ماموں اور میرے فارسی کے استاد مولانا فخر الدین صاحب تشریف لے آئے اور انہوں نے سارے حالات معلوم کیے اور راقم کی حالت پر رحم کھا کر فرمایا کہ محمود صاحب! معاف کر دو، غلطی ہو گئی اور غلطی بھی بڑی سنگین۔ لیکن اب اس پر رحم کرو۔ آئندہ انشاءاللہ محتاط رہے گا۔ حضرت صاحب اپنے ماموں کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کے فرمانے کے بعد معاف کر دیا

روحانیت کی زندگی کے عجیب حالات وتجربات

میرے علمی ذوق اور دین کے ساتھ محبت کو دیکھ کر میرے استاد ومرشد حضرت مولانا مفتی محمد محمود صاحب الوری نے مجھے اپنی خصوصی محبت سے نوازا اور عربی تعلیم کے ساتھ روحانیت کا علم بھی پڑھانے اور عملیات اور روحانیت کے لیے بھی منتخب کر لیا۔ میری عمر پندرہ سولہ سال کی تھی کہ ایک خصوصی وظیفہ

کرنے کا حکم دیا۔ روزانہ رات 9 بجے آیت الکرسی کا حصار کھینچ کر، بیٹھ کر یہ وظیفہ اکیس روز کرنا ہوتا ہے۔ ہر وقت باوضو رہنا ہے اور بعد نماز مغرب مراقبہ کرنا اور کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنا ہے۔ ابھی غالباً بس بارہ روز ہی ہوئے تھے کہ ایک روز مغرب کے بعد چند بے تکلف دوست آ گئے اور گپ شپ میں اس طرح مصروف ہوئے کہ نو بجنے میں دو منٹ باقی رہ گئے۔ اتفاق سے گھڑی دیکھی اور دوستوں کو فوراً رخصت کر کے وظیفہ پڑھنے بیٹھ گیا۔ جلدی میں آیت الکرسی کا حصار کھینچنا بھول گیا۔ پھر مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ جب آنکھ کھلی تو میں ایک جنگل میں پڑا ہوا تھا۔ سخت حیران ہوا کہ میں تو مسجد میں تھا، یہ کیا ہوا اور اس جنگل میں کیسے آ گیا۔ باجرہ اور جوار کی فصل کھڑی تھی۔ ایک جگہ اونچی دیکھ کر وہاں چڑھ گیا اور گرد ونواح میں کسی آدمی کو دیکھنے لگا۔ کچھ دور ایک آدمی نظر آیا۔ اس کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ یہ سامنے کونسی بستی ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ قصبہ ہرسولی ہے۔ الور سے اس کا فاصلہ غالباً پندرہ بیس کوس تھا۔ سخت حیران وپریشان ہوا۔ وہاں ایک میوؤں کا گاؤں بجو پور دو تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ وہاں ہمارے گاؤں کی ایک بچی کی شادی ہوئی تھی۔ اس گاؤں میں پیدل چل کر گیا۔ اتفاق سے بچی گھر مل گئی۔ وہ پوچھنے لگی۔ چچا آپ کہاں؟ میں نے سب سے پہلے اسے بتایا کہ مجھے سخت بھوک لگی ہے۔ پہلے کھانا کھلاؤ۔ اس بچی نے فوراً کھانا تیار کر کے کھلایا۔ کھانا کھا کر اس سے دو روپیہ ادھار طلب کیے۔ اس نے مجھے پانچ روپیہ کا نوٹ دے دیا۔ ہرسولی کے قریب سے بس میں سوار ہوا اور کئی بسیں تبدیل کرتا ہوا تین بجے الور پہنچا۔ جب استاد محترم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ آج صبح کیوں نہیں آئے۔ جواب میں جب حالات انہیں بتائے تو غصہ سے لال پیلے ہو گئے اور سختی سے فرمانے لگے کہ فوراً اپنے گھر بھاگ جاؤ، میں تمہیں ایک منٹ یہاں رکھنا نہیں چاہتا۔ اگر تم ہلاک کر دیے جاتے تو میں تمہاری والدہ اور بھائیوں کو کیا جواب دیتا۔ بس فوراً نکل جاؤ...... چلو نکلو...... بھاگو!''

میں نے ہاتھ جوڑ کر معافی طلب کی لیکن ان کا غصہ بڑھتا ہی گیا...... ان کی غصہ بھری آواز سن کر ان کے ماموں اور میرے فارسی کے استاد مولانا فخر الدین صاحب تشریف لے آئے اور انہوں نے سارے حالات معلوم کیے۔ اور راقم کی حالت پر رحم کھا کر فرمایا کہ محمود صاحب معاف کر دو، غلطی ہو گئی، اور غلطی بھی بڑی سنگین لیکن اب اس پر رحم کرو، آئندہ انشاءاللہ محتاط رہے گا۔ حضرت صاحب اپنے ماموں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کے فرمانے کے بعد معاف کر دیا اور راقم کی جان میں جان آئی۔

قصبہ گودھ گڑھ کی ایک ہندو مریضہ کا حال پہلے بیان کر چکا ہوں اس کے بعد 1944ء سے 47ء

تک صرف پانچ کیس اور آئے جو معمولی نوعیت کے تھے۔ ان میں کوئی حیران کن صورتحال نہ تھی۔ عمل حاضرات کیا اور چند منٹ کے عمل سے مریضہ اور مریض جنات کی توبہ کے بعد ہوش میں آگئے۔ گویا ان کو تنگ کرنے والی خبیث روحیں چھوڑ گئیں۔

جب نوجوان مریض کو اس کے گھر والے رسوں میں باندھ کر لائے!

ایک دو ایسے مریض بھی آئے جو میرے پاس آنے سے پہلے ہی ہوش وحواس میں آگئے اور کہنے لگے کہ ہم ٹھیک ہیں لیکن اپنے گھر جاتے ہی پھر بے ہوش ہو جاتے۔ ان کے علاج میں خاصی محنت کرنی پڑی۔ پھر جب پاکستان ہجرت کر کے آگئے تو موضع سید پور تحصیل قصور میں عارضی طور پر آباد ہوئے۔ وہاں قریبی بستی کے بیس پچیس نوجوان ایک بیمار نوجوان کو رسوں سے باندھ کر لائے۔ انہوں نے اس کے ہاتھوں کو بھی رسوں سے باندھ رکھا تھا اور چار چار نوجوان رسوں کو پکڑے ہوئے تھے اور پاؤں میں بھی رسے بندھے ہوئے تھے۔ جنہیں اسی طرح سات آٹھ افراد پکڑے ہوئے تھے۔ گویا مریض پندرہ بیس نوجوانوں کے بھی مشکل سے قابو آیا ہوا تھا۔ وہ میرے پاس آئے تو مریض نے بڑے زور سے سلام کیا اور مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں اور چہرہ سرخ تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم اس بیمار کو کیوں تنگ کر رہے ہو؟

جواب میں مریض کی زبان سے کہا گیا کہ نہ تنگ کروں؟

میں نے کہا کہ نہ تنگ کرو۔ اور پھر اس نے سلام کیا اور مصافحہ کر کے جانے کی اجازت طلب کی۔ مریض ہوش میں آگیا اور اپنے عزیزوں سے پوچھنے لگا کہ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے؟

اس کے عزیزوں نے رسوں میں بندھے ہاتھ پاؤں کھول دیئے، مریض نارمل حالت میں آگیا۔

ان جنات کا علاج جنہوں نے پورے گھر پریشان کر رکھا تھا

میرے ایک نہایت ہی عزیز دوست اور بھائی جو طبیب بھی ہیں اور عالم دین بھی۔ ان کی سب سے بڑی بیٹی جو قریبی قصبے میں رہتی تھیں' ان کے گھر میں جنات داخل ہو گئے اور ان کا مالی نقصان بھی کرنے لگے اور گھر والوں کو خوف زدہ بھی۔ سب گھر والوں کی موجودگی میں گھر کی چیزوں کو ادھر ادھر پھینکنے لگتے۔ نظر نہیں آتے تھے۔ گھر کی اشیاء ادھر ادھر جاتی نظر آتیں۔ کبھی کوئی صندوق اٹھا اور اس کونے سے صحن میں پھینک دیا گیا۔ کبھی کوئی خالی چارپائی صحن سے کسی کمرے میں جا پڑی۔ کبھی غلہ سے رقم غائب ہو گئی۔

یہ محترم بھائی ایک روحانی معالج جو معروف عالم دین اور متعدد بار قومی اسمبلی کے ممبر بھی رہے ہیں' ان کو بھی لائے جو اتوار کے روز صرف روحانی علاج ہی میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ان کے عمل سے بھی شفا نہ ہوئی۔ تو کسی دوست نے مشورہ دیا کہ فیصل آباد میں ایک پیر صاحب جنوں کا علاج کرتے ہیں۔ وہ تین ہزار فیس لیتے ہیں اور کار میں سفر کرتے ہیں۔ انہیں لایا جائے۔

جس باپ کی بیٹی ایسے پریشان کن حالات میں مبتلا ہو جائے، اس کا دلی سکون ختم ہو جاتا ہے۔ میرے محترم بھائی نے تین ہزار نقد روپیہ برائے فیس پیر صاحب کے لیے لیا اور اڑھائی ہزار روپے میں کار کرایہ پر حاصل کی اور فیصل آباد سے متعلقہ پیر صاحب کو فیس دے کر لائے۔ پیر صاحب نے مریضہ کے گھر آ کے اپنی سی کوشش کی اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ اب گھر میں کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ جنات کا علاج کر دیا گیا ہے۔ پیر صاحب مریضہ کے گھر سے سڑک پر پہنچنے والے تھے کہ گھر میں پھر وہی شرارت وخباثت شروع ہو گئی۔ میرے محترم بھائی اپنے مطب میں آگئے اور پریشان بیٹھے تھے کہ اتفاقاً میں ان سے ملنے چلا گیا۔ انہیں پریشان دیکھ کر پوچھا کہ حکیم صاحب آپ پریشان معلوم ہوتے ہیں؟

حکیم صاحب نے اقرار کیا کہ ہاں پریشان ہوں۔ جب وجہ پریشانی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بڑی بیٹی کے گھر کی بیماری کا ذکر کیا اور بتایا کہ عاملوں کے ناکام علاج کے بعد آج فیصل آباد کے پیر صاحب پر چھ ہزار روپے خرچ کے بعد بھی حالات اسی طرح پریشان کن ہیں۔ ساری تفصیلات بتائیں اور کہا کہ بیٹی کی اسی پریشانی نے پریشان کر رکھا ہے۔

محترم حکیم صاحب سے محبت ورفاقت کا تعلق بیس پچیس سال سے قائم ہے۔ لیکن انہیں میرے بارے میں بالکل علم نہ تھا کہ میں ایک قسم کا روحانی طبیب بھی ہوں۔ ان کی پریشانی دیکھ کر میں نے کہا کہ چلیے میں بھی اس گھر کو دیکھ لوں جہاں جنات نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ حکیم صاحب نے حیرانگی سے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم؟؟

میں نے ہنس کر کہا کہ کیا میں آدمی نہیں ہوں؟

اس کے بعد ہم دونوں بذریعہ بس وہاں پہنچ گئے اور حکیم صاحب کی بچی سے حالات معلوم کیے اور پھر انہیں ایک وظیفہ پڑھنے کے لیے لکھ کر دیا اور تعویذ بھی باندھنے کے لیے کہا کہ اسے مین گیٹ پر باندھ دیں، جہاں سے سب گزرتے ہیں۔ اور انہیں تاکید کی کہ پانچ روز کے بعد مجھے اطلاع دیں کہ صورت حال کیا ہے۔ تکلیف بڑھے یا گھٹے اس سے پریشان نہیں ہونا۔ میں بھی آپ کے لیے پڑھوں گا۔ پانچ

روز کے بعد مجھے اطلاع دی گئی کہ اللہ کا شکر ہے کہ پانچ روز ہمارے گھر خیریت رہی ہے۔ راقم نے بھی اپنے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر انہیں مزید تعویذ دیئے اور ان کے استعمال کا طریقہ بھی بتایا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے اس گھر کو جنات سے نجات دے دی۔

گزشتہ سال کوئٹہ بلوچستان سے دو میاں بیوی بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی آئے اور ٹیلی فون ایکسچینج سے دفتر تحریک کا فون نمبر معلوم کر کے راقم سے رابطہ کیا اور کہا کہ ہم علاج کے لیے آئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ دفتر ہے۔ یہاں میں خواتین کو نہیں بلاتا۔ انہوں نے کہا ہم تو ڈیڑھ ہزار میل سے آئے ہیں۔ راولپنڈی میں ہمارا نہ کوئی عزیز و رشتہ دار ہے اور نہ کوئی واقف۔ ان کی مجبوری کے پیش نظر انہیں دفتر بلالیا۔ باورچی سے چائے تیار کرنے کے لیے کہہ دیا کہ دو مہمان آرہے ہیں۔ انہیں چائے اور بسکٹ پیش کرنا ضروری ہے۔ باورچی نے آنے سے پہلے چائے وغیرہ تیار کر لی۔ اور ان کے آتے ہی چائے اور بسکٹ برائے تواضع پیش کر دیئے۔ چائے کے بعد ان سے حالات پوچھے۔ مہمان نے بتایا کہ یہ میری اہلیہ چار سال سے بیمار ہے اسے روزانہ دورہ پڑتا ہے اور دورے کا دورانیہ 9/10 گھنٹے سے کم نہیں ہوتا۔ اس دورے کے دوران پیشاب پاخانہ بھی خطا ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں، مولویوں اور پیروں پر اسی ہزار روپے خرچ کر چکا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب ایک فوجی دوست نے آپ کا ذکر کیا تو ہم آپ کی خدمت میں آ گئے۔ خدا کرے کہ آپ کے ذریعے اللہ اس بیماری سے نجات دلائے۔ راقم نے سب سے پہلے انہیں نماز کی تاکید کی اور زندگی کے دوسرے معاملات میں بھی شریعت کی پابندی کرنے کی تاکید کی اور یہ بھی کہا کہ آدمی کی کوئی حیثیت نہیں بیماری اور شفا، موت و زندگی، نفع و نقصان اسی ذات پاک کے ہاتھ میں ہے جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اسے راضی کرنے اور رکھنے کی کوشش کریں۔ وہ راضی ہو گا تو ہماری بیماری بھی دور ہو گی اور شفا بھی نصیب ہو گی۔ اس نصیحت کے بعد ان کے لیے ایک کلمہ شریف کا تعویذ دیا۔ پینے کے لیے بھی تعویذ دیا اور یہ وظیفہ لکھ کر دیا کہ اسے ایک وقت مقررہ پر باوضو ہو کر اکیس روز پڑھیں۔ پہلے دن سوچ سمجھ کر وقت کا تعین کریں اور پھر اس کی پوری پابندی کریں۔

وظیفہ یہ ہے:۔

۱۔ درود شریف	گیارہ مرتبہ
۲۔ سورہ فاتحہ	گیارہ مرتبہ
۳۔ آیت الکرسی	گیارہ مرتبہ

۴۔ آیت کریمہ	گیارہ مرتبہ
۵۔ سورہ اخلاص	گیارہ مرتبہ
۶۔ قل اعوذ برب الفلق	دونوں کے درمیان بسم اللہ پڑھیں ایک سورت بنا کر گیارہ مرتبہ پڑھیں
قل اعوذ برب الناس	
۷۔ درود شریف	گیارہ مرتبہ

آخر میں عجز و انکساری کے ساتھ اپنے مقصد کے لیے رب العزت سے دعا مانگے اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو۔ یہ عمل اکیس روز کرنا ہے۔ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ شفا ہو گی۔ تاہم مجھے ہر ہفتہ فون سے اطلاع دیا کریں۔ تاکہ میں بھی صورت حال سے مطلع رہوں اور اس کے مطابق ہی اپنے عمل میں تبدیلی کرتا رہوں۔ پہلے ہفتہ ہی فون پر بتایا کہ چار سال میں پہلا موقع ہے کہ کوئی دورہ نہیں پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ ڈیڑھ ماہ کے علاج سے مکمل صحت ہو گئی۔ آخر میں صحت کے بعد اس نے پچیس ہزار روپے کا ڈرافٹ میرے لیے بھیجنے کی اطلاع دی۔ راقم نے ان کا شکریہ ادا کر کے کہا کہ یہ رقم کوئٹہ کے ان غریب اور مزدور لوگوں اور یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں میں تقسیم کر دیں جنہیں دو وقت خشک روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ مجھے اللہ نے عزت کی روٹی دے رکھی ہے مجھے دعا کے سوا کچھ نہیں چاہیے۔

ایک سید گھرانے کی خاتون جو پاکستان کے مرکزی شہر میں رہائش رکھتی ہے، تیس سال سے بیمار تھی۔ یعنی شادی کے وقت ہی سے علیل تھی۔ ڈاکٹروں سے بھی علاج کرایا گیا۔ مولویوں، پیروں اور عاملوں سے مہینوں اور برسوں تعویذ اور گنڈے لیے لیکن صحت نہ ہو سکی۔ ان کے بقول تیس سال سے بیماری کی وجہ سے رمضان کے پورے روزے نہ رکھ سکی۔ ہر سال اس پانچ روزے رکھے اور پھر بیماری کے شدید حملے کی وجہ سے ترک کرنے پڑے۔ انہیں کسی نے راقم کے متعلق بتایا۔ وہ دونوں میاں بیوی میرے پاس آئے حالات بتائے۔ راقم نے انہیں ایک وظیفہ بھی بتایا اور باندھنے کے لیے اور پینے کے لیے تعویذ دیئے۔ خدا کا شکر ہے کہ پہلے کے مقابلہ میں بہتر صحت ہے۔ علاج جاری ہے۔ ان کے قول کے مطابق اللہ کے فضل نے اس سال روزے بھی پورے رکھنے کی توفیق اللہ نے دے دی۔ اور گھریلو حالات میں بھی بہتری ہے۔ بڑی پابندی سے علاج کرا رہی ہیں۔

اس معزز خاتون کے علاوہ دو تین گھرانے اور بھی وہاں زیر علاج تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ ان

گھرانوں کی بیماری بھی اللہ نے اپنے کرم سے دور کردی۔ وہ بھی میرے لیے دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح شیخوپورہ اور چکوال سے بھی تین چار خاندان کے بیمار آئے۔ ان کو نماز کی تاکید کی اور پڑھنے کے لیے مختصر سا وظیفہ بتایا اور گلے اور بازو میں باندھنے کے لیے اور پینے کے لیے الگ الگ تعویذ دیئے۔ اللہ نے انہیں صحت عطا فرمادی اور بار بار کے طویل سفر سے بھی نجات دے دی۔ میرے قریب ہی سے گذشتہ سال ایک ایسے نوجوان کو لایا گیا جو جہاد افغانستان میں شریک رہا اور امریکی حملہ کے دوران یعنی 11 ستمبر 2001 کے بعد وہ افغانستان ہی میں تھا۔ اس کے بہت سے ساتھی امریکی بمباری سے شہید ہو گئے۔ اسے قدرت نے بچا لیا لیکن عزیز دوستوں اور ساتھیوں کی شہادت کا صدمہ اس کے لیے اتنا ناقابل برداشت تھا کہ وہ ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ کسی سے بات بھی نہیں کرتا تھا۔ بہرکیف اس کے لیے راقم مسلسل پانچ روز ایک خاص وظیفہ بھی پڑھتا رہا اور تین روز عمل زعفران بھی رات کو کیا۔ الحمدللہ حق تعالی نے راقم کی عاجزانہ دعا قبول فرمالی اور اس نوجوان کو ساٹھ فیصد افاقہ ہوگیا۔ امید ہے حق تعالی مکمل صحت بخش دے گا۔

قصور کے سرحدی گاؤں سے ایک بزرگ چار روز پہلے اپنی کنواری بیٹی کے لئے تعویذ لے کر گئے تھے وہ آج اسے لے کر میرے گھر آئے اور بتایا کہ جب تک بچی کے گلے میں تعویذ بندھا رہتا ہے، ٹھیک رہتی ہے۔ تعویذ اگر گلے سے نکل جائے یا نکال دیا جائے تو اسی وقت غش آجاتا ہے۔ راقم نے اس بچی کے والد اور اس کی پھوپھی، جو اسے لے کر آئے تھے، انہیں تعویذ اتارنے کے لیے کہا۔ جونہی تعویذ بچی کے گلے سے نکلا وہ بے ہوش ہوکر گر پڑی۔ جب تک بغیر تعویذ کے رہی، بے ہوش پڑی رہی۔ جب دوبارہ تعویذ اس کے گلے میں ڈال دیا گیا، اسی وقت وہ ہوش میں آکر بیٹھ گئی۔ میرے لیے یہ عجیب بیماری تھی۔ اس سے پہلے میری پچاس سالہ روحانی زندگی میں کسی بیمار کی یہ کیفیت نہیں ہوئی تھی۔ بہرکیف اس بچی کا علاج جاری ہے۔ حق تعالی اس بچی کو مکمل صحت عطا کرے۔

چند روز پیشتر ایک شادی شدہ لڑکی کو اس کا خاوند لے کر آیا۔ اسے حاضرات کے لیے اس کے خاوند کے مشورے سے بٹھایا گیا۔ وہ دوران عمل ایک دم بے ہوش ہوکر گر پڑی۔ مشکل سے اس کے خاوند نے حصار کے باہر ہونے سے روکا۔ راقم بھی اس صورت حال سے پریشان تھا لیکن اللہ نے خیریت رکھی۔ حاضرات کے بعد ان کو ایک تعویذ گلے میں باندھنے کے لیے اور ایک گیارہ روز پینے کے لیے دیا اور تین تعویذ جن میں شیاطین کے نام تھے، جلانے کے لیے دیئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ لڑکی ایک ماہ کے علاج

سے صحت یاب ہوگئی اور اب وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔

ضلع سیالکوٹ سے تقریباً چھ ماہ پیشتر ایک مریض کو لایا گیا جس کے سر میں ایک سال سے درد ہو رہا تھا۔ ڈاکٹروں سے بہت علاج کرایا گیا۔ افاقہ نہ ہوا۔ بعض ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس مریض کے دماغ میں رسولی ہے اور بغیر آپریشن، یہ صحت مند نہ ہو سکے گا۔ دماغ کا آپریشن بڑا نازک ہوتا ہے اس لیے ہم اپنی طرف سے تو بھرپور کوشش کریں گے کہ آپریشن ٹھیک ہوجائے اور اس کی جان بچ جائے لیکن ضمانت کوئی نہیں دے سکتے۔ مریض کے والدین نے آپریشن کرانے سے انکار کردیا۔ پھر وہ دیسی حکیموں سے دوا بھی لیتے رہے اور مولویوں اور پیروں سے نقش تعویذ بھی لیتے رہے۔ سر پر دم بھی کراتے رہے لیکن مریض کے سر درد میں فائدہ نہ ہوا۔ کسی نے وہاں میرے متعلق بات کی۔ وہ میرے پاس آئے لیکن میں ان دنوں راولپنڈی میں تھا۔ گھر والوں نے انہیں بتادیا کہ وہ تو ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو گھر مل سکتے ہیں۔ وہ لوگ اس وقت واپس چلے گئے پھر پہلی تاریخ کو مریض کو لے کر آئے۔ ملاقات ہوئی۔ مرض کی تفصیل سے آگاہ ہوا۔ ان سے نماز کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ نماز کبھی کبھی ہی پڑھتے ہیں۔ میں نے ان سے وعدہ لیا کہ نماز پوری پابندی کے ساتھ پڑھا کریں گے۔ یہ بحیثیت مسلمان فرض ہے اور ایک نماز کی جان بوجھ کر قضا سے ہزاروں سال جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔ پھر یہ بھی سمجھ لو آدمی کچھ نہیں کر سکتا۔ دکھ سکھ بیماری اور صحت اسی ذات کے ہاتھ میں ہے، جس نے پیدا کیا ہے۔ آدمی صرف بہانہ بنتا ہے۔ صحت بھی وہی دیتا ہے۔ پھر راقم نے انہیں ایک تعویذ بازو سے باندھنے کے لیے، ایک پینے کے لیے اور ایک وظیفہ روزانہ پڑھ کر مریض کے سر پر دم کرنے کے لیے مریض کے والد کو بتایا اور تاکید کی کہ تکلیف بڑھے یا گھٹے یا علیٰ حالہ باقی رہے مجھے دس روز بعد راولپنڈی فون پر اطلاع دینا۔ میں بھی روزانہ اس کے لیے رات کو ایک وظیفہ پڑھا کروں گا اور مریض کے حالات کے مطابق ہی اس میں رد و بدل کرتا رہوں گا۔ انہوں نے میری ہدایت پر عمل کیا پھر دس روز کے بعد رات کو فون پر اطلاع دیتے رہے۔ پہلی تاریخ کو میرے گھر آکر حالات بتاتے اور مریض کو بھی ہمراہ لاتے۔ اللہ کا شکر ہے کہ تین ماہ کے بعد درد سے اللہ نے شفا بخش دی اور اب تک مریض ٹھیک ہے۔

روحانی عملیات کے بعض واقعات

غالباً دو سال پہلے کا واقعہ ہے کہ لاہور کے واہگہ بارڈر کے کسی گاؤں سے ایک لڑکی کو۔۔۔

والدین گاڑی میں ڈال کر میرے پاس لائے۔ لڑکی بے ہوش تھی۔ جب میرے پاس پہنچے تو لڑکی کو ہوش آ گیا۔ اس کے ماں باپ نے بتایا کہ یہ بچی چار روز سے بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ آج چار روز کے بعد یہاں آپ کے پاس ہوش میں آئی ہے۔ ہم نے اپنے قرب وجوار میں مولویوں، عاملوں اور پیروں سے ہر ممکن علاج کروایا لیکن سب کی کوششیں بے سود رہیں۔ نہ لڑکی کو ہوش آیا اور نہ اس کی زبان سے کچھ نکلا۔

میں نے لڑکی کے والد سے پوچھا کہ یہ کب سے بیمار ہے؟ اس نے بتایا کہ چھ سات سال سے بیمار ہے۔ ہم نے ڈاکٹروں سے بھی علاج کرایا۔ دوائیں دیں لیکن ہر ڈاکٹر نے یہی کہا کہ اس کو کوئی بیماری نہیں ہے۔ اسے کسی پیر یا مولوی سے دم کراؤ، شاید دم درود سے افاقہ ہو جائے۔ پھر ہم نے مولویوں سے دم کرایا لیکن کسی کے دم سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ پہلے یہ جب بے ہوش ہوتی تھی تو آدھ پون گھنٹہ کے بعد ہوش میں آ جاتی تھی۔ یہ کہتی تھی کہ ایک عورت اور ایک بوڑھا بابا آتے ہیں اور مجھے اپنے گھر لے جانا چاہتے ہیں۔ میں انکار کرتی ہوں تو وہ مجھے مار دینے کی دھمکی دیتے ہیں اور میں بے ہوش ہو جاتی ہوں۔

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نماز نہیں پڑھتے۔ چنانچہ انہیں سختی سے تاکید کی گئی اور وعدہ لیا گیا کہ وہ آج ہی سے نماز شروع کر دیں گے۔ پھر انہیں کلمہ شریف کا تعویذ کر کے دیا کہ بچی کے گلے میں اس طرح باندھنا کہ اس میں نمی نہ جائے۔ ایک ہفتہ کے بعد اسے لے کر آئیں۔ اس سے نہ گھبرانا کہ تکلیف بڑھتی ہے کہ کم ہوتی ہے۔ ایک تعویذ پینے کے لیے دیا کہ اسے پابندی سے اور باقاعدگی سے پلانا ہے۔ گیارہ دن تعویذ کے پانی کے علاوہ پانی نہ پیئے۔ بچی سے بھی نماز پڑھنے کا وعدہ لیا۔ اور اسے تسلی دی کہ اللہ آپ کو صحت دے گا۔

آٹھ روز کے بعد وہ پھر اس لڑکی کو لے کر آئے اور بتایا کہ اب کے تکلیف کم ہوئی۔ دو روز کے بعد بے ہوش ہوتی رہی اور بے ہوشی کا وقفہ بھی پندرہ بیس منٹ سے زیادہ طویل نہیں ہوتا تھا۔ البتہ وہ عورت اور بابا ڈراتے تھے کہ ہم تجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ میں نے صورت حال کا اندازہ کر کے عمل حاضرات کا ارادہ کیا۔ تمام لوازمات پورے کر کے جب عمل حاضرات شروع کیا تو مریضہ جو حصار کے اندر ہی باوضو بیٹھی تھی، وہ پانچ فٹ اوپر فضا میں پہنچ گئی۔ یہ دیکھ کر اس کے والدین اور دوسرے تماشائی بھاگ کھڑے ہوئے۔ پانچ منٹ کے بعد لڑکی حصار کے اندر زمین پر گری۔ اس کے سر پر بھی چوٹ آئی۔ میں نے عمل حاضرات جاری رکھا اور آخر کار ان شیاطین سے توبہ کرائی کہ آئندہ وہ نہیں آئیں گے

اور اس لڑکی کو تنگ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہمیں معاف کر دیں۔ الحمدللہ وہ اپنے وعدے پر قائم رہے اور اس کے بعد وہ لڑکی صحت مند رہی۔ اب اس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

جب یہ تحریر لکھی جا رہی تھی، راولپنڈی سے ایک سیدہ خاتون کا گرامی نامہ موصول ہوا، جو تیس سال سے جادو ٹونہ کی وجہ سے مسلسل بیمار چلی آ رہی تھی۔ یہ خاتون تقریب دس ماہ سے میرے زیر علاج ہیں۔ الحمدللہ اللہ نے انہیں اتنی صحت عطا کر دی ہے کہ اس سال روزے بھی پورے رکھ لیے ورنہ بقول ان کے تیس سال سے کبھی بھی پورے روزے نہ رکھ سکیں۔ اخط میں انہوں نے مجھے اطلاع دی تھی کہ اب میں کافی صحت مند ہوں۔ کبھی جب درد محسوس ہوتا ہے تو آپ کا بتایا ہوا وظیفہ پڑھ کر دم کر لیتی ہوں اور آرام آ جاتا ہے۔ جو وظیفہ اکیس روز کے لیے بتایا ہے، اسے مسلسل پڑھ رہی ہوں۔

ایک شیعہ گھرانے کی شادی شدہ لڑکی جو میرے گاؤں ہی کی بیٹی اور حجرہ (ضلع قصور) میں شادی شدہ تھی۔ وہ شادی سے پہلے ہی بیمار تھی۔ شادی کے بعد زیادہ بیمار ہو گئی۔ اس کے والد نے شیعہ علماء سے بہت علاج کرایا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لڑکی کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی گئی۔ دو تین سال تک وہ لاہور، ساہیوال اور دوسرے مقامات پر بھی لیے پھرتے رہے۔ سینکڑوں روپے بھی علماء کو دیئے۔ مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ پھر وہ میرے پاس آئے اور رو رو کر اپنی بیٹی کی بیماری کا حال بتایا۔ معلوم ہوا کہ جنات کا سایہ ہے۔ کئی بار گھر سے لڑکی غائب ہوئی اور پھر خود ہی آ گئی......

میں نے اسے پہلے کلمہ شریف کا تعویذ باندھنے کے لیے اور پندرہ عدد کا تعویذ پینے کے لیے دیا اور ایک ہفتہ کے بعد انہیں بلایا۔ وہ ہفتہ کے بعد آئے۔ تعویذ دیکھا تو محسوس ہوا کہ خبیث جنات کا سایہ ہے۔ چنانچہ عمل حاضرات کا اہتمام کیا۔ پہلے ہی روز پندرہ بیس جنات آ گئے۔ انہیں کوہ ہمالیہ کے لیے رخصت کر دیا۔ دوسرے روز پھر عمل حاضرات کیا اور پھر پندرہ بیس آ گئے۔ اسی طرح ایک ہفتہ بعد پھر بلایا۔ اور عمل حاضرات کیا۔ اس طرح اس بچی پر تین سو سے زیادہ جنات آئے۔ چھ ماہ کے مسلسل علاج کے بعد وہ لڑکی ٹھیک ہو گئی۔ الحمدللہ پھر کوئی شکایت نہ آئی۔

ہمارے ہی گاؤں کے ایک تبلیغی جماعت کے نوجوان کے گھر میں جنات تھے۔ اس نوجوان نے بہت سے علماء سے علاج کرایا۔ بہت سا روپیہ خرچ کر دیا، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس کی ایک بیٹی مخبوط الحواس ہو چکی ہے۔ وہ چونکہ 20/25 سال سے اپنے کھیتوں میں آباد ہیں۔ تین چار ماہ ہوئے۔ میرے پاس آئے اور اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ میں نے ان کا علاج شروع کیا تو حالات زیادہ خراب

ہونے لگے۔ مجبوراً عمل حاضرات کرنا پڑا۔ اور انہیں کچھ تعویذ جلانے کے لیے دیے۔ تعویذ کا جلانا تھا کہ حالات حد سے زیادہ خراب ہو گئے۔ سارے بچے بچیاں بیمار ہو گئے۔ بچوں کی والدہ بھی بیمار ہو گئیں۔ مجھے بتایا گیا کہ مکان میں بہت سے جن نظر آتے ہیں۔ سونا حرام کر دیا گیا ہے۔ راقم نے رات کو ایک عمل کیا تو معلوم ہوا کہ تعویذ جنوں کے ایک بزرگ کے سر پر جلایا گیا تھا جس سے وہ بزرگ ہلاک ہو گیا۔ اب ان کی برادری انتقامی کارروائی پر تل گئی ہے۔ راقم نے مسلسل کئی رات عمل کیا۔ خدا خدا کر کے انہیں یقین دلایا کہ جان بوجھ کر تمہارے بزرگ کو نہیں جلایا گیا۔ راقم کی یقین دہانی پر ان کی اکثریت مطمئن ہو گئی۔ لیکن چند ایک خبیث ابھی شرارت کر رہے ہیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ اب پچیس تیس سال کے بعد تقریباً حالات بہتر ہوئے ہیں۔ اب انہیں نظر بھی نہیں آتے۔ کبھی کبھی ایک دو بچوں کو کچھ تکلیف ہو جاتی ہے۔ اور وہ میرے پاس آ جاتے ہیں اور میں انہیں پینے کے لیے تعویذ دے دیتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب وہ ٹھیک ہیں۔

ایک نوجوان بچی پر جنات تھے۔ وہ اسے سیالکوٹ سے لاہور تک علماء اور عاملوں کے پاس لیے پھرتے رہے۔ علماء و عامل صاحبان کے سامنے وہ توبہ کر کے چلے جاتے۔ لیکن جب لڑکی اپنے گھر پہنچتی تو وہ پھر تنگ کرنے آ جاتے۔ جب بار بار وہ علماء، عاملوں کے پاس سے لے گئے تو انہوں نے جواب دے دیا کہ یہ معاملہ ہمارے بس سے باہر ہے۔ کسی اور سے علاج کراؤ۔ کسی نے انہیں میرے متعلق بتایا وہ اس بچی کو لے کر میرے پاس آئے۔ میں نے پہلے اسے باندھنے اور پینے کے لیے تعویذ دیے۔ لیکن وہ دوسرے روز پھر آ گئے کہ تعویذ غائب کر دیے گئے ہیں۔ پھر دوبارہ تعویذ دیئے اور تاکید کر دی کہ تم خود حفاظت کرو۔ لیکن وہ پھر اگلے دن آ گئے کہ ہماری کوشش کے باوجود تعویذ گم ہو گئے۔ آخر اس بچی پر عمل حاضرات کیا اور خبیث جنوں سے توبہ کرائی۔ بچی ٹھیک ہو گئی۔ لیکن جونہی اپنے گھر پہنچی پھر شیاطین توبہ توڑ کر تنگ کرنے کے لیے آ موجود ہوئے۔ دوسرے دن پھر عمل حاضرات کیا لیکن نتیجہ پھر وہی ہوا کہ اپنے گھر جاتے ہی پھر وہی حالت ہو گئی۔ وہ پھر اگلے روز اسے لے کر آ گئے۔ راقم نے پھر عمل حاضرات کیا اور پوری سختی سے توبہ کرائی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اب ہم نہیں آئیں گے لیکن گھر جاتے ہی پھر وہی حالت ہو گئی۔ وہ پھر اگلے روز آئے اور بتایا کہ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آخر راقم نے سرکنڈوں کے دو ٹکڑے چھ چھ انچ کے منگائے اور ان پر ایک سو ایک بار آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کر کے انہیں دیئے کہ گھر جا کر انہیں صندوق میں مقفل کر کے رکھنا اور جب لڑکی کو تنگ کریں، ان سرکنڈوں کو صندوق سے نکال کر لڑکی کے

ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان رکھ کر پوری طاقت سے دبانا اور اس خیال سے کمزوری نہ دکھانا کہ لڑکی کو تکلیف ہو گی۔ جب وہ توبہ کر کے جانے کا وعدہ کریں تب چھوڑنا۔ اور بچی ہوش میں آ جائے تو ان سرکنڈوں کو صندوق میں مقفل کر کے رکھ دینا اور جب بھی وہ بچی کو تنگ کرنے آ جائیں پھر سرکنڈوں کو اسی طرح بچی کی انگلیوں کے درمیان دے کر پوری قوت سے دبانا۔ انشاء اللہ وہ بچی کی جان چھوڑ دیں گے۔ انہوں نے اس پر چار پانچ روز عمل کیا اور سرکنڈوں کو حفاظت سے رکھا۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے چلے گئے اور بچی صحت یاب ہو گئی۔

گزشتہ ماہ مئی کے وسط میں راولپنڈی و اسلام آباد سے ایک نوجوان لڑکی کو لائے جو ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے اور سعودی عرب کے شہر دمام میں رہتی ہے۔ شاید ملازمت کرتی ہے۔ اس پر کسی دشمن نے جادو کر دیا ہے۔ مریضہ کے بھائی نے بتایا کہ دو تین ماہ سے جادو ہوا ہے۔ رات ہوتے بےحد ڈرتی ہے۔ ذہنی طور پر متاثر ہے۔ یادداشت میں بہت فرق آ گیا ہے۔ لڑکی کے ساتھ اس کی والدہ بھی آئی تھی۔ راقم نے انہیں کلمہ شریف کا تعویذ باندھنے کے لیے دیا اور پینے کے لیے تعویذ دیا۔ ساتھ ہی وہ وظیفہ بھی لکھ کر دیا جس کے عمل سے جادو وغیرہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ پانچ روز کے بعد اس کا بھائی آیا اور رپورٹ دی کہ بچی کو افاقہ ہے۔ اب رات کو معمولی خوف آتا ہے۔ راقم نے تاکید کر دی کہ وہ پابندی کے ساتھ وظیفہ جاری رکھیں اور روزانہ اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر اپنی صحت کے لیے دعا کرتی رہیں۔ انشاء اللہ جادو سے ان کی جان چھوٹ جائے گی۔ خدا کرے کہ بچی کو مکمل صحت ہو۔ طور پر گھر آ گیا ہوں اور اب میں راولپنڈی نہیں جاؤں گا۔ بلکہ ضلع قصور ہی میں تحریک کا کام کروں گا۔ امیر ضلع محترم چودھری بشیر احمد بلیانہ صاحب ایڈووکیٹ کا دعوتی کام میں ہاتھ بٹاؤں گا۔

1948ء میں جب ہم ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے تو کچھ دن باؤلی کیمپ میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہیں سے مہاجر اخبار میں کام کرنے کا موقع ملا۔ باؤلی کیمپ میں چند روز صبح درس قرآن بھی دینے کی ذمہ داری نبھائی۔ اور یہیں مولانا عطاء اللہ ہندی صاحب سے ربط ضبط ہوا۔ جو عالم دین کے ساتھ روحانیت کے عامل بھی تھے۔ راقم نے ان سے بھی بہت کچھ حاصل کیا۔

ایک روز سرحدی گاؤں ہڈیارہ سے ایک صاحب میرے پاس آئے اور بتایا کہ میرے نوجوان بیٹے کو جنات نے ایک سال سے تنگ کیا ہوا ہے۔ جس عامل کو لائے اسے بھی مار پیٹ کر بھگا دیتے ہیں۔ اب تو علماء اور عامل حضرات ہمارے گاؤں کا نام سن کر کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں اور کوئی علاج کرنے کے لیے

تیار نہیں......راقم نے مولانا عطاء اللہ ہندی سے ذکر کیا تو وہ چلنے کو تیار ہو گئے اور ہم ٹانگہ سے ہڈیارہ چلے گئے۔

مریض کو دیکھا۔ حالات سنے اور پھر باوضو ہو کر راقم نے مریض کو اپنے ساتھ مصلے پر بٹھالیا اور عمل حاضرات شروع کیا۔ مولانا عطاء اللہ ہندی صاحب حصار سے باہر باوضو ہو کر بیٹھ کر پڑھتے رہے اور میری مدد کرتے رہے۔ تین چار منٹ کے بعد مریض نے راقم پر حملہ کیا چونکہ سارے حالات پر نظر تھی۔ راقم نے مریض کو دھکا دیا اور وہ گرنے کی بجائے اوپر فضا میں اڑنے لگا۔ حتیٰ کہ مکان کی چھت سے جالگا اور وہاں بڑی تیزی کے ساتھ پھرنے لگا۔ مولانا عطاء اللہ ہندی صاحب بھی باہر بیٹھے ہوئے پڑھتے رہے۔ راقم اندر مصروف رہا۔ مریض تین چار بار چھت سے نیچے پھرتا ہوا آیا اور میرے سر سے دوفٹ اوپر سے پھر پھراتا ہوا چھت سے جالگا۔ اس کے چھ سات منٹ بعد وہ میرے سامنے دھڑام سے گرا اور پھر توبہ کرنے لگا۔ کئی بار کوشش کی کہ حصار سے باہر نکل جائے۔ لیکن حصار سے باہر نہ نکل سکا۔ جب وہ توبہ واستغفار کرنے لگا تو راقم نے مضبوطی سے اس کا دایاں ہاتھ پکڑا اور اس سے ناک رگڑنے اور سو بار توبہ کرنے کے لیے سختی سے کہا۔ اس نے زمین پر ناک رگڑی اور توبہ ایک سو ایک بار کی تب اس کا ہاتھ چھوڑا۔ ہاتھ چھوٹتے ہی مریض ہوش میں آ گیا۔ مریض کا باپ ایک بٹوا لایا اور اسے راقم کو دینے لگا۔ راقم نے مولانا ہندی کی طرف اشارہ کر دیا اور انہوں نے وہ بٹوا انہیں دے دیا۔ فارغ ہو کر ہم ٹانگہ سے باؤلی کیمپ آ گئے۔ مولانا عطاء اللہ نے وہ بٹوا مجھے دینا چاہا لیکن میں نے صاف انکار کر دیا اور مجبوراً مولانا عطاء اللہ صاحب نے ہی وہ بٹوا اپنی جیب میں رکھ لیا۔